اللہ سے دوستی کرلو
ازافادات
حضرت مولانا طارق جمیل صاحب
میری توبہ
میری توبہ
میری توبہ
توبہ
مؤلف
مولانا ارسلان بن اختر میمن
مکتبہ الارسلان
MAKTABA-E-ARSALAN

اللہ
سے دوستی کرلو
www.besturdubooks.net
مؤلف
مولانا ارسلان بن اختر
شعبہ تحقیق وتصنیف:
مکتبہ ارسلان
فون: 0333-2103655

مولانا ارسلان بن اختر کی تصانیف

قیمت	کتاب کا نام
70	وجوہات محبت (بندوں کی اللہ سے محبت کی وجوہات) پسندفرمودہ: مفتی نظام الدین شامزیؒ
160	اللہ بندوں سے کتنی محبت کرتے ہیں (پسندفرمودہ: حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم)
140	اللہ کے عاشقوں کی عاشقی کا منظر (پسندفرمودہ: حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم)
105	حصول ولایت اور محبت الٰہی کے ذرائع (اللہ سے دوستی مگر کیسے)
125	گناہوں کا سمندر اور محبت الٰہی کی وسعت (سچی توبہ کرنے والوں کے حیران کن واقعات)
96	نماز میں خشوع وخضوع پیدا کرنے کے طریقے (تقریظ: مفتی نظام الدین شامزی صاحبؒ)
40	جوانی کو ضائع کرنے کے نقصانات (حکیم محمد اختر صاحب کے حکم پر لکھی گئی کتاب)
250	علامات محبت (پسندفرمودہ: شہید الاسلام مولانا یوسف لدھیانوی صاحبؒ)
45	اللہ کے دوستوں کے حالات (اولیاء اللہ کے حالات)
80	اللہ کا پیارا بننے کا طریقہ (دعوت وتبلیغ پر تحقیقی کتاب)
70	اللہ سے تعلق قائم کرنے کا طریقہ (نفسانی خواہشات کی مذمت پر بہترین کتاب)
150	بیانات مولانا طارق جمیل مدظلہٗ
200 اعلیٰ 100 سادہ	جدید مستند مجموعہ وظائف (پسندفرمودہ: مفتی نظام الدین شامزیؒ)
60	گناہوں سے بچئے اللہ کا محبوب بنئے (پسندفرمودہ: شہید الاسلام حضرت مولانا یوسف لدھیانویؒ)
125	اکابر دیوبند اور عشق رسول ﷺ (اکابر دیوبند کے حالات زندگی)

قیمت	کتاب کا نام
77 نیٹ	عبرت انگیز بیانات (مولانا طارق جمیل صاحب کے 20 اثر انگیز بیانات کا منفرد مجموعہ)
310	صحابہ کے سبق آموز حالات
32 نیٹ	نیکیوں کے پہاڑ سیکنڈوں میں
42 نیٹ	آپ کی پریشانیوں کا حل وظائف نبوی کی روشنی میں
300	اللہ کے عاشقوں کے حالات
200	اللہ کے دیوانوں کے محبت بھرے واقعات
200	رب کریم کا گنہگاروں سے پیار
200	اولیاء اللہ اور خوف خدا
200	اللہ والوں کی دنیا سے بے رغبتی
	نیک عورتوں کے مثالی واقعات
	بیت اللہ کا البم تصویری
	مسجد نبوی کا تصویری البم
	تبرکات نبوی ﷺ مع مختصر سیرت النبی

www.besturdubooks.net

فہرست مضامین

صفحہ نمبر	مضمون
49	قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِیْ کی منفرد تفسیر ....
50	اللہ پر بھروسہ کا انعام ....
51	والدین کی خدمت کا انعام ....
54	حرام کی نحوست ....
54	ہیجڑوں کی جماعت پر مولانا کی تبلیغی محنت ....
55	خسر پرویز کے محل کا زوال ....
56	اسپین کے بادشاہ کا محل ....
57	قرآن میں قصہ بیان کرنے کا مقصد ....
57	قرآن مجید کی تعظیم کا اجر ....
58	قیامت کے دن عرش کا سایہ کن کے لئے؟ ....
58	لطیفہ! طارق جمیل ....
59	تبلیغ سے محرومی کا سبب ....
59	پھلوں میں مٹھاس آنے کا ذریعہ! چاند ....
60	ایک کروڑ روپیہ معاف کرنے والی شخصیت ....
62	اللہ سے لولگالو ....
62	اللہ پر مرمٹو! ....
63	مرنے سے پہلے اللہ سے جی لگالو ....
65	موت ہر عیاشی کو ختم کردے گی ....

صفحہ نمبر	مضمون

صفحہ نمبر	مضمون
222	جہنمیوں کا لباس
223	اللہ کے لئے جیو اللہ کے لئے مرو
225	ستائیس سال بعد توفیق نماز
228	ہمارے دل اللہ کی عظمت سے خالی ہیں
230	نماز کی اہمیت پیدا کرو
231	کامل مسلمان کون؟
232	نافرمان قوموں کا عبرتناک انجام
234	حرام کھانے والے تاجر کا واقعہ
235	دیانتدار غلام
236	ریڑھی والے کے آنسو
237	ہے کوئی اللہ سے زیادہ مہربان
238	زمین میں دھنسنے والا مالدار
239	بے وقوف مسافر
240	جنت کے گانے
241	سب سے پہلا پانی کا جہاز
242	قوم نوح اور عذاب الٰہی
243	کامیاب کون؟ ناکام کون؟
244	قوم نوح کے تین آدمیوں پر اللہ کا عذاب

انگلیوں کے پوروں میں اللہ کی نشانی

دنیا کے تمام انسانوں کے پوروں کو الگ الگ بنایا.... دنیا میں ۱۵ کھرب انسان رہتے ہیں... تو سب کے انگلیوں کے پوروں کے نشان علیحدہ علیحدہ اللہ نے بنائے ہیں.... اگر ان انگلیوں کے پوروں کی کھال اتار دی جائے تو پھر یہ پورے وہی مخصوص نشان لے کر پیدا ہوں گے...

یہ فنگر پرنٹ کسی سے بھی میل نہیں کھاتے ہوں گے... اسی لئے اللہ کہہ رہا ہے... بلا قادرین علی ان نصوی بنانه... کیوں نہیں میں تمہیں اٹھاؤں گا نہیں...

تو میں تو تیری انگلیوں کے پورے بھی تیرے ہی واپس کروں گا... تو ملا کر دیکھ لینا تیرا ہی ہوگا... کسی اور کا پورا نہیں ہوسکتا... پچھلی صدی میں یہ علم کھل کر سامنے آیا... کہ دنیا کے ہر انسان کے انگلیوں کے ہر نگ علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں..

ہر ہر پھل پر فرشتہ مقرر ہے

دنیا میں ہر چیز ایک ہی نظام کے تحت چل رہی... ایک ایک دانہ پر... ایک ایک پھل پر فرشتہ متعین ہے... کہ اس پھل کو فلاں کھائے گا... کہ ہر پھل پر کھانے والے کا نام لکھا ہوا ہے... اسی لئے کسی نے کہا ہے "دانے دانے پہ لکھا ہے کھانے والے کا نام"....

ایک آدمی ریڑھی پر رکھا پھل لے رہا ہے... ایک پھل اٹھایا اسے تھیلی میں ڈالا... دوسرا اٹھایا اسے واپس رکھ دیا... کیوں؟... فرشتہ نے دل میں ڈالا کہ یہ پھل اچھا نہیں ہے دوسرا اٹھاؤ... کیونکہ اس میں اس کا نام ہی نہیں لکھا... چھوڑ اس کو یہ تیرا نہیں ہے...

اب یہ پھل گھر میں گیا... اس کے ہر ہر ٹکڑے پر فرشتہ متعین ہے... اس کے چھلکوں پر چیونٹیوں تک کا نام موجود ہے... اس کی گٹھلی فلاں بکری کھائے گی... کسی پر جراثیم کا نام ہے... کسی پر مچھر کا نام ہے... جن چیونٹیوں کو یہاں سے رزق لینا ہے... ان کو اللہ نے خوشبو پہنچائی... وہ چلتی ہوئی آئی...

یہ رینگتے ہوئے... وہ اڑتے ہوئے... وہ چلتے ہوئے... پانچ آدمیوں نے اس روٹی کو کھایا... وہ نوالے ان کے پیٹ میں گئے... تب فرشتہ واپس ہوتے ہیں... یہ میرے رب کا انوکھا بڑی ہی شان والا اور قدرت والا نظام... جس کا انسانی سوچ احاطہ بھی نہیں کرسکتی... اندازہ لگائیں ایک چھوٹی سی شہد کی مکھی ۳۰ ہزار انڈے دیتی ہے.... کیا کیا نشانیاں قدرت نے بکھیر دی ہیں.....

خوراک کی نالی اور فرشتہ

ایک ہوا کا ایک پانی کا اور ایک روٹی کا راستہ ہے... وہاں بھی فرشتہ کو بٹھایا ہوا ہے... کہ دیکھ یہ نوالہ ہوا کے راستہ میں نہ جانے پائے... اور میرا محبوب بندہ چاہے نافرمان ہی سہی مر نہ جائے... یہ ہے ہمارا کریم اللہ... جس کی دن رات ہم کھاتے ہیں... اور اسی کو ناراض کرتے ہیں...

گوبر سے دودھ کا نکلنا: اللہ کی نشانی

گائے نے بھوسا بھی کھایا... چارا بھی کھایا... پانی بھی پیا... تینوں کو اللہ نے اکٹھا کیا... اب وہ آپس میں مل کر ایک جزو بن گئے... اور اب یہی تینوں چیزیں ساری دنیا کی بڑی سے مشین میں ڈالو... کوئی بڑے سے بڑا بھی ایک قطرہ دودھ اس میں سے نہیں نکال سکتا...

مگر قربان جائیں اس مہربان آقا پر... وہ کہتا ہے... لبناً خالصاً سائغاً للشاربین... میں ہوں تمہارا رب... جو ناپاک گوبر اور خون کے بیچ سے تمہارے لئے صاف ستھرا دودھ نکالتا ہوں...

پانی کا قطرہ موتی کیسے بنا؟

اللہ کی ذات بے مثال ہے... یکتا ہے... وہ تن تنہا زمین آسمان کا بادشاہ ہے... اس نے پانی میں سیپی کو بنایا... پھر اس سیپی میں پانی کے قطروں کو ڈالا... پھر اس کے منہ کو بند کیا اور اسے سمندر کی تہہ میں پہنچایا... پھر اسی پانی کے قطرہ کو خوبصورت موتی کی شکل دی اپنی قدرت سے... پھر تم میں حسن پرستی کو رکھا... تم تہہ میں گئے... ان سیپیوں کو نکالا... ان میں سے موتیوں کو نکالا... پھر وہ گلے کا ہار بنے گا... سر کا تاج بنے گا... یا انگوٹھی کا نگینہ بنے گا... یہ سب نظام اللہ اپنی قدرت سے چلا رہا ہے...

مچھلی جال میں اللہ کے حکم سے آتی ہے

مچھلی پاگل نہیں ہے کہ جال میں آجائے... یہ تو اللہ کا پورا نظام ہے.... جو اس کے متعین کردہ فرشتے مچھلیوں کو گھیر کر جال میں لے آتے ہیں.... ہر ہر مچھلی پر کھانے والے کا نام لکھا ہوا ہے....

ہیرا کیسے بنتا ہے؟

کوئلے کو چمک دے کر اس کو ہیرا بنایا... پتھر کو چمک دے کر اس کو زمرد اور یاقوت بنایا... اور دھاتوں کو صاف کر کے سونا اور چاندی بنادی... یہ سب اس نے اکیلے تن تنہا کیا... اسے کسی کی مدد کی ضرورت نہ پڑی... اس نے کُن کہا تو پتھر ہیرا بن گیا... دھات سونا بن گئی... یہ سب اس کا نظام ہے... جس کی کھا کر ہم اسی کو ناراض کرتے ہیں...

بلی کا بچہ اللہ کی نشانی

انسان اپنا علم پیدائشی طور پر لے کر نہیں آتا... باقی مخلوق پیدائشی عالم ہوتی ہے... ہم نو مہینے ماں کے پیٹ میں رہتے ہیں... باہر آتے ہیں تو ہمیں کچھ معلوم نہیں ہوتا... مرغی کا بچہ ۲۱ دن ماں کے پیٹ میں رہتا ہے... باہر نکلتے ہیں وہ دانہ چگتا ہے... اسے پتہ ہوتا ہے کہ کیا کھانا ہے کیا نہیں کھانا...

نہ اماں سے پوچھتا ہے مجھے سکھاؤ نہ ابا سے... ابا تو پہلے ہی مغرور ہوتا

ہے... نہ اماں سکھاتی ہے... نہ ابا سکھاتا ہے... نہ اسے یہ پوچھنے کی ضرورت ہوتی ہے... کہ کون سی چیز مجھے نقصان پہنچا سکتی ہے... نکلتے ہی اپنے نفع نقصان اور ضرورت کو پورا کرنے کا طریقہ وہ پہنچانتا ہے...

چوہا: اللہ کی نشانی

چوہا ماں کے پیٹ سے نکلا... پہلا دن ہے... اسے بلی نظر آئی تو الٹے پاؤں واپس... یہ علم اس کو کس نے دیا... ماں نے تو سکھایا نہیں وہ تو ابھی نکلا ہے... ماں کو تو وقت ہی نہیں ملا سکھانے کا... ہمارے بچے آگ میں بھی ہاتھ ڈال دیتے ہیں... جلتے دودھ میں ہاتھ ڈال دیتے ہیں... یہاں بلی کے بچے کو دیوار پر بٹھا دو... پانچ گھنٹے بھی بیٹھا رہے تو گرتا نہیں... ایسا توازن برقرار ہے... چھ فٹ کے بستر کے بیچ میں بچے کو ہم لٹاتے ہیں... کبھی دائیں گرتا ہے... کبھی بائیں گرتا ہے... انسان جاہل ہے اسی کی مخلوق عالم ہے جانتی ہے...

ایل نامی مچھلی! اللہ کی نشانی

سمندر میں ایک مچھلی ہے جس کا نام ایل ہے... انڈہ دینے کا ایک خاص موسم ہے... اور سات سمندر پار ایک مخصوص حصہ ہے جہاں وہ انڈہ دے سکتی ہے... دوسری جگہ وہ انڈہ ضائع ہو جاتا ہے... اس سے بچہ نہیں نکلتا... اب یہ مچھلی ہزاروں کلومیٹر کا سفر طے کر کے جزیرہ برمودہ میں انڈہ دینے جاتی ہے... یہ جنوبی امریکہ میں ہے... کراچی کے ساحل کی ایل مچھلی جنوبی امریکہ کے جزیرہ میں انڈ

دینے کے لئے برمودہ جاتا ہے... یہ کتنا لمبا سفر... اس سارے سمندر میں اس مچھلی کا رہبر کوئی نہیں... وہ اندھیرے پانیوں میں چلتے چلتے سیدھی وہاں پہنچتی ہے... ہم تو دن میں چھوٹی چھوٹی گلیاں بھول جاتے ہیں...

وہاں جا کر انڈے دے کر آجاتی ہے... اور انڈوں پر عرش والا نظر ڈالتا رہتا ہے... وہ پروان چڑھتے ہیں... پھٹتے ہیں ان بچوں کی غذا وہاں کوئی نہیں... وہ وہاں زندہ نہیں رہ سکتے... ان کو وہاں کا موسم چاہئے جہاں سے ان کی ماں آئی تھی... ان کو پتہ نہیں کہ میری ماں کہاں سے آئی... اگر وہ کراچی کے ساحل کی مچھلی افریقہ چلی گئی... تو اس پانی میں مر جائے گی... یہ اللہ کا نظام ہے...

ہماری جماعت جنوبی افریقہ گئی... وہاں دو سمندر ملتے ہیں بحر ہند اور بحر اوقیانوس... بحر ہند کا پانی گرم بحر اوقیانوس کا پانی قدرے ٹھنڈا ہے... دائیں بائیں سمندر ملتے ہیں... ان کی جو مچھلیاں ہوتی ہے وہ خلط ملط نہیں ہوتی... ایسا نہیں ہوتا کہ بحر ہند کی مچھلی بحر اوقیانوس میں چلی جائے...

وہاں کوئی آڑ نہیں ہے... پانی کو چھوتے ہی واپس چلی جاتی ہیں... ان کو علم ہے کہ یہ پانی میرے جسم کے منافی ہے... ربنا الذی اعطاء کل شی ثم خلقه هدی ... وہ رب جس نے ہر چیز کو اپنی صفت خالق سے پیدا کیا... پھر اس کو زندگی گزارنے کا طریقہ سکھایا...

اب یہ مچھلی چلتی ہے... اور دس بارہ ہزار کلومیٹر کا سفر طے کر کے سیدھی کراچی کے ساحل پر پہنچتی ہے... سمندر کے ماہرین نے تحقیق کی آج تک ایسا نہیں ہوا کہ برمودا سے چلنے والی مچھلیاں اپنے ٹھکانے سے بھٹک گئی ہوں...

نمک! اللہ کی نشانی

اللہ ہم سے کہہ رہا ہے کہ... اگر میں سمندر کے پانی کو میٹھا کر دیتا تو میٹھا پانی بدبودار ہو جاتا ہے... تو اس میں گندگی اور تعفن پیدا ہو جاتا... اور پھر جو ہوا چلتی تو سارا جہاں بدبودار ہو جاتا... تھوڑا پانی بدبودار ہوتا ہے تو پاس سے گزرنا مشکل ہو جاتا ہے... اور اگر سات سمندر کا پانی بدبودار ہو جاتا... تو یہی پانی بطور عذاب ہمارے لئے کافی تھا...

جہاں اس کی بدبو پہنچتی لوگ مرتے چلے جاتے... اللہ نے اس کو کڑوا کر دیا... اس میں نمک ڈالا... نمک کیسے ڈالا؟... اگر اللہ ہمیں کہتا کہ نمک ڈالنا تمہاری ضرورت ہے... تو سارے پٹھان ہندی سندھی کیوڑا کے نمک کی کان پر پہنچے ہوتے... اور اپنے اپنے ٹرالر میں نمک بھر رہے ہوتے... نمک بھرنے کے لئے پھر روزانہ لائنیں لگانا پڑتی...

چلو بھئی اب سندھ کی باری ہے.....

چلو بھئی اب پنجاب کی باری ہے.....

چلو بھئی اب بلوچستان کی باری ہے.....

چلو بھائی اب سرحد کی باری ہے.....

اب سب کے سب سمندر میں نمک ڈال رہے ہوتے... تو میرے اللہ نے کیا کیا؟... زمین کو جنوب کی طرف نیچے... شمال کی طرف اوپر کر دیا... شمال کی

طرف پہاڑ بنائے... جنوب کی طرف سمندر بنائے... پہاڑ بنائے راستے بنائے برف کو بنایا... ان کو پگھلا کر ندی نالوں کی شکل میں بہایا... اور دریا بنائے اور دریاؤں کو ٹرالے بنایا... جو زمین کے نمک کو چوستے جاتے ہیں اور ساتھ چلتے جاتے چلتے جاتے ہیں... پھر یہ نمک دریاؤں کے ذریعے سمندر میں چلتا چلتا گر جاتا ہے...

ایک دریا روزانہ ہزاروں لاکھوں ٹن نمک سمندر میں ڈال دیتا ہے... تو سمندر کا پانی صحیح رہتا ہے... پھر اس پانی کو بخارات کی شکل میں اللہ اٹھاتا ہے... اور بادلوں میں ٹھنڈا کرتا ہے... پھر اس کو بارش کی شکل میں برساتا ہے... پھر اسی پانی کو زمین میں لے جاتا ہے... اور زمین کو اسپنج کی شکل میں بنایا ہے...

پھر زمین کے نیچے اللہ نے پلیٹوں کو بنایا ہے... کہ پانی اس سے نیچے جانہیں سکتا... پھر گویا کہ زمین کے اوپری حصہ کو اللہ نے پانی کی ٹینکی کے طور پر بنایا ہے... جبکہ نیچے خلا ہی خلا ہے... اگر یہ پلیٹ نہ ہوتی تو سارا پانی زمین کے نیچے ہی نیچے چلا جاتا... اور ہم سوراخ ہی کرتے رہ جاتے ... تو اللہ نے زمین کو اسپنج کی طرح بنایا... اور ہمیں کنوئیں کھودنے کا حکم دیا... ایک پانی کا شکرادا کرنا چاہیں... تو ساری زندگی سجدہ میں سر رکھ کر بھی اس کا شکرادا نہیں کرسکتے...

پھل و پھول! اللہ کی نشانی

یہ پھل ہم سے کہہ رہے ہیں... کہ دیکھ مجھے اللہ نے تیرے لئے بنایا اور تجھے اپنے لئے بنایا... ارے بدبخت تو مجھے کھا کر اپنا سر سجدہ میں تو رکھدے... دو وقت گائے چارہ کھا کر ایک ٹائم پانی پی کر دودھ دینے کو تیار... سر سے لیکر پاؤں تک تیری چاہت پر قربان... مگر تو دن رات اسی کی کھا کر اسی کی نافرمانی کرتا ہے...

سورج کو چراغ بنایا... چاند کو لالٹین بنایا... تاروں کو موم بتیاں بنایا... آسمان کو خوبصورت بنایا... اس میں تاروں کو سجایا... تاکہ اندھیری رات میں اس کو دیکھ کر تجھے خوشی محسوس ہو... تجھے ڈر نہ لگے...

آپ سوچیں اللہ کو ستارے بنانے کی کیا ضرورت تھی؟... کہ تم ستاروں کو چمکتا دیکھو... چاند کو مسکراتا دیکھو... تو تم بے اختیار پکار اٹھو... ربنا ما خلقت هذا باطلا... ارے میرے رب! تو نے یہ سب بے کار نہیں بنایا... مجھے دوزخ آگ سے بچالے...

پہاڑ! اللہ کی نشانی

...والجبال ارساھا ... پھر میں نے پہاڑ بنائے... دنیا جہاں کے پہاڑ ... یہ پہاڑ کس لئے بنائے ہیں... ان تمید بکم... کہ میں اگر یہ پہاڑ نہ بناتا تو زمین کبھی دائیں ہلتی ... کبھی بائیں ہلتی... نہ گھر بنتے... نہ سڑکیں بنتی... نہ اسکول بنتے... نہ ہسپتال بنتے... نہ مسجد بنتی... نہ خانقاہ بنتی... نہ مدرسے بنتے...

تھوڑا سا زمین ہلتی تو تمہاری عمارتیں گر جاتی... کیونکہ زمین تو پانی پر بچھی ہے... تین حصہ پانی... اس کے اوپر ایک حصہ زمین کو اللہ نے رکھ دیا ہے... اور پھر اس پر پہاڑ کو کیوں رکھا؟... قرآن کہتا ہے...والجبال اوتارا... میں نے تو پہاڑ کو بطور کیل گاڑا ہے...

یہ بات اللہ کے نبی نے ۱۴۰۰ سال پہلے بتائی... آج ایسے کیمرے ہیں جنہوں نے نیچے سے فوٹو لئے ہیں... جس سے پتہ چلتا ہے پہاڑ کیل کی طرح زمین میں گڑے ہوئے ہیں... تاکہ زمین پانی پر ہل نہ سکے... تو اب تم بتاؤ جس نے اتنی بڑی نعمت بنائی...

انسانی جسم! اللہ کی نشانی

انسان کے جسم میں دس کروڑ کھرب خلیے ہیں... یعنی اینٹیں ہیں... اب یہ اینٹ گل بھی جاتی ہے مرجاتی ہے... پھر اس میں اینٹیں بنانے کا کارخانہ ہے... یہ جب کوئی اینٹ ختم ہو جاتی ہے... تو نئی اینٹ (خلیہ) خود بخود بن جاتی ہے... یہ

رگ بند ہو رہی ہے یہ کھل رہی ہے... ادھر خون پہنچانا ہے... یہ زخم ہو گیا ہے اس کو بھرنا ہے... چلو بھائی خلیے کی ٹیم روانہ ہوتی ہے اسے بھرنے کے لئے...

کان، زبان! اللہ کی قدرت

سوچو تو سہی... یہ کان جو کہ گوشت کا لوتھڑا ہے یہ سنتا کیسے ہے... یہ زبان گوشت کا لوتھڑا یہ بولتا کیسے ہے؟... اس میں سے آواز کس طرح نکلتی ہے... میرا وجود بتاتا ہے کہ اللہ ہے... یہ آنکھ گوشت سے بنی ہے... اس میں سے مختلف رنگ دکھائی کیسے دیتے ہیں... یہ گوشت کا ہاتھ حرکت کیسے کرتا ہے... پتلی سی ٹانگ پر بھاری جسم کس طرح کھڑا ہوتا ہے کہ گرتا ہی نہیں.. ان ٹانگوں پر بے ڈول جسم کا وزن لادو... پھر بھی تو یہ وجود گرتا نہیں ہے... دنیا والے سب بے وفا ہے ہیں... صرف اللہ کی ذات باوفا ہے...

وفا تم نہ دیکھو گے ہرگز کسی میں
زمانہ بہت عجیب آرہا ہے

لوٹو اللہ کی طرف جو تم سے پیار کرتا ہے... ایک حدیث میں آتا ہے... میرے بندوں تم جس سے محبت کرتے ہو... اس کی محبت بھی فانی اس کا محبوب بھی فانی... اور جو اللہ سے محبت کرتا ہے... اس کی محبت بھی باقی اس کا محبوب بھی باقی ہے...

نیند! اللہ کی نعمت

...وجعلنا نومکم سباتا... تمہارا اللہ ہے جو نیند لاتا ہے... نیند کوئی ہمارے اختیار میں تھوڑی ہے... یہ تو اللہ کا حکم ہے... ایک صاحب کا فون آیا... کہنے لگے ساری رات جاگتا ہوں گولیاں کھاتا ہوں... پھر بھی نیند نہیں آتی...

مرد اور عورت کی تخلیق! اللہ کی نشانی

ایک چھوٹا سا ذرہ جو مائیکرو اسکوپ کے بغیر نظر نہیں آتا... اور تین اندھیرے ہوتے ہیں... وہ کون سی ذات ہے جو ماں کے پیٹ کے تین اندھیروں میں... ان دونوں سیلوں کو ملا کر تخلیق کے عمل کو جاری کرتا ہے... وہ عرشوں پہ یہ فرشوں پر...

یہاں عورت کا ایک سیل ہوتا ہے... اور مرد کے ڈھائی کروڑ سیل ہوتے ہیں... ساٹھ ہزار کوڈ ورڈ اس سیل میں ہیں... اور ادھر ساٹھ ہزار کروڑ اس سیل میں ہیں... یعنی ڈھائی کروڑ میں ایک سیل وہ ہے جو اس سیل کا ساتھی ہے... وہ اور یہ ملیں گے تو تخلیق کا عمل ہوگا ورنہ نہیں...

یہ ساٹھ ہزار اس ساٹھ ہزار سے جوڑ کھاتے ہیں... اور ان کو تلاش کرنا... اگر اللہ ہمارے ذمہ لگاتا تو ایک نطفہ کو ٹھہرانے کے لئے ہمیں کم از کم تین سال لگتے... اور وہ آسمان پر بیٹھا ہوا صرف حکم دیتا ہے... اور تین گھنٹے کے اندر اللہ اس سیل کو اس انڈے تک پہنچا دیتا ہے... اور یہ خود اس کو تلاش کر لیتا ہے... کہ یہ

میرے جوڑ کا ہے... اور یہ جوڑ کا نہیں ہے...

ہمارا یہ یقین بن جائے... مخلوق میں کسی بھی چیز کو خاصیت نہیں... اللہ کا حکم ہے تو اس میں خاصیت ہے... اللہ کہتا ہے ہم نے لوہے کو اتارا... ہم نے اس میں سختی کو رکھا... جیسے داؤد کے لئے اللہ نے لوہے کی سختی کو ختم کردیا تھا... داؤد لوہا پکڑتے تھے... بغیر گرم کئے بغیر نرم کئے وہ لوہا ایسے نرم ہوجاتا تھا جیسے موم ہوتا ہے...

حالانکہ لوہا ۱۳۰۰ سینٹی گریڈ پر جا کر نرم ہوتا ہے... اور یہی لوہا داؤد کی انگلیوں میں آتا وہ اسے جیسے موڑنا چاہتے ویسے موڑ لیتے... اس سے وہ ذرہ بناتے چلے جاتے... یہی ان کے رزق کا ذریعہ تھی... بادشاہت سے وہ کچھ نہ لیتے تھے...

محمود غزنوی کی پرنور قبر

محمود غزنوی نے ۳۴ برس حکومت کی... مگر اللہ کو راضی کر کے کی... چنگیز خان کی طرح اللہ کو ناراض کر کے... لاشوں کے ڈھیر لگا کر حکومت نہیں کی... اللہ کے ولی نے حکومت میں بھی... عمر بن عبدالعزیز کی طرح اللہ کو راضی کرنے کی کوشش کی... حالانکہ یہ دنیا کا فاتح ثانی... تیسرے نمبر پر چنگیز خان ہے... اور چوتھے نمبر پر تیمور ہے... جس نے مسلمان ہو کر بھی اللہ کو ناراض کیا...

دنیا کے چار نامور فاتح میں سے دو مسلمان... دو پکے کافر... تیمور دوسرا مسلمان فاتح ہے... اس نے ظلم تو کیا مگر ایک دن سزا بھگت کر یہ بھی جنت میں چلا جائے گا... اس کے بالمقابل محمود غزنوی دنیا کا پہلا فاتح ہے... جس کو سلطان کا

خطاب ملا...

اس کی ۸۰/۷۰ سال پہلے قبر بیٹھ گئی... قبر بنانے کے لئے جب لحد کو کھولا گیا... تو دیکھنے والوں نے دیکھا محمود دولھا کی صورت میں قبر میں لیٹا ہوا ہے... یوں نظر آرہا تھا آج ہی میت کو قبر میں رکھا گیا ہے... نہ یہ محدث نہ یہ مفسر... نہ بہت بڑا عالم... بلکہ چاروں طرف دنیا سونے چاندی عورتوں کا انبار لگا ہوا ہے...

مگر ان تمام خواہشات کی چیزوں میں بھی اللہ کو راضی کر کے... قبر کی ہزاروں سال کی زندگی اس کی سکون سے گزرے گی... اور قیامت کے ۵۰ ہزار سال کا دن بھی اللہ کے عرش کے سایہ میں... اور جنت میں ہمیشہ ہمیشہ اللہ کا دیدار... تو میرے بھائیو! اللہ کو راضی کرنا سب سے بڑی کامیابی ہے... چاہے ہم فقیر ہی کیوں نہ ہوں...

اللہ کے راستہ میں اللہ کی مدد کے نظارے

ابوبکر رضی اللہ عنہ نے چھ لشکر اللہ کے راستے میں روانہ کئے... الگ الگ جگہوں پر... ان میں پہلا لشکر روم کی طرف روانہ کیا... جس کے امیر تھے امر ابن عاص.. ان کے ساتھیوں کی تعداد آٹھ ہزار تھی... اور اس کے بالمقابل روم کا جو بادشاہ تھا اس کا نام قیصر تھا...

اس نے اپنے بھائی کو ایک لاکھ جنگجو کے ساتھ روانہ کیا... مسلمانوں سے لڑنے کے لئے... اس کے بھائی کا نام تھا جرجیس... آٹھ ہزار کے مقابلہ میں ایک لاکھ یعنی بارہ گنا بڑی طاقت... امر بن عاص کا لشکر جب وہاں پہنچا تو یہ رومی چھپے

ہوئے تھے... اچانک چاروں طرف سے ان بارہ گنا زیادہ لشکر نے ان کو گھیر لیا...

واصلہ فرماتے ہیں... آج کفار کی تعداد دیکھ کر ہمیں یوں لگا کہ قبریں یہیں بنیں گی... آج نکلنے کا کوئی راستہ نہیں... ہماری حالت ایسی تھی بہت بڑا کالا بیل ہو... اور اس کی کمر پر سفید تل ہو یہ نسبت تھی ہماری اور دشمن کی...

عربوں کا دستور تھا لڑتے ہوئے شعر پڑھا کرتے تھے... فرمانے لگے کہ اس دن ہمیں ساری شاعری بھول گئی... سب کی زبان پر ایک ہی لفظ تھا... **یا رب محمد انصر امت محمد**... اے رب محمد! امت محمد کی مدد فرما...

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ فرماتے ہیں... جب سورج ڈھلا تو میں نے دیکھا کہ آسمان جگہ جگہ سے پھٹ گیا ہے... اس میں سوراخ ہوگئے... اور اس میں سے شہابی رنگ کے گھوڑے نکل رہے ہیں... اور اس میں سوار بیٹھے ہیں... اور جن کی پگڑیاں سفید تھیں... ان سواروں کے ہاتھوں میں نیزے تھے... اور ان کے آگے آگے ایک سوار ہے... جس کے ہاتھ میں ایک لمبا نیزہ ہے... اور وہ کہتا ہوا آرہا ہے... **ابشر یا امت محمد**... اے امت محمد! تمہارے لئے خوشخبری ہے... تمہارا رب تمہاری مدد کے لئے آگیا ہے...

پھر چند گھڑیوں میں وہ فضا میں غائب ہوگئے... اس کے بعد تھوڑی دیر گزری تھی... ایک لاکھ کا لشکر بھاگ رہا تھا... اور ان کو بھاگنے کی جائے پناہ نظر نہیں آرہی تھی... تو جب اللہ ساتھ تھا تو مدد حرکت میں آتی ہے... اور اللہ کی مدد کیسے آتی ہیں توبہ ہو... حرام کام ختم کئے جائیں... اور تبلیغ کی محنت کی جائے...

موسیقی میں امت کا زوال ہے

ابن خلدون نے مقدمہ ابن خلدون میں امت کے زوال کے اسباب پر بحث کی ہے... اس میں ایک زوال یہ بھی لکھا ہے کہ... موسیقی امت کے زوال کی آخری کیل ہے... جیسے تابوت میں آخری کیل ٹھونک دی جاتی ہے... جس کے بعد صرف اس کو قبر ہی میں اتارنے کا انتظار ہوتا ہے...

اسی طرح موسیقی ایسا گناہ ہے... جو آدمی کو توبہ کی توفیق دلائے بغیر ہی قبر میں پہنچا دیتا ہے... اور ان کو قبر میں پہنچا کر تباہ و برباد کر کے... قبر میں پہنچا دیتا ہے... موسیقی سننے والا ایسے مریض کی طرح ہے... جس کی ٹوٹتی ہوئی سانس ہو... اس وقت بچہ بھی بتا دیتا ہے کہ اس کی سانس اکھڑ رہی ہے... یہ مر رہا ہے...

تبلیغ نہ کرنا قیامت کی نشانی ہے

اللہ کے نبی ﷺ کا ارشاد ہے..... کیف انتم اذ لم تامرو بالمعروف ولم تنهو عن المنكر ..... وہ کیا دن ہوگا جب تم بھلائیاں پھیلانا چھوڑ دو گے ... اور برائیاں مٹانا چھوڑ دو گے... صحابہ نے کہا کہ یا رسول اللہ! کیا ایسا ہوگا؟... آپ ﷺ نے فرمایا اس سے بھی سخت ہوگا... صحابہ نے کہا اس سے سخت کیا ہوگا؟... آپ ﷺ نے فرمایا... کیف انتم اذ رأيتم المنكر معروفا والمعروف منكرا... تمہارا کیا حال ہوگا جب تم نیکی کو گناہ کہو گے... اور گناہ کو نیکی کہو گے...

ہم فیصل آباد میں بیٹھے ہوئے تھے... ایک جدہ کا نوجوان تھا رو رہا تھا... وہ امریکہ میں پڑھتا تھا... اس کا گھر جدہ میں تھا... وہ کہنے لگا میرے باپ کا فون آیا ہے... ہم نے سنا ہے کہ تو نے داڑھی رکھ لی ہے... اگر ہمارے پاس آنا تو داڑھی منڈوا کر آنا...

تو میں اس بات پر رو رہا ہوں کہ... اللہ نے مجھے امریکہ جیسے کفر کے دیس میں ایمان کی دولت بخشی... اور بیت اللہ کے پڑوس میں رہنے والے مجھے کہہ رہے ہیں کہ... گھر آنا تو داڑھی منڈوا کر آنا... ورنہ تجھے کوئی لڑکی نہیں دے گا... تو میں نے والدین سے کہا... میں گردن کو کٹوا دوں گا پر داڑھی نہیں کٹواؤں گا... تو اس صدمہ سے رو رہا ہوں...

ایک حدیث میں آتا ہے کہ... ایک وقت آئے گا کہ آدمی کے ماں باپ اس کے دشمن ہو جائیں گے... اس کی بیوی اس کی دشمن ہو جائے گی... اس کا کیا مطلب ہے... کہ وہ اس کو اللہ کی نافرمانی کی طرف کھینچیں گے... یہ دین کی طرف چلے گا... وہ اس کو دنیا کی طرف چلائیں گے... اگر یہ ان کے ساتھ چل گیا... تو وہ بھی برباد ہیں اور یہ بھی برباد ہیں....

تو آپ ﷺ نے فرمایا... کیا حال ہوگا جب تم اچھائی کو برائی کہو گے اور برائی کو اچھائی کہو گے... صحابہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! کیا ایسا ہو سکتا ہے؟... آپ ﷺ نے فرمایا اس سے بھی زیادہ ہو سکتا ہے... تمہارا کیا حال ہوگا... جب تم بھلائی مٹانا شروع کر دو گے... اور برائیاں پھیلانا شروع کر دو گے...
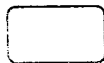
سود کے نام پر بونڈ کے نام... اور انعامی اسکیموں کے نام پر جوئے کا نظام چلے گا... تفریح کے نام پر موسیقی اور بے حیائی کو پھیلاؤ گے... صحابہ حیران! پوچھا یا رسول اللہ! کیا یہ ہوگا؟... آپ ﷺ نے فرمایا ہاں ہوگا... پھر کیا ہوگا... تو اللہ کہتا ہے... میری عزت کی قسم! میں ان کو ذلیل کردوں گا... ان کی عقلیں بھی ماری جائیں گی... جب تک کہ یہ توبہ نہ کرلیں...

...بلغ ما انزل الیک ...اے میرے محبوب! آپ میرے پیغام کو لوگوں تک پہنچائیں...واللہ یعصمک من الناس ...اللہ آپ کی حفاظت کرے گا...اس آیت کے ذیل میں مفسر فرماتے ہیں...جب یہ امت دعوت کا کام کرے گی... تو اللہ اس کی حفاظت فرمائے گا... اللہ کے غیبی نظام کو اتارنے کے لئے... ایک توبہ اور دوسرا گھروں کو دین پھیلانے کے لئے چھوڑنا ہوگا...

جیسے ہم ویسے ہمارا حکمران

حکومت کو گالیاں دینے کا کیا فائدہ... جیسے ہم ویسی ہمارا حکومت... کسی کو برا نہ کہو... اپنے نفس کو برا کہو... توبہ کرو اللہ کے راستے میں... اس وقت کی ضرورت یہ نہیں کہ ہم جلسے کریں... جلوس نکالیں... فوج کو گالیاں دیں...

جلسوں میں نمازیں بھی غائب... توڑ پھوڑ سے گناہ کبیرہ میں مبتلا ہونا... ویسے ہی گناہ گار اور ان جلسوں سے مزید گناہوں کا شکار ہونا... یہ دین نہیں ہے... وہ ہمارے ہی بھائی ہیں جیسے ہم ویسے وہ...

جیسی تیری ڈفلی ویسا میرا راگ

جیسے تو بجائے گا ویسے میں گاؤنگا

اب بے نمازیوں پر... کیا جنید بغدادیؒ بیٹھے گا؟... گٹار پکڑ کر ناچنے والوں پر... شیخ عبدالقادرؒ کی حکومت آئے گی؟... سرے بازار محفلوں میں ناچنے والیوں پر... رابعہ بصریہ جیسی ولیہ حکومت کرے گی؟... جیسے ہم ہیں ویسے ہمارے حکمران... ان کو برا بھلا کہنے کی کیا ضرورت ہے... اپنے آپ کو برا کہو... ان کی ہدایت کی دعا کرو...

مامون رشید سے ایک آدمی نے کہا... تو کیسا خلیفہ ہے دیکھتا نہیں... عمر کیسا خلیفہ تھا ٹاٹ پہنتا تھا... روکھی سوکھی کھاتا تھا... تو ایسا جابر... گنہگار... تو مامون بڑا سمجھدار آدمی تھا... اس نے کہا کہ عمر کی عوام تھی ابو ہریرہ... میری عوام ہو تم... تم پہلے ابو ہریرہ بن جاؤ... پھر میں عمر بن جاؤں گا... تم تو رہو ایسے ہی بدمعاش... اور مجھے کہو کہ میں بن جاؤں عمر... تو تم تو مجھے پاگل سمجھ کر ویسے ہی نکال دو گے...

افریقہ کے جنگلوں میں تبلیغ کی محنت

تبلیغ بڑے صبر کا کام ہے... ۱۲۰ سال تو موسیٰ علیہ السلام نے محنت کی... تو ہم تو گرے پڑے لوگ ہیں... اس وقت تبلیغ کی محنت ساری دنیا کے ہر ہر ملک میں تھی... حرکت اللہ کے راستے میں... پھر کے اللہ سے روٹھے ہوئے لوگوں کو اللہ سے ملانے کا سلسلہ چل نکلنا ہے...

آج تک افریقہ کے جنگلوں میں ۱۴۰۰ سال سے کوئی نہیں پہنچا... یہ وہ واحد سنت بعض ہے... جس کی برکت سے افریقہ کے صحراء اور جنگل کے رہنے والے ہزاروں لوگ ۱۴۰۰ سال کے بعد اسلام لائے ہیں... ان کو پتہ ہی نہیں کہ لباس کا پہننا بھی کوئی چیز ہے... نماز اور حج بھی کوئی عمل ہے...

پاکستان سے جماعتیں گئیں مالی... مالی میں ہزاروں لوگ تبلیغ کی محنت میں لگے... رائیونڈ آ کر انہوں نے اس محنت کو سیکھا... تو مالی والوں نے جماعت بھیجی کانگو کے جنگلوں میں... جہاں بونے رہتے ہیں... چھوٹے چھوٹے قد کے انسان...

جو کہ بغیر کپڑوں کے زندگی گزارتے ہیں... جنگل میں جانوروں کا شکار کر کے زندگی بسر کرتے ہیں... تو سال پہلے مالی سے کانگو جماعت گئی... ان بونوں کا قد تین فٹ... لمبے سے لمبا آدمی ساڑھے تین فٹ... اور طاقتور اتنے ہیں کہ ایک ایک آدمی کی چھ چھ بیویاں ہیں...

تو وہاں بیان ہوا عربی میں... پھر عربی سے ترجمہ ہوا فرانسیسی میں... فرانسیسی سے ترجمہ ہوا ہاؤسا میں... مالی کی زبان سے ترجمہ ہوا جنگلی زبان میں... چار واسطوں سے ان کو بات پہنچی... پہلے ہی بیان میں ہزاروں آدمی اللہ کے راستے میں نکلے... اتنے لوگ وہاں پیاسے ہیں...

جو آدمی اس جماعت میں نکلا ہوا تھا... اس کا نام حسن تھا... وہ مجھے حج میں ملا... وہ مالی میں رہتا ہے بڑا عالم ہے... کہنے لگا کہ میں جدہ گیا تھا... تو وہاں کے

علماء ملنے کے لئے آئے... تو وہ کہنے لگے ہمیں تبلیغ پر بڑے اعتراضات ہیں... حسن نے کہا پہلے یہ کارگزاری تو سن لو پھر اعتراضات کرنا...

جب ان کو کارگزاری سنائی کہ کانگو میں جو مالی کی جماعت... اس کی محنت کی برکت سے تین ہزار آدمی مسلمان ہوئے... اور انہوں نے کپڑے بھی پہن لئے ہیں... جب ان کو پہلی مرتبہ کپڑے پہنائے تو وہ پریشان ہو گئے... کہ یہ تم نے کیا پہنا دیا ہے... پچھلے سال ان بونوں میں سے ایک آدمی حج پہ آیا... تو شیخ حسن نے اس کا خوب اکرام کیا... تو بھائی تبلیغ کی محنت... جس کو اللہ نے افریقہ کے گھنے جنگلوں میں داخل کیا... جہاں پچھلے ۱۴۰۰ سال سے کوئی نہ پہنچ سکا...

مالی کے صحراء میں تبلیغ کی محنت

مالی میں پاکستان کی جماعت چلی صحراء میں... لوگوں نے کہا ادھر مت جاؤ تمہیں قتل کر دیں گے... یہاں سے تو آج تک کوئی زندہ گزر نہیں سکا... تو وہ ساتھی کہنے لگے... اللہ کے دین کے لئے جان قربان ہو جائے... تو اس سے بڑھ کر کیا سعادت ہے...

صحراء میں چلے... وہاں کے لوگوں کو دعوت دی... مشقت بھی ہوئی... خیر وہ مانوس ہوئے... پھر وہ دوسری جماعت موریطانیہ سے مالی گئی... کہ وہاں صحراء ہے ہمارا بس نہیں ہے... تم قریب کے لوگ ہو تم وہاں محنت کرو... تو موریطانیہ سے مالی جماعت گئی...

تو موریطانیہ کے صحراء کے رہنے والے تبلیغی احباب کی جماعت مالی کے صحراء میں گئیں... وہاں دین کی محنت کی... پھر وہاں جماعتیں آتی رہیں... تو ایک سال کے اندر اندر ۱۷۰۰۰ آدمیوں کا اللہ کے راستے میں وقت لگ گیا... ایک سال کے اندر وہ سب تبلیغ میں آ گئے...

مالی کے صدر نے موریطانیہ کے صدر کا شکریہ ادا کیا... کہ آپ کی بڑی مہربانی کہ آپ نے ہمارا صحراء اور جنگل کے وحشی لوگوں کو سیدھا کر دیا... تو موریطانیہ کے صدر کو پتہ بھی نہیں تھا... اس نے کہا کہ ہم نے کب وہاں جماعتیں بھیجیں... اس نے کہا کون سی جماعتیں؟... تو مالی کے صدر نے کہا وہ جو پگڑیاں باندھتے ہیں بستر اٹھاتے ہیں... تو موریطانیہ کے صدر نے کہا... اچھا وہ تبلیغ والے... اس طرح صحراؤں میں اللہ نے اس کام کو پہنچایا...

آج ہم کہتے ہیں اتنی محنت ہو رہی ہے کچھ نظر نہیں آ رہا... ارے میرے بھائیو! کہیں درخت کے کٹنے کا شور ہوتا ہے... بڑھنے کا شور نہیں ہوتا... عمارت کے گرنے کا تو شور ہوتا ہے... عمارت کے بننے کا شور نہیں ہوتا....

چیونٹی کی ایک ٹانگ بھی تم نہیں بنا سکتے

میرے بھائیو! اس دنیا کو اللہ نے بنایا ہے... ہم تو ریت کا ایک ذرہ... ناخن کا ایک حصہ بھی نہیں بنا سکتے... چیونٹی کی ایک ٹانگ بھی ہم نہیں بنا سکتے... مچھر کا ایک پر بھی ہم نہیں بنا سکتے... پھر ہم یہ کیوں کہتے ہیں کہ یہ کائنات خود بخود بن گئی....

جیب کترے کا عشق رسول ﷺ

انگریز کا دور تھا... ایک جیب کترے نے پورے دن کی کمائی دو روپے اپنے استاد کو لا کر دیئے... وہ کہنے لگا پورے دن میں دو روپے ہی کی جیب کاٹی؟... کہنے لگا استاد آج تو بڑا ہی موٹا مرغا پھنسا تھا... انگریز تھا بڑا مال تھا اس کی جیب میں...

میں نے اس کی جیب بھی کاٹ لی... مگر بعد میں سوچا کہ.. اگر قیامت کے دن عیسیٰ علیہ السلام نے آپ ﷺ سے شکایت کردی کہ... آپ کے امتی نے میرے امتی کی جیب کاٹ لی... تو آپ کو کتنی شرمندگی ہوگی... تو میں نے جیب کاٹ کر بھی اس کو روپے واپس کردیئے... اب یہ اپنے بھائی کی جیب سے دو روپے نکال کر لایا ہوں...

ایک جیب کترے کے اندر بھی اللہ کے رسول کی محبت ہے... کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے جس کے دل میں اللہ کے رسول کی محبت نہ ہو... درجات کی کمی زیادتی یہ الگ بات ہے...

ماحول سے انسان بنتا ہے

انسان ماحول سے بڑا اثر لیتا ہے... جیسا ماحول ملتا ہے ویسا بھیس بدل لیتا ہے... جیسا دیس ویسا بھیس... لوہے کو 100cm پر پگھلاؤ گے تو وہ پگھلے گا ہرگز نہیں... اس کو 1300cm کی آگ کا ماحول چاہیئے... پھر جب اسے ماحول ملتا ہے... پھر اس لوہے سے جو چیز بنانی ہے.. وہ بن جائے گی...

بیت اللہ کے پڑوس میں رہنے والا حج سے محروم

جب محبت نہ ہو... تو مکہ میں رہ کر بھی آدمی بیت اللہ سے محروم ہوتا ہے...

میں مکہ میں ایک جگہ بیان کرنے جا رہا تھا... تو ٹیکسی اسٹینڈ کی طرف گیا... تو وہاں ایک ٹیکسی والا حاجیوں کو ننگی ننگی گالیاں دے رہا تھا... میں پریشان ہو گیا کہ اس کا تو بڑا نقصان ہے... یہ حاجیوں کو گالیاں دے رہا ہے... وہ یہ سمجھتا تھا کہ یہاں تو کوئی عربی نہیں سمجھتا ہوگا...

خیر میں اس کی ٹیکسی میں بیٹھ گیا اور اس سے دین کی بات کی... تو وہ فخر سے کہنے لگا مجھے کیا سناتے ہو... میں نے تو دس سال سے بیت اللہ کی زیارت نہیں کی... میں نے سوچا کہ شاید یہ باہر سے کہیں سے آیا ہے ٹیکسی چلانے... میں نے کہا کہ تم بدو ہو... کہنے لگا میں مکہ کا ہوں... تو یہ سن کر مجھے دھچکا لگا... مکہ میں رہ کر دس سال سے بیت اللہ کی زیارت سے محروم ہے... تو میں غمگین ہو گیا...

تو اس نے مجھے دیکھا تو کہنے لگا غمگین ہو گئے ہو... غم نہ کرو میرے جیسے بہت ہیں... جنہوں نے سالہا سال سے بیت اللہ کی شکل نہیں دیکھی... تو جب محبت نہ ہو تو... سالہا سال سے رہنے والے بھی بیت اللہ کو دیکھنے سے محروم ہو جاتے ہیں...

بدمعاش کا عشق رسول ﷺ

جب محبت ہوتو... اس کا کیا انداز ہوتا ہے کہ ہم شکاگو میں گئے... ایک مسجد میں داخل ہوئے... تو وہاں ایک خیمہ لگا ہوا تھا... تو وہاں ایک نومسلم تھا اس کا نام ابوبکر تھا... وہ اپنے زمانہ کا بڑا بدمعاش تھا کالوں کا... جب وہ بدمعاش تھا... تو بیسیوں گاڑیاں اس کے دروازے پر کھڑی ہوتی تھیں... جس قسم کا وہ سوٹ پہنتا تھا اس رنگ کی گاڑی میں بیٹھتا تھا... یہ اس کا اسٹائل تھا... ایک تبلیغ والے نے اس پر محنت کی... تو اس نے تین چلہ لگائے مسلمان ہوگیا...

ہماری جماعت گئی تو خیمہ لگا ہوا... بھئی یہ خیمہ کس لئے؟... تو کہا یہ ابوبکر کا خیمہ ہے... آپ ﷺ نے خیمہ میں بھی اکثر وقت گزارا ہے... تو یہ سنت کی نیت سے خیمہ میں وقت گزارتا ہے... کہ اللہ کا نبی خیمہ میں بیٹھتا تھا... ہم بھی خیمہ میں بیٹھیں گے... تو جب عشق ہوتا ہے تو آدمی دیوانہ ہوجاتا ہے...

جھوٹ سے بچنے کا انعام

حجاج بن یوسف کے زمانہ میں... کچھ لوگوں نے بغاوت کی اس کی حکومت کی... تو حجاج نے ان کو گرفتار کر کے قتل کرنے کا حکم دے دیا... اس زمانے کے ایک بزرگ ان کے دو بیٹے بھی اس بغاوت میں شریک تھے... دونوں نوجوان چھپتے چھپاتے اپنے والد کے گھر میں آئے... تو ان کے والد کی بزرگانہ شخصیت کی وجہ سے... حجاج بھی ان کے گھر کی تلاشی لیتے ہوئے ڈرتا تھا....

تو کسی نے اس سے کہا... ان نوجوانوں کے والد نے آج تک جھوٹ نہیں بولا... آپ ان سے پوچھ لیں... چنانچہ اس بزرگ کو بلایا گیا... تو حجاج نے اس سے پوچھا تمہارے بیٹے کہاں ہیں؟... تو کہنے لگے... انا للہ وانا الیہ راجعون ... پھر کہا وہ میرے گھر میں ہیں... حالانکہ پتہ تھا کہ اگر میں نے سچ بول دیا... تو میرے بیٹوں کے قتل کا حکم جاری ہو جائے گا... مگر پھر بھی جھوٹ نہ بولا...

اور ہمارا کیا حال ہے... کہ دو پیسوں کے لئے جھوٹ تو جھوٹ جھوٹی قسم بھی کھانا کوئی عیب نہیں سمجھتے... تو حجاج بن یوسف ان کے سچ بولنے پر خوش ہو گیا اور کہنے لگا میں نے تمہارے سچ بولنے پر... ان کے قتل معاف کیا اور ان دونوں کو تمہیں ہدیہ کر دیا...

ذکر کی حقیقت

اللہ ہم سے کہہ رہا ہے... اذکر واللہ ذکرا کثیرا ... اے میرے بندو! کثرت سے یاد کرو... ذکر کسے کہتے ہیں؟... ذکر کہتے ہیں یاد کو... اور یاد کا رہوتا ہے زبان سے... ہر وقت دل اللہ کو یاد کرتا رہے... یہ ذکر ہے... خالی زبان سے کہنا یہ ذکر نہیں ہے....

ایک آدمی کی تشکیل ہوئی کراچی سے پنجاب... اب اسے گھر یاد آیا تو وہ کیا کرتا... وہ یہ تو نہیں کرتا کہ کراچی، کراچی، مدینہ... بلکہ وہ دل سے گھر کو یاد کرتا ہے... پھر زبان سے بھی کہتا ہے...

ذکر کم کرو کثرت کی ضرورت نہیں... بلکہ مقصود دل سے ذکر مقصود ہے...
ذکر کی حقیقت کیا ہے... دل کی گہرائی سے محبت سے اللہ کو یاد کیا جائے... کہ اللہ
بھولنے ہی نہ پائے... بھلاتا ہوں پھر بھی وہ یاد آتے ہیں... آج ذکر کرنے سے
سکون نہیں ملتا...

حالانکہ اللہ ہم سے کہہ رہا ہے... **الا بذکر اللہ تطمئن القلوب** ... ہم
نے اپنی یاد میں دلوں کا سکون رکھا ہے... اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم زبان سے ذکر
کرتے ہیں... کبھی دائیں دیکھتے ہیں کبھی بائیں دیکھتے ہیں... دل غافل
ہوتا ہے... تو ایسا ذکر سکون نہیں لاتا... بلکہ بعض اوقات نقصان دہ بھی ثابت ہوسکتا
ہے...

گندم کا خوشہ! اللہ کی نشانی

آپ گندم کے خوشہ پر غور کریں... ایک تو اس کے اوپر باریک اور تیز دھار
پتلی پتلی بالیاں ہوتی ہیں... کہ اگر ہاتھ لگاؤ تو ہاتھ کٹ جائے... اور اتنی نازک
ہوتی ہیں کہ... اس پر کوئی پرندہ بیٹھ کر اسے کھا نہ سکے... اگر اس پر پرندہ بیٹھ
جاتا... طوطا... بلبل یا چڑیا بیٹھ جاتی... تو زمین دار صرف ہاتھ ہی ملتے رہ
جاتے....

اللہ کو پتہ ہے یہ میرے بندے کی خاص غذا ہے... اسی لئے اللہ نے اس کو
بنا کر اس کی حفاظت کا انتظام کیا... (۱) ایک تو اس کو پیک کیا اس پر کور چڑھایا...

(۲) پھراس کے آس پاس تیز دھار بالیاں لگادیں... (۳)اس کو نازک بنایا کہ کوئی اس پر بیٹھ نہ سکے...

مولانا طارق کے والد اور خواب

مولانا طارق جمیل صاحب فرمانے لگے کہ... میرے والد صاحب نے چار مہینہ نہیں لگائے تھے چلہ 79 میں لگایا... سال میں زمینداری کی جماعت کے ساتھ دو ماہ لگائے تھے...1988 میں ان کا انتقال ہوا...

میں نے کہا آپ کے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟... کہا میری حیثیت سے بڑھ کر معاملہ ہوا... میرا حشر سابقین میں ہوا... میں نے پوچھا آپ کو کس کام نے زیادہ نفع دیا آخرت میں... انہوں نے تین بار کہا... اسی تبلیغ کے کام نے مجھے سب سے زیادہ نفع دیا...

عبداللہ بن مبارک کا یقین

عبداللہ بن مبارکؒ اللہ کے راستے میں تھے... ایک شخص کا گھوڑا مر گیا... چونکہ یہ گھوڑا اللہ کے راستے میں مرا تھا بڑا بابرکت تھا... ثواب کے اعتبار سے... اس لئے عبداللہ بن مبارک نے اس سے کہا... ۳۰۰ درہم میں اسے بیچتے ہو... تو وہ کہنے لگا تیرے ہاتھ میں نے بیچ دیا... پھر اس نے رات کو خواب دیکھا... وہ گھوڑا جنت کی طرف جارہا ہے... اور اس کے پیچھے ۷۰۰ گھوڑے ہیں... وہ نوجوان اس گھوڑے کی طرف بڑھا... کہ میں بھی اس پر بیٹھ کر جنت میں چلا جاؤں... تو

اچانک اس کو کسی نے ہٹا دیا... اور کہا یہ گھوڑا تمہارا نہیں... عبداللہ بن مبارک کا ہے...

وہ بیدار ہوا... اور عبداللہ بن مبارک کے پاس آیا... کہ پیسے واپس لے لو مجھے نہیں بیچنا... میں نے ایسا ایسا خواب دیکھا... تو عبداللہ بن مبارک نے فرمایا کہ... تو خواب دیکھ کر ایمان لایا میں قرآن دیکھ کر ایمان لایا... کہ اللہ خود کہہ رہا ہے... کمثل حبة انبتت سبع سنابل ... میرے نام پر ایک دو گے... تو ۷۰۰ ملے گا آخرت میں...

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِىْ کی منفرد تفسیر

اللہ تعالیٰ تبلیغ کی اہمیت بذریعہ قرآن یوں بیان فرماتا ہے...قل هذه سبيلى ادعوا الى الله ... یہ میرا راستہ ہے... اس آیت میں اللہ بڑے فخر سے کہہ رہا ہے... یہ میرا راستہ ہے... اس آیت میں بلندی اور فخر ہے...

ایک وزیر بڑی عالیشان گاڑی میں سے اترتا ہے... اس میں جھنڈے بھی لگے ہوئے ہیں... تو اپنے دوست سے کہتا ہے یہ میری گاڑی ہے... اس کے لہجے میں فخر ہوتا ہے... ایک آدمی سائیکل سے اترا وہ یہ نہیں کہے گا... یہ میری سائیکل ہے... وہ تو یہ کہے گا کہ یہ غریب کی سواری ہے...

اسی طرح اللہ ہم سے فخر کر کے... مذکورہ آیت میں کہہ رہا ہے... تبلیغ میرا راستہ ہے...

دوسرا نکتہ یہ اس آیت میں...ھـذہ... مؤنث استعمال ہوا ہے... مؤنث عورت کے لئے استعمال ہوتا ہے... کہ جیسے عورت سے آدمی نرمی سے پیش آتا ہے... اسی طرح تبلیغ میں بھی جو نرمی سے چلے گا وہ چلتا رہے گا... حالانکہ یہاں مذکر...ھـذا... بھی آسکتا تھا... مگر مؤنث کو استعمال ہی ہمیں نرمی سمجھانے کے لئے کیا گیا ہے....

اللہ پر بھروسہ کا انعام

جو اللہ پر بھروسہ کرے گا... قرآن کہتا ہے اللہ اس کے روپیہ کو بڑھادے گا...**مـا نقص ما لامر من صدقه**... جو اللہ کے نام پر خرچہ کرے.... اللہ اسے بڑھا کردے گا... آپ کو ایک وجہ سناؤں (اگر آپ لوگ تنگ دستی کو دور کرنا چاہتے ہیں... تو اس پر عمل کریں یہ قرآن کا بتلایا ہوا نسخہ ہے)...

چند مہینہ پہلے... ایک سال کی جماعت فیصل آباد کی تیار ہوئی بیرون سفر کے لئے... تو چک جمرہ کا ایک گوالا دودھ بیچنے والا... اس نے بھی ایک سال کے لئے نام دے دیا... دو لاکھ روپے چاہئے تھا... لاکھ روپیہ گھر دینے کے لئے... لاکھ روپیہ جماعت کے لئے... اس کی کل جائیداد ایک پرانا موٹر سائیکل... جس میں وہ گاؤں سے دودھ جمع کرکے... منڈی میں بیچا کرتا تھا...

جب جماعت اکٹھی ہوئی... تو سب سے پہلا شخص جس نے لاکھ روپیہ دیا وہ یہی گوالا تھا... اس سے پوچھا تو نے یہ لاکھ روپیہ کہاں سے اکٹھا کیا... تو کہنے لگا

سال کے لئے نام دے دیا... ایک لاکھ روپیہ گھر دینا تھا ایک لاکھ روپیہ ساتھ لے کر جانا تھا... میرے پاس صرف بیس ہزار کا موٹر سائیکل تھا... میں نے اس کو بیچ دیا وہ بیس ہزار کا بکا...

میں نے سوچا بیس ہزار اور دو لاکھ میں بڑا فرق ہے... اس بیس ہزار سے دو لاکھ کیسے پورے ہوں گے؟... پھر میں غریب آدمی مجھے قرضہ کون دے گا... تو میرے جی میں آیا کہ اللہ کے نام پر ایک دو تو اللہ دس گنا زیادہ دیتا ہے... تو میں نے بیس ہزار روپیہ صدقہ کر دیا... آدھے ایک مدرسے میں دے دیئے اور آدھے دوسرے مدرسہ میں... اور خود خالی ہو کر بیٹھ گیا...

پھر کہا کہ مجھے نہیں پتہ کہ کہاں سے انتظام ہوا... فیصل آباد کے مرکز کے مولوی صاحب نے پوچھا کہ کہاں سے ہوا مجھے تو بتا... تو کہنے لگا آپ کا بیان سن کر تو میں نے سال دیا ہے... اور آپ ہی پوچھتے ہو کہاں سے ہوا... پھر وہ ایک سال کے لئے روانہ بھی ہو گیا....

والدین کی خدمت کا انعام

کئی سو سال پرانی بات ہے... ایک نوجوان اپنے والد کی بڑی خدمت کرتا تھا... والد نے اپنی جائیداد بڑھاپے میں تقسیم کر دی... تو یہ نوجوان اپنے بھائیوں سے کہنے لگا... تم ایسا کرو اپنی جائیداد مجھے دے دو اور والد کی خدمت میں تمہیں دے دیتا ہوں... وہ کہنے لگے کیا ہم تجھے پاگل نظر آتے ہیں... تو یہ نوجوان کہنے لگا... پھر ایسا کرو کہ والد کی خدمت مجھے کرنے دو... اور میرے حصے کی جائیداد تم

تقسیم کرلو... بھائیوں نے کہا... ہمیں منظور ہے...

تو وہ نوجوان دن رات والد کی خدمت کرتا... اس کا اللہ نے اسے یہ انعام دیا کہ... ایک رات اس نے خواب میں دیکھا... ایک درخت کی جڑ کے قریب ۱۰۰ دینار دفن ہیں... اور ایک شخص اسے کہہ رہا ہے... یہ دینار لے لو یہ تمہارے لئے والد کی خدمت کا انعام ہے... یہ نوجوان چونکہ اللہ والا تھا... دولت کی اسے ہوس نہ تھی... اس لئے اس نے کہا کہ اس میں برکت ہے؟... تو اس شخص نے کہا برکت تو نہیں ہے... نوجوان نے ان دیناروں کو نہ لیا...

پھر دوبارہ خواب دیکھا کہ... ۱۰ دینار اس درخت کے پاس دفن ہیں... اس نے پوچھا کہ اس میں برکت ہے؟... کہا کہ برکت نہیں ہے... اس نے ان کو بھی چھوڑ دیا... پھر تیسری بار خواب دیکھا... ایک دینار اسے کوئی دے رہا ہے... اس نے پوچھا کہ اس میں برکت ہے؟... کہا گیا ہاں اس میں برکت ہے... چنانچہ اس نے وہ دینار لے لیا...

جب یہ جاگا تو اس کے ہاتھ میں ایک دینار تھا... بیوی کو سارا قصہ بتایا... اس نے کہا چلو شکر ہے مالک کا... اس سے مچھلی خرید کر لاؤ... یہ مچھلی خرید کر گھر لایا... بیوی نے پکانے کے لئے جو کاٹا... تو اس میں دو چمکتے دمکتے موتی نکلے... یہ موتی لے کر جوہری کے پاس گیا... انہوں نے کہا ہم اس کی قیمت نہیں دے سکتے... آپ بادشاہ کے پاس چلے جاؤ...

یہ بادشاہ کے پاس گیا... اس زمانے کے بادشاہ بھی ظالم نہیں تھے... بادشاہ

نے جوہری کو بلا کر پوچھا اس کی کیا قیمت ہے؟... اس جوہری نے کہا ۱۸ خچر سونے سے لدے ہوئے... یہ نوجوان خوشی خوشی ۱۸ خچر لے کر گھر آیا... اس سے غریبوں کی خوب مدد کی...

کچھ عرصہ بعد جوہری نے بادشاہ سے کہا... یہ موتی ہمیشہ دو ہوتے ہیں ایک نہیں ہوتا... اس نوجوان کو بلایا تو اس نے کہا کہ... دوسرا موتی بھی میرے پاس ہے... مگر اب میں اس کی قیمت خود لگاؤں گا... چنانچہ ۶۰ خچر سونے سے لدے ہوئے... اس نوجوان نے وصول کیے...

مولانا احمد علی لاہوریؒ صاحب کشف بزرگ گزرے ہیں... ایک دن فرمانے لگے کہ... میں ان لوگوں کو جہنم میں جلتا دیکھ رہا ہوں... جنہوں نے اپنی بیٹیوں کا حصہ نہیں دیا....

پنجاب میں ایک لغاری خاندان ہے... جو کہ بیٹیوں کو حصہ دیتا ہے... موجودہ فاروق خان کا دادا تھا... اس نے سب سے پہلے پنجاب میں بیٹیوں کو حصہ دیا... مولانا احمد علی لاہوری نے ایک دن فرمایا کہ... جمال خان نے کیا کیا ہے؟ ... میں اس کو جنت میں دیکھتا ہوں... کسی نے کچھ کہا... کسی نے کچھ کہا... مولانا فرمانے لگے... نہیں یہ نہیں... نہیں یہ نہیں...

پھر تحقیق کے بعد کسی نے بتایا کہ... جمال خان لغاری نے بیٹیوں کو پورے خاندان سے لڑ کر حصہ دے کر مرا... مولانا فرمانے لگے ہاں یہ عمل ہے... جس کی وجہ سے میں جمال خان کو جنت میں دیکھ رہا ہوں... کیوں کہ ہم ہندؤں سے

مسلمان ہوئے ہیں... اور بیٹیوں کو حصہ نہ دینا... مہندی لگانا... جہیز دکھلانا... یہ سب ہندوانہ رسم ہے...

حرام کی نحوست

میرے بھائیو!... حرام مال میں بے سکونی اور وحشت ہے... حرام کھانا پریشانیوں... بیماریوں... مصیبتوں کو دعوت دیتا ہے...

ایک مالدار شخص کے لڑکے نے کہا... اے کاش ہمارا باپ ہمیں حرام نہ کھلاتا... تاکہ ہم بھی پرسکون زندگی گزارتے... ہمیں آج تک سکون ملا ہی نہیں..

ہیجڑوں کی جماعت پر مولانا کی تبلیغی محنت

مولانا طارق جمیل صاحب فرمانے لگے:... ہمارے تلمبہ میں ہیجڑوں کی جماعت آئی... تو میں نے انہیں اپنے علاقے کے قریب... ہیجڑوں کے علاقہ کی طرف بھیجا... آج تک انہیں کوئی دعوت دینے نہیں گیا تھا... کوئی ان کو دین سمجھانے نہیں گیا تھا...

انہوں نے کہا ہم عشاء کے بعد آئیں گے... تو جب عشاء کے بعد ان کا سردار آیا... جوان کو ناچنا سکھاتا تھا... بھاگی اس کا نام تھا... رمضان کا مہینہ تھا... میں نے تراویح کے بعد اس کو دعوت دی... اس کا اکرام کیا... تین دن وہ آتا رہا... پھر اس نے کہا مولوی صاحب مجھے کل روزہ رکھنا ہے... آپ سحری بھجوا دیجئے گا...

میں نے چار بجے سحری کے وقت اس کو سحری بھجوائی...

اس کو نماز پڑھائی... تو وہ کہنے لگا آج میں نے زندگی کی پہلی نماز پڑھی... نہ جمعہ پڑھا... نہ عید پڑھی... حالانکہ اس کا گھر خانیوال اور ملتان کی سب سے بڑی عید گاہ تھی... جہاں میں عید پڑھاتا تھا... تین دن کی محنت کے بعد اس کی زندگی کی پہلی نماز پڑھی... زندگی کا پہلا روزہ رکھا... پھر وہ تین دن کے لئے تیار ہوا...

تو اس تین دن کے بعد اس میں ایسی تبدیلی آئی... کہ آج وہ اپنی مسجد میں سب سے پہلے آتا ہے... اور سب سے بعد میں نکلتا ہے... اور وہ ایک شخص کئی خسروں کی توبہ کا ذریعہ بن چکا ہے... اس نے مجھے کہا مولانا اب میں بھوکا تو مرسکتا ہوں پر ناچ نہیں سکتا... آپ دعا کریں اللہ مجھے استقامت دے....

خسرپرویز کے محل کا زوال

خسرپرویز نے ایک محل بنایا... آدھی دنیا کو فتح کرنے پر... وہ محل چالیس مربع میل پر بنایا گیا تھا... اپنے وقت کا خوبصورت ترین محل تھا... اس محل میں ہر قسم کی عیاشیوں کا سامان رکھا گیا... خوبصورت عورتیں مہیا کی گئی... مگر وہ اس میں دس سال سے زیادہ نہ رہ سکا... اس کے اپنے ہی بیٹے نے اسے ہلاک کردیا.... جو حسرت ہی رہی....

اسپین کے بادشاہ کا محل

۳۰۰ میں عبدالرحمٰن الناصر نامی حکمران نے... قرطبہ کے پاس ایک محل کی تعمیر کا حکم دیا... وہ ۴ ہزار ۳ سو ۱۶ ستونوں پر بنایا گیا... دس ہزار مستری اس پر ۲۵ برس کام کرتے رہے... ۴۰۰ خچر اس میں کام کرتے رہے... تقریباً ایک کھرب دینار کی مالیت سے وہ محل تیار ہوا... ساری دنیا کے بادشاہوں نے اس کے لئے تحفے بھیجے...

اس کی چھت ہیروں اور یاقوت سے چمکتی تھی... ۱۲ ہزار اس میں خدام مقرر کئے گئے... اس کی دیکھ بھال کے لئے ۱۲۷۵ سپاہی مقرر کئے گئے... ۶ ہزار لونڈیاں اس کی زیب و زینت کے لئے رکھی گئی... رہنے والوں کو صرف ۲۵ سال اس میں رہنا نصیب ہوا... ۲۵ برس بنانے میں لگے... ۲۵ برس رہنا نصیب ہوا....

اور ۳۷۰ھ میں وہ بھی مرگیا... تو اس محل کی عمر کتنی ثابت ہوئی... ۳۷۵ھ میں اس کو آگ لگائی گئی... تو ایک اینٹ بھی اس کی سلامت نہ رہی... گزشتہ صدی میں جب اس محل کے آثار کو کھودا گیا... تو سوائے راکھ کے کچھ بھی نہ نکل سکا...

قرآن میں قصہ بیان کرنے کا مقصد

وقل نقص علیک من نصباء رسل ما نفرک به فادک ... میرا اللہ کہتا ہے میں جو تمہیں قصے سنا رہا ہوں... وہ اس لئے سناتا ہوں کہ تیرا دل مضبوط ہو جائے گا... میرے بھائیو! اللہ کے تذکرہ اور اللہ والوں کے تذکرہ ہی تو ایمان کو بڑھاتے ہیں... ایمان کو نئی تازگی بخشتے ہیں... یہی تو ہماری روح ہیں.... یہی تو ہمیں رات کو کھڑا کرتے ہیں....

قرآن مجید کی تعظیم کا اجر

مولانا طارق جمیل صاحب فرمانے لگے میں رائیونڈ میں تھا... ایک نوجوان مسقط سے آیا تھا... میں نے پوچھا رائیونڈ کیسے آئے؟... کہنے لگا میں گھر میں صفائی کر رہا تھا... کہ قرآن پاک نیچے گر گیا... میں نے اسے چوما اور اوپر رکھ دیا... پھر رات کو میں سو گیا...

جب سویا تو اذان کی آواز سنی... تو میں اٹھ گیا... وقت دیکھا تو بارہ بج رہے تھے... میں نے سوچا بارہ بجے کون سی نماز ہوتی ہے... جو اذان کی آواز آئی... خیر میں پھر سو گیا... پھر دوبارہ میں نے اذان کی آواز سنی... تو میں اٹھ گیا.... پھر واپس سو گیا....

اس طرح چار مرتبہ ہوا... جب میں چوتھی مرتبہ اٹھا... میں نے کھڑکی کھول کر دیکھی... تو باہر گھپ اندھیرا... میں ڈر سا گیا... پھر میں بستر پر بیٹھ گیا... تو

میرے سامنے جو کرسی رکھی ہوئی تھی... اس میں سے آواز آئی بیٹا کہو... لا الہ الا اللہ... میں حیران ہوا... میں نے کہا میں نہیں کہتا... پھر اس بزرگ نے جو چوتھی مرتبہ کہا بیٹا کہو... لا الہ الا اللہ... تو یہ کلمہ میرے دل میں اتر گیا... میں نے بے اختیار کہہ دیا... لا الہ الا اللہ...

قیامت کے دن عرش کا سایہ کن کے لئے؟

مولانا الیاسؒ فرماتے تھے... قیامت کے دن اعلان ہوگا... کہاں ہیں وہ لوگ جنہوں نے آخری دور میں... نبیوں کی طرح میرے دین کو پھیلانے کے لئے جان مال لگایا... کتنی بڑی بات ہے... کھربوں کے مجمع میں اللہ ہمیں سب کے سامنے بلائے گا... عرش کا سایہ دے گا...

لطیفہ! طارق جمیل

مولانا طارق جمیل صاحب ایک دن فرمانے لگے... میں حج کے لئے گیا... تو ایک دوست نے زبردستی گاڑی پکڑا دی... جو الٹے ہاتھ سے چلانے والوں کے لئے تھی... مجھے رائٹ ہینڈ کا تجربہ تھا... اس لئے میں نے اسے منع بھی کیا... اس نے زبردستی مجھے پکڑا دی...

خیر میں اسے جو چلا کر آگے گیا... تو رش کی وجہ سے گاڑی کا اگلا حصہ آگے والے گاڑی کے مڈگارڈ پر ہلکا سا لگ گیا... چونکہ اس کی گاڑی کافی پرانی تھی... تو وہ مڈگارڈ لٹک گیا... تو وہ بڑا غصہ سے میرے پاس آیا... کہنے لگا یہ کیا کیا... میں نے

جواس کے غصہ کو دیکھا... تو میں نے کہا اب ان پڑھ بن جاؤ اسی میں فائدہ ہے...

حالانکہ مجھے اس سے زیادہ ہی عربی آتی ہوگی... میں نے اس کو کہا... حاجی پاکستان... وہ جو سوال کرتا میں اسے یہی کہتا... حاجی پاکستان... میں نے اس کو اتنی مرتبہ رٹہ لگایا... کہ اس کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا.... وہ کہنے لگا اچھا جاؤ معاف کیا...

تو میرے بھائیو! ایسے چھوٹے بن کر تبلیغ میں چلو... حالانکہ میں اسے کہہ سکتا تھا... آپ کی غلطی ہے آپ مجھے ہی غصہ دکھا رہے ہو... مگر اس سے بات بڑھتی... میں چھوٹا بن گیا معاملہ ختم ہو گیا...

تبلیغ سے محرومی کا سبب

مولانا فرمانے لگے کہ... میں نے میاں جی محراب صاحب سے پوچھا... اس کام سے محرومی کا کیا سبب ہے... فرمایا اوروں کی کمیاں دیکھنا... ان کے عیب تلاش کرنا... پھر ان پر تبصرہ کرنا...

پھلوں میں مٹھاس آنے کا ذریعہ! چاند

یورپ کے پھلوں میں مٹھاس نہیں ہوتی... کیوں کہ وہاں چاند اکثر بادلوں میں چھپا رہتا ہے... اور ہمارے ہاں کے پھل مٹھاس سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں... کیونکہ چاند کی روشنی یہاں بھرپور ملتی ہے... ایک سیب سوات کا پورے کمرے کو خوشبو دار کر دیتا ہے.... ۱۰۰ سیب یورپ کے پڑے ہوئے... کوئی خوشبو نہیں....

ایک کروڑ روپیہ معاف کرنے والی شخصیت

عبداللہ بن جعفر ؓ نے عبداللہ بن زبیر ؓ سے دس لاکھ درہم لینے تھے... جو کہ آج کا ایک کھرب روپیہ ہے... عبداللہ بن جعفر ؓ کھاتے چیک کررہے تھے... تو دیکھا کہ مجھے عبداللہ بن زبیر ؓ سے دس لاکھ درہم لینے ہیں... اور اس وقت باپ کے انتقال کے بعد قرضہ بہت سا ادا کیا تھا... اسی لئے حالات تنگ تھے... تو عبداللہ بن زبیر ؓ سے کہا... تو انہوں نے کہا جب ضرورت ہو آکر لے لینا...

عبداللہ بن جعفر ؓ گھر آئے... جب کھاتہ نکال کر زبیر ؓ کے پاس رقم لینے جانے لگے... اور کھاتا دوبارہ چیک کیا... تو معلوم ہوا کہ مجھے تو دس لاکھ دینے ہیں نہ کہ لینے ہیں... خیر عبداللہ بن زبیر ؓ کے پاس آئے اور کہا... میں تو الٹا آپ کا مقروض ہوں... تو عبداللہ بن زبیر ؓ نے کہا میں نے آپ کو معاف کردیئے...

آج ہے کوئی ایسا جو ایک کروڑ روپے معاف کردے... یہاں تو دس ہزار کے لئے سارے دانت باہر ہوجاتے ہیں... ایک گالی بھی نہیں چھوڑے گا... اور یہاں زبیر ؓ کہہ رہے ہیں کہ میں نے دس لاکھ درہم ہدیہ کردیئے...

تو عبداللہ بن جعفر ؓ کہنے لگے... نہیں ایسا نہیں ہوسکتا تم میری فلاں زمین لے لو اس کے بدلے... مجھے خیرات کی رقم نہیں چاہئے... تو عبداللہ بن جعفر

ﷺ نے زمین دے دی...

اب یہ لوگ اللہ کے تعلق سے جڑے ہوئے تھے... عبداللہ بن زبیر ؓ اس زمین پر گئے... وہ بنجر زمین تھی... وہاں نفل پڑھے اور لمبا سجدہ کیا... اور نوکر سے فرمایا کدال مار... تو چشمہ نکل آیا... تو عبداللہ بن جعفر ؓ زبیر ؓ سے کہنے لگے... یار وہ زمین واپس کرتے ہو... تو کہنے لگے لے لو... مفت نہیں... کچھ رقم طے کر کے واپس لے لی...

پھر ایک دن عبداللہ بن جعفر ؓ کے پاس ایک بدو دیہاتی آیا... مسافر ہوں کچھ مدد چاہیے... عبداللہ بن جعفر ؓ کہنے لگے دیکھو اپنے ظرف کا نہ مانگنا میرے ظرف کا مانگنا... اس نے کہا مجھے ایک اونٹ... ایک جوڑا کچھ درہم دے دو تا کہ گھر پہنچ جاؤں... تو کہنے لگے تجھے پہلے کہا تھا... کہ اپنی حیثیت کا نہیں میری حیثیت کا مانگنا...

کہا ارے ظالم! تو اگر اللہ کے نام پر مجھ سے ساری دولت بھی مانگتا تو میں وہ بھی دے دیتا... غلام سے کہا اس کو ۱۰۰ اونٹ... ۱۰۰ جوڑے اور ایک لاکھ درہم دے دو... مگر وہ بدو بھی اللہ والا تھا... کہنے لگا مجھے اس رقم کی ضرورت نہیں... نہ ہی مجھے کپڑے کی دوکان کھولنی ہے... وہ بدو ایک اونٹ اور ایک جوڑا لے کر چلتا بنا... عبداللہ بن جعفر ؓ بھی اللہ والے تھے... کہنے لگے جو اللہ کے نام پر نکال دیا وہ میں واپس نہیں لیا کرتا... سب مدینہ کے فقراء میں تقسیم کر دیا....

اللہ سے لو لگالو

یا اللہ! پوری دنیا میں ہم پر رحم کرنے والا کوئی نہیں ...اگر تو بھی در بند کر لے... تو تیرے سوا کون جس کے پاس جائیں؟... یا اللہ! بچہ اگر ماں کی گود میں آ کر گرے... تو ماں ہزار غصے کے باوجود بھی اسے سینے سے لگا لیتی ہے... یا اللہ ہم بڑے گندے ہیں...

ہمارا رواں رواں گناہوں سے گندا ہے... مگر یا اللہ! ہمارا سہارا بھی تو کوئی نہیں تیرے سوا... اے مولا! تو سامنے ہو ہم تیرے پاؤں پکڑلیں ... ہم تیری منت کر کے تجھے منائیں... یا اللہ تو ہمارے در کھول دے... اے بادشاہوں کے بادشاہ! اپنا کرم کردے....

اللہ پر مر مٹو!

بھائیو! انسان محبت کرنے والی مخلوق ہے... یہ محبت کے بغیر نہیں رہ سکتا... کسی نہ کسی پر ضرور دل آئے گا.... یہ دل کسی پر ضرور آئے گا... اللہ چاہتا ہے کہ مجھ پر تیرا دل آجائے... تو دل میں بسالے... یہ اللہ ہم سے چاہتا ہے... والذین امنوا اشد حبا للہ... اللہ پر مر مٹے...

یہ جذبہ اللہ ہمارے دل میں چاہتا ہے...ان صلوتی ونسکی و محیای ومماتی للہ رب العالمین ... میرا جینا... میرا مرنا... میری نماز...

میری قربانی... میرا سب کچھ میرے اللہ کے لئے بن جائے... اللہ اس دل میں یہ دیکھنا چاہتا ہے...

دیکھو بھائیو! جیسے وہ اپنی اطاعت میں شرک برداشت نہیں کرتا... اپنی محبت میں بھی شرک برداشت نہیں کرتا... یہ تو مخلوق برداشت نہیں کرتی... عورت کو سوکن سے عار کیوں آتی ہے... کہ محبت میں شریک داخل ہو گیا... وہ اندر ہی اندر تڑپ رہی ہے... اور اندر ہی اندر آگ جل رہی ہے... اور جو ہے ہی غیور ذات... وحدہ لاشریک ذات... وہ بھی اپنے بندے یا بندی کے دل میں کسی غیر کو دیکھنا نہیں چاہتا...

اللہ اکبر! نماز کی نیت باندھ کر کھڑے ہو جایئے... ابھی پتہ چل جائے گا کہ دل میں اللہ ہے کہ کوئی اور... ہم نے غیروں کو بسایا ہوا ہے... اس دل کو ویران کر دیا... بے آواز کر دیا... جالے بن گئے... گھر میں جالا نظر آجائے تو نوکر کی شامت... بیگم کی شامت... کہ ایسی پھوہڑ کہ ایسی بدتمیز یہ جالے لٹکے ہوئے....

مرنے سے پہلے اللہ سے جی لگالو

یہ جو میرے دل میں جالا بن گیا سالوں سال کا... اللہ کے غیر کی محبت کا... اس کا غم کوئی نہیں... کپڑے پر داغ نظر آئیں تو فوراً دھویا جائے... دل کے داغ نظر آجائیں... تو ہم اپنے آپ سے نفرت کرنے لگ جائیں... برتن میں بدبو آجائے تو ہم اٹھا کے پھینک دیتے ہیں... اگر اپنے دل کی بدبو اللہ سونگھا دیتا... تو

ہم دل اٹھا کر باہر پھینک دیتے...

یہ کتنے گندے ہو چکے ہیں... کہ اس میں غیر ہی غیر ہے... وہ نہیں ہے جس کو اس میں بسانا تھا... اللہ کی قسم! عرش بھی اس دل کے سامنے چھوٹا پڑ جاتا ہے ... جس میں اللہ کی محبت اتر جاتی ہے... عرش بھی چھوٹا ہے جس میں اللہ آ گیا... جبکہ سوئی کے ناکے سے تنگ ہے وہ دل جس سے اللہ نکل گیا... جس سے اللہ کا تعلق... محبت... معرفت نکل گئی... سوئی کے ناکے سے بھی زیادہ تنگ ہے...

تو مرنے سے پہلے اپنے اندر سے جی لگالیں... اللہ کی قسم کائنات کی شکل... کوئی نغمہ... کوئی نعمت... کوئی مشروب... کوئی غذا... کوئی تخت... کوئی جلوہ ... کوئی نظارہ... دل کی دنیا کو آباد نہیں کرسکتا... یہ آباد صرف اللہ سے ہوتا ہے... اللہ ہوگا تو یہ آباد ہوگا... اگر اللہ نہ ہوا تو کائنات کا حسین منظر بھی... اس دنیا کو ویران رکھے گا..... اس کے دل کا دیا نہ جل سکا..... نہ کوئی جلا سکتا ہے..... نہ کبھی جلے گا...

اس کا دل اللہ سے کٹ گیا... اس کے دل کی شمع بجھی ہے... یہ کبھی نہ جلے گی... نہ راگ و رنگ سے... نہ جلوؤں میں... نہ نظاروں میں... نہ کائنات کی دولت میں... نہ عرش و فرش میں... اس کو جلانا ہے اس دیپ کو روشن کرنا ہے... تو اس میں اللہ کو لے لیں اللہ کو... جو تیار بیٹھا ہے کہ تو مجھے بلا کہ میں آجاؤں....

موت ہر عیاشی کو ختم کردے گی

سلیمان بن عبدالملک بڑا خوبصورت تھا... وہ ایک رات میں چار نکاح کرتا تھا... چار دن کے بعد چاروں کو طلاق دیکر چار اور کرتا... پھر ان کو طلاق دے کر چار اور کرتا تھا... باندیاں الگ تھی... لیکن ۳۵ سال کی عمر میں مرگیا... چالیس سال بھی پورے نہیں کیۓ دنیا میں... کتنی عیاشی کی انہوں نے...

اس کے مقابل عمر بن عبدالعزیز... ۴۱ سال ان کے بھی پورے نہیں ہوئے... لیکن اس نے اللہ کو راضی کرنا شروع کردیا... اب دیکھیۓ کہ جب سلیمان کو قبر میں رکھنے لگے... تو اس کا جسم ہلنے لگا... تو اس کے بیٹے ایوب نے کہا میرا باپ زندہ ہے... حضرت عمر بن عبدالعزیز نے کہا... عجل اللہ بالعقوبۃ ... بیٹا! تیرا باپ زندہ نہیں ہے... عذاب جلدی شروع ہوگیا ہے... جلدی دفن کرو...

حالانکہ ظاہری طور پر سلیمان بن عبدالملک... بنو امیہ کے خوبصورت شہزادوں میں سے تھا... عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ... میں نے اس کو قبر میں اتارا... اور چہرے سے کپڑے کو ہٹا کر دیکھا... تو چہرہ قبلہ سے ہٹ کر دوسری طرف پڑا تھا... اور رنگ کالا سیاہ ہوگیا تھا... اور اسی تخت پر عمر بن عبدالعزیز نے بیٹھ کر... وہ کام کیا جو اللہ کی کتاب قرآن کہتا ہے... جو اللہ کے حبیب نے کہا... اللہ سے تعلق بنایا... پھر عمر بن عبدالعزیز نے اپنے ایک وزیر کو بلایا... جس نے سلیمان کو مشورہ دیا تھا...

کہا میں تینوں خلفاء کا چہرہ قبر میں دیکھ چکا ہوں... ان کے چہرے قبلے سے ہٹ چکے تھے... تم مجھے دیکھنا میرے ساتھ کیا ہوتا ہے... جب عمر کو دفن کرنے لگے... تو اللہ نے پہلے ہی انتظام کر دیا تھا... جب قبر میں اتارنے لگے تو ایک ہوا چلی... اور ایک پرچہ گرا...

جب پرچہ کو اٹھا کر دیکھا..... تو اس پر لکھا تھا کہ پہلی سطر..... بسم اللہ الرحمن الرحیم..... دوسری سطر..... براۃ من اللہ عمر بن عبدالعزیز من النار..... یہ پروانہ ہے عمر کے لیے اللہ کی طرف سے نجات کا... تو انہوں نے پروانہ سمیت ان کو قبر میں رکھ دیا... وزیر نے ان کے کفن کی گرہ کو کھولا... اور وہ چہرہ قبلہ کی طرف تھا... اور ایسا لگا جیسے چودھویں کا چاند قبر میں اتر آیا... اس نے اللہ سے دوستی لگائی تھی....

تو بھائیو! یہ مبارک مجموعہ... یہ مبارک راتیں... قرآن کا ختم... یہ ساری باتیں قبولیت کی ہیں... جو اللہ سے مانگے گا اللہ دے گا...

اللہ مل گیا تو سب مل گیا

دنیا کی تاریخ اور انسانیت کی تاریخ اس بات پر گواہ ہے... اور آئندہ بھی قیامت تک جب تک یہ انسان دنیا میں آتا رہے گا... آئندہ زمانے بھی اس بات پر گواہ رہیں گے کہ... آدم سے لے کر آج تک جس فرد نے... جس قوم نے... جس مرد نے اور عورت نے... اللہ تعالیٰ کو کھو دیا اور ناراض کر دیا... اس کا نہ یہ جہاں بنا نہ وہ بنا... اللہ تعالیٰ سے بھٹک کر نہ وہ یہاں سکھ دیکھے گا... نہ دیکھ سکتا

ہے... اور نہ آنے والی زندگی میں دیکھے گا...

اور ساری دنیا کی تاریخ... زمین و آسمان... سورج... چاند... ستارے... یہ ہوائیں... یہ فضا... یہ اس بات پر چشم دید گواہ ہیں کہ... جنہیں اللہ تعالیٰ مل گیا.... جس قوم نے اللہ کو پالیا.... جس فرد نے اللہ پالیا... جس مرد نے اللہ کو پالیا... جس عورت نے اللہ کو پالیا... وہ نہ کبھی یہاں ناکام ہوا... نہ آئندہ ناکام ہوگا...

اللہ کو پا کے سب کچھ چلا جائے تو کچھ نہیں گیا... اور اللہ کو کھو کے سب کچھ مل جائے تو کچھ بھی نہیں ملا... یا ابن آدم اطلبنی تجدنی ...اے آدم کی اولاد! میری طلب میں نکل... میرا وعدہ ہے کہ میری طلب میں نکلے گا... تو میں تجھے مل جاؤں گا...

...فان وجدتنی وجدت کل شئی... اگر تو نے مجھے پالیا تو سب کچھ پالیا...وان فتنی فاتک کل شئی ...اگر تو نے مجھے کھو دیا تو تیرا سب کچھ چھن گیا اور کھویا گیا...وانا خیر لک من کل شئی ... کوئی لا تو سہی... کوئی بتا تو سہی... جو مجھ سے بہتر ہو... اگر اللہ نہیں ملا... اللہ کو نہیں پایا... تو سات براعظم کی حکومت پا کے بھی یہ فقیر ہے... اور فقیر ہو کر بھی یہ فقیر ہے...

اور اگر اللہ مل گیا... اور اللہ کو پالیا... اور اس کو راضی کرلیا... تو سات براعظموں کا حکمران ہو کر بھی یہ کامیاب ہے... یہ دنیا کا بھی بادشاہ ہے... یہ آخرت کا بھی بادشاہ ہے... اور اللہ کو پا کر ساتوں براعظم میں سے ایک تنکا نہیں

ملا... تو یہ ہے دنیا کا فقیر ہے... پر یہ آخرت کا بادشاہ ہے...

حفظ قرآن کا انعام

قرآن کی عظمت ہو... علم کی عظمت ہو... اس کے ذکر کی عظمت ہو... ان فی الجنة نهرا... اسمه ريان... عليه مدينه من مرجان ...له سبعون الف باب ...من ذهب وفضة ...لحامل القرآن ... جنت میں ایک نہر ہے ... جس کا نام ریان ہے... جس پر مرجان کا شہر ہے... جس کے ستر ہزار سونے چاندی کے دروازے ہیں... اللہ حافظ قرآن کو دے گا....

قرآن پڑھنا بے کار ہو گیا... اور انگریزی سکولوں میں پانچ پانچ ہزار فیسیں دے کے کہتے ہیں... ہمارے بیٹے بڑے آدمی بنیں گے... یہ کیا بڑا بنے گا... جو اپنے باپ کو نہ پہچانے... جو اپنی ماں کو نہ پہچانے... یہ بڑائی کیسی بڑائی ہے... کمانے والا تو بنا دیا... اللہ والا تو نہ بنا...

قرآن سے غافل رکھا... قرآن کے علم سے غافل رکھا... یہ اعلان سنو قیامت کا... این الفقهاء... علماء کہاں ہیں... این لائمه... امام مسجد کہاں ہیں ... این المؤذنون ...اذان دینے والے کہاں ہیں؟... جو آج کل چھوٹے لوگ ہیں نا... یہ چھوٹا طبقہ کہلاتا ہے... اذان دینے والے کی کیا حیثیت ہے... چھوٹے چھوٹے تاجر بھی آ کے اس کی ٹھکائی کر دیتے ہیں... تو نے لیٹ اذان دی... امام مسجد کی کیا حیثیت ہے... بیچارا ہر وقت نمازیوں کی ڈانٹ کھاتا رہتا ہے... ہر

وقت نمازیوں کے نیچے دبا رہتا ہے...

باوجود فتوحات کے صحابہ کرامؓ میں سادگی

امیر المومنین حضرت عمرؓ ملک شام کے گورنر حضرت ابوعبیدہؓ سے ملنے گئے... اور خیمے میں ملاقات کی... ملاقات کے وقت فرمایا: ابوعبیدہؓ تیرے خیمے میں چراغ کوئی نہیں؟... فرمایا اے امیر المومنین! دنیا میں گزارہ ہی تو کرنا ہے... دنیا کون سی رہنے کی جگہ ہے... گزارہ ہی تو کرنا ہے...

پھر حضرت عمرؓ نے کہا... اپنا کھانا تو کھلاؤ... تو ابوعبیدہؓ کہنے لگے... میرا کھانا کھاؤ گے... تو رو کے کہنے لگے، نہیں نہیں... حالانکہ حضرت عمرؓ کا کھانا مشہور تھا کہ... ان کا کھانا کوئی نہیں کھا سکتا تھا... اتنا سخت کھانا تھا... حضرت ابوعبیدہؓ نے کونے میں سے لکڑی کا پیالہ اٹھایا... جس میں روٹی پانی میں بھگوئی پڑی تھی... خشک روٹی اس پر تھوڑا نمک ڈال کر حضرت عمرؓ کے سامنے رکھا... حضرت عمرؓ نے لقمہ اٹھایا بے اختیار آنکھوں سے آنسو نکلے...

ارے! ابوعبیدہ ملک شام کے خزانے فتح ہوئے اور تو نہ بدلا... انہوں نے کہا حضورﷺ سے عہد کر چکا تھا... کہ جس حال پر چھوڑ کے جا رہے اسی حال پہ آپ سے ملوں گا... جب آپﷺ نے فرمایا تھا! جس حال پہ چھوڑ کر جا رہا ہوں... اسی حال میں تم نے میرے پاس آنا ہے... دنیا کے چکر میں نہ آنا... اور دنیا کے دھوکے میں نہ آنا... مسلمان کے لیے اتنا کافی ہے... گزارہ کے لیے اس کے

پاس روٹی کھانے کو مل سکے....

اللہ سے جی لگالو

میرے بھائیو! بہنو! اللہ سے اپنا جی لگائیں... اللہ کو لیے بغیر نہ دنیا ہے اور نہ آخرت... دل اللہ کی طرف پھرے... پیسے سے ہٹے... چیزوں سے ہٹے... زمینوں سے ہٹے... تجارتوں سے ہٹے... دل سے فخر نکلے... گھروں کی بڑائی... سواریوں کی بڑائی... کاروبار کی بڑائی... کپڑے کی بڑائی... چیزوں کی بڑائی اندر سے نکلے... اس لئے اللہ تعالیٰ سادگی کا حکم دیتا ہے.... کہ نخرہ آدمی کے اندر تکبر پیدا کر ہی دیتا ہے....

ایک آدمی سائیکل پر سوار ہے... ایک آدمی موٹر سائیکل پر سوار ہے... دونوں کی کیفیت میں زمین و آسمان کا فرق ہوگا... ایک موٹر سائیکل پر سوار ہے... ایک گاڑی پر سوار ہے... دونوں کی کیفیت میں زمین و آسمان کا فرق ہوگا... ایک ٹرین میں جا رہا ہے... ایک ہوائی جہاز میں جا رہا ہے... دونوں کی کیفیت میں زمین و آسمان کا فرق ہوگا... اور ہم تو ہیں ہی بڑے گندے اور پست....

پھٹے کپڑے والا بادشاہ

حضرت عمرؓ جیسا انسان جس کو مانگا گیا... مراد... باقی صحابہ مرید ہیں اور عمر مراد ہیں... مانگے گئے... یا اللہ! عمر دے دے... یا اللہ! عمر دے دے... اور بیت المقدس گئے... رومیوں سے ملنے کے سلسلے میں... وہاں قریب پہنچے تو ابوعبیدہؓ ملے... کہا برائے مہربانی آپ یہ کپڑے اتاریں (بڑے لوگوں سے ملنا ہے... ذرا کپڑے اچھے پہن کے جائیں...

یہ ہمیں بھی کہتے ہیں ایسا... بھائی ذرا قراقلی ٹوپی پہنو... یہ کپڑے کی ٹوپی اتارو... ارے بھائی یہ کیسے بدھو لوگ ہیں... کہ جو عمل اللہ کے محبوب کے قریب لے جانے والا ہے... اس کی ہیبت زیادہ ہے نہ کہ جناح کیپ کی ہیبت زیادہ ہے....

تو وہ کہنے لگے ابوعبیدہؓ... امیر المومنین یہ کپڑے اتاریں برائے مہربانی ... یہ کپڑے پہنیں جو ہم آپ کو پہنا رہے ہیں... اور یہ اونٹ چھوڑیں اور گھوڑے پہ سوار ہوں... کیونکہ ابوعبیدہؓ کا مقام بہت بڑا تھا... حضرت عمرؓ دب گئے ان کے سامنے... بس اتنا کہا تیرے علاوہ اگر کوئی اور کہتا... تو اس کی تو میں خبر لے لیتا... اب تو کہتا ہے تو چلو ٹھیک ہے... تو نیا کرتا پہنا... اپنا کرتا اتار دیا... اور اونٹ کی بجائے گھوڑے پہ سوار ہوئے... اور ترکی گھوڑا... اس نے جو دکھایا نخرہ... دو چار قدم چلے تو چھلانگ لگادی... ھلک امیر کم، ھلک امیر کم ... تمہارا

امیر ہلاک ہوگیا... تمہارا امیر ہلاک ہوگیا...

میرے کپڑے لاؤ... میری سواری لاؤ... ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے کیا ہوا؟... کیا ہوا؟... کہا... دخلنی العجب ... میرے اندر عجب آگیا ہے... میرے اندر تکبر آگیا... اسی وقت بدلا... وہی اپنا پرانا کرتا پہنا اور اسی اونٹ پر سوار ہوئے... تو جب وہاں پہنچے... تو رومیوں نے یہ شرط لگائی تھی کہ ہماری کتاب میں لکھا ہوا ہے....

تو کچھ دنوں کے بعد انہوں نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو آگے کر دیا... کہا یہ ہمارا امیر آگیا... تو انہوں نے قلعے کی چھت پہ چڑھ کے اپنی کتاب کو دیکھا... اور پھر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو دیکھا... کہنے لگے یہ ان کا ہم شکل ہے یہ وہ نہیں ہے... یہاں ہیرا پھیری نہیں ہوسکتی... یہ وہ نہیں ہے... اب تو خط لکھو... پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا گیا... اس پر آپ تشریف لائے... یہ جو آپ کا سفر تھا اس پر تھا....

جب یہ پہنچے... تو ایک ایک چیز تورات میں لکھی ہوئی تھی... کہ وہ آئے گا اور اونٹ پر سوار ہوگا... اور اس کے کرتے میں چودہ پیوند لگے ہوں گے... اور یہ شکل ہوگی... یہ حلیہ ہوگا... حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے تو انہوں نے اپنی کتاب دیکھی... کہا ہاں وہی ہے... یہ وہی ہے... پھر انہوں نے کرتے پہ نگاہ ڈالی... وہ کہنے لگے اس میں بارہ پیوند ہیں دو اور نہیں ہیں... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایسے بغل اونچی کردی... بازو اونچے کر دیئے... دو پیوند بغلوں میں لگے ہوئے تھے... یہاں... ایک یہاں....

ہمارے مسائل کا حل اللہ سے تعلق کا مضبوط کرنا ہے

اللہ تعالیٰ کی کیا حیثیت ہے؟... اللہ وہ ذات ہے جو اکیلا سارے مسئلے حل کر دیتا ہے...

کوئی کیس ہو تو..... اس کے پاس چلے جاؤ....

تجارت کا مسئلہ ہو تو..... اس کے پاس چلے جاؤ....

تعلیم کا مسئلہ ہو تو..... اس کے پاس چلے جاؤ....

بیماری کا مسئلہ ہو تو..... اللہ کے پاس چلے جاؤ....

عزت کا مسئلہ ہو تو..... اللہ کے پاس چلے جاؤ....

حفاظت کا مسئلہ ہو تو..... اللہ کے پاس چلے جاؤ....

صحت کا مسئلہ ہو تو..... اللہ کے پاس چلے جاؤ....

رزق کا مسئلہ ہو تو..... اللہ کے پاس چلے جاؤ....

اللہ وہ ذات ہے... جو ہمارے تمام مسائل کو حل کرنے کے لئے... اکیلا کافی ہے....

ہم اپنی ذات میں انتہائی کمزور ہیں... بڑے سے بڑا ڈاکٹر ہو... اور اس کے گھر کی بجلی ٹیڑھی ہو تو انجینئر سے پوچھتا ہے... بہت بڑا انجینئر ہو... پیٹ میں درد ہو تو ڈاکٹر سے پوچھتا ہے... اور دونوں کو قانونی مسئلہ پڑ جائے تو وکیل سے پوچھیں گے... ہم ایک دوسرے کے محتاج ہیں...

جتنا جس کا کوئی محتاج ہوتا ہے... وہ اتنا اس کا تابع ہونے کی کوشش کرتا ہے... اس کی خوشامد کرتا ہے... اس کے لئے ہدیے لاتا ہے... اس کے لئے تحفے لاتا ہے... اس کی بے جا تعریفیں کرتا ہے... حالانکہ ایک چھوٹا سا کام اس سے وابستہ ہے... اور کچھ بھی نہیں....

اگر ہمارا اللہ سے تعلق ہو جائے... تو اللہ وہ ذات ہے جو ہمارے پیدا ہونے سے پہلے ہمیں جانتا تھا... جب ہم عالم ارواح میں تھے... وہ جانتا تھا... ہم اس دنیا میں بکھرے ہوئے تھے... وہ ہمیں جانتا تھا... ہم جب تخلیق کے مراحل میں تھے... وہ ہمیں جانتا تھا... ماں کی گود میں آئے... تو اس وقت ہمیں جانتا تھا... آگے کوئی کیا کرے گا... کہاں مرے گا... وہ سب کچھ جانتا ہے... اس لئے پیدائش سے موت تک... اور موت سے لے کر آخرت تک... تمام مسائل کے حل کے لئے... اکیلا اللہ ہمیں کافی ہے....

تو اب آپ یہ سوچیں... کہ جیسا ہم جج سے تعلق بناتے ہیں... کیا ایسا ہی اللہ پاک سے تعلق بنانے کی کوشش کی جاتی ہے... یا جیسے کسی وکیل سے... صدر سے... وزیر سے... سیاستدان سے تعلق بنانے کی کوشش کرتے ہیں... اور سوچتے ہیں اس کو پسند کیا ہے... ناپسند کیا ہے... اللہ کیلئے بھی کبھی ایسا سوچا؟....

معاف کرنا سیکھو

میرے بھائیو! میں ہاتھ جوڑتا ہوں... معاف کرنا سیکھو... پی جانا سیکھو... سہہ جانا سیکھو... میرے اللہ کے نبی ﷺ کا وعدہ ہے کہ... اللہ تمہیں عزت دے کر رہے گا... تم جھک کر دیکھو... پھر دیکھو اللہ تمہیں کیسے اٹھاتا ہے... نماز پڑھنا آسان ہے... روزہ رکھنا آسان ہے... حج بھی آسان ہے... مسجد میں اذان دینا بھی آسان ہے...

تواضع سے جھک کر چلنا... گالی دینے والے کو دعا دینا... منہ پھیر کر جانے والے کو سلام کرنا... نہ پوچھنے والے کو پوچھنے جانا... یہ بڑا مشکل کام ہے... جو کر جائے گا جنت الفردوس کا وارث بن جائے گا....

اللہ کے حکم کو پورا کرنے کا انعام

شاہ عبدالعزیز نے سارے عرب میں سے چوری کو ختم کردیا... اور سارے چوروں کو ان کی گردنیں کاٹ کر... ان کے جسموں کو سولی پر لٹکا دیا... چوکوں میں ان کی لاشیں لٹکا دیں...

مدینے میں... ریاض میں... مکے میں... ہر طرف ان کی لاشیں لٹکا دیں... سارے عرب میں ایک پائی کا چور نہ رہا... اور ایک سعودی نے مجھے بتایا... کہنے لگا سلطان عبدالعزیز مکے میں آتا... اور بیت اللہ کی دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر یوں

کر کے بیٹھ جاتا... اور یوں اس کے ہاتھ میں تلوار ہوتی... اور رو رہا... اور رو رہا...

روئے جارہا...

کہنے لگے میرا جو استاد تھا... جن سے میں نے قرآن مجید پڑھا... انہوں نے ہی عبدالعزیز کو بھی قرآن پڑھایا تھا... ایک دن میں نے اپنے استاد سے پوچھا... یہ سلطان کیوں روتا ہے؟... کہنے لگے آؤ میں تمہیں اسی سے پوچھ کر بتاتا ہوں... مجھے ساتھ لے کر چلے گئے... کہا چونکہ استاد تھے ان کا بڑا احترام کیا... تو کہا سلطان یہ بچہ میرا شاگرد ہے... یہ پوچھتا ہے آپ کیوں روتے ہیں؟....

آپ صبح آتے ہیں تو روتے ہیں... روتے رہتے ہیں... شام کو آتے ہیں تو روتے رہتے ہیں... تو سلطان عبدالعزیز نے رو کر ہی کہا... اس نے کہا میں نے سب کو چوری سے تو منع کردیا... امن تو قائم کردیا... اب انہیں روٹی کہاں سے کھلاؤں... تو اللہ کے سامنے آکر رو رہا ہوں.... کہ یا اللہ تیرا حکم تو میں نے پورا کردیا... اور روٹی کہاں سے کھلاؤں؟...

اللہ کے لئے قربانی دی اور رو رو کر اللہ سے مانگا... اللہ نے بٹھا کے کھلانا شروع کردیا... سات سمندر پار سے مخلوق آئی... اور ان کی زمین سے چشمے تیل کے وہ نکالے اللہ تعالیٰ نے... کہ آج وہ اپنے مال سے خود پریشان ہیں کہ اب اس مال کو کیا کریں.... اس مال کو کہاں لگائیں؟... اس ایک حکم کو زندہ کرنے کی برکت ہے....

جب حرام کو چھوڑا... اوروں کو بھی حرام سے بچایا... تو اللہ تعالیٰ نے بٹھا کے کھلایا... بغیر محنت کے... بغیر تجارت کے... بغیر کاروبار کے... بغیر کسی کوشش کے... اب بھی کوئی آ کر یہ کہے کہ... کمائیں گے نہیں تو کھائیں گے کہاں سے؟ ... جاؤ جا کے دیکھو عربوں کو... کہاں سے کھا رہے ہیں....

اس لئے میرے بھائیو! ہم اللہ کے واسطے توبہ کریں... اس کے سامنے جھکیں... اس کو پکاریں جو ہر وقت سنتا ہے... جس کا در بند نہیں... جو یہ نہیں کہتا کہ آج ہمارا در بند ہو گیا کل آنا... اس کو پکاریں... کیوں بھائی! کیا خیال ہے؟... ٹھیک ہے ناں... بھائی توبہ کرتے ہیں یا نہیں کرتے؟... اللہ کے واسطے توبہ کریں... اور اپنے اللہ کو منانے کے لئے پڑ جائیں اس کے سامنے... تنگی آئے نماز پڑھیں... مصیبت آئے نماز پڑھیں....

مچھلی! اللہ کی نشانی

اللہ ہر چیز کو اس کا نظام سمجھانے والا... اس کی ضرورت کی ہدایت دینے والا... اور اس کی زندگی کی ترتیب بتانے والا... سمندر کہ تہہ میں چلنے والی مچھلیوں کی رہبری کرنے والا... سمندر میں ایک مچھلی ہے وہ برمودہ کے پاس جا کے انڈہ دیتی ہے... اس کے علاوہ کسی اور جگہ انڈہ نہیں دیتی....

ہزار میل کا سفر کرے گی... برمودہ پہنچے گی... وہاں انڈہ دے گی... اس کے علاوہ پورے سمندر میں اس کے لئے اور جگہ ہی نہیں... کہ وہاں جا کے انڈہ دے

... یہ پورے سمندروں میں پائی جاتی ہے... انڈہ دینے کے لئے برمودہ پہنچتی ہے... اور انڈہ دے کر مر جاتی ہے... بچوں کے زندہ ہونے تک بھی زندہ نہیں رہتی....

اب وہ بچہ انڈے سے نکلتا ہے... تو اس کے سامنے کھلا سمندر ہے... اس کو پتہ نہیں کہ میری ماں کہاں ہے... ان میں سے کوئی بحر ہند میں ہوتا ہے... کوئی بحر اوقیانوس میں ہوتا ہے... کوئی بحرالکاہل میں ہوتا ہے... لیکن تینوں سفر کرتے ہیں... آج تک ایسا نہیں ہوا کہ... یورپ کے سمندر کی وہیل مچھلی... افریقہ میں چلی گئی ہو... اور افریقہ کی وہیل مچھلی... بھٹک کر یورپ چلی گئی ہو... بحر ہند کی وہیل مچھلی... بھٹک کر امریکہ چلی گئی ہو....

ہر ایک بچہ ٹھیک اسی مقام پر چلا جاتا ہے... جہاں اس کی ماں رہتی تھی... اور راستے میں کسی سے نہیں پوچھتا ہے... تین ہزار میل سفر کرتا ہے... اس کا کوئی رہبر نہیں کہ اس کی رہنمائی کرے... اللہ نے ان کا ایسا نظام دیا ہے کہ اس کا کوئی رہبر نہیں... کوئی راستہ بتانے والا نہیں... صرف ایک اللہ ہے... جو آسمان پر بیٹھ کر رہبری کرتا ہے....

مثالی صحابی کا مثالی واقعہ

یہ جو فیصل آباد کے بازار میں بیٹھے ہوئے ہیں... یہ اللہ کو رب جانتے تو ہیں مانتے نہیں... اس لئے پھر اس قسم کی وارداتیں ہو رہی ہیں.... میرا رب اللہ ہے....

جریر بن عبداللہ ﷺ نے اپنے غلام سے کہا گھوڑا خرید کر لاؤ... وہ تین سو روپے میں گھوڑا لے آیا... انہوں نے گھوڑے کو دیکھا... گھوڑا بہت قیمتی تھا... گھوڑے کے مالک سے کہنے لگے کیوں بھئی تجھے اس کے چار سو دے دوں... وہ بڑا خوش ہوا کہنے لگا ضرور دے دو....

پھر کہنے لگے پانچ سو دے دوں... پھر بڑھاتے گئے اور کہا چھ سو دے دوں... سات سو دے دوں... آٹھ سو دے دوں... وہ حیران ہو گیا کہ کبھی خریدار بھی پیسے بڑھاتا ہے... ہمیشہ دکاندار ہی پیسے بڑھاتا ہے... خریدار تو گھٹاتا ہے... وہ کہنے لگا کہ میں تو تین سو پر بھی راضی ہوں... پتہ نہیں آپ کیوں بڑھائے جا رہے ہیں....

انہوں نے غلام سے کہا... اس کو آٹھ سو دے دو اور گھوڑا باندھ دو... تو گھوڑے والا آٹھ سو میں گھوڑا باندھ کر... خوش خوش چھلانگیں لگاتا چلا گیا... ان کے غلام نے کہا یہ کس خوشی میں دیئے ہیں... میں تو تین سو میں سودا کر کے لایا تھا... فرمانے لگے گھوڑا اتھا ہی آٹھ سو کا... میں تین سو میں کیسے رکھ لیتا....

جب میں نے اللہ کے نبی ﷺ سے بیعت کی تھی... تو میں نے ان کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر وعدہ کیا تھا..... کہ جب تک زندہ رہوں گا مسلمانوں کا بھلا چاہوں گا..... تو میں اس کی آٹھ سو کی چیز تین سو میں کیسے رکھ لیتا.... روز بازاروں میں یہ کام ہو رہا ہے....

مالداری سے محتاجی تک

دنیا میں ننانوے فیصد لوگ ایسے ہیں... کہ جب وہ اپنی محنت وتجارت سے نفع اٹھانے کے قابل ہوتے ہیں... تو زندگی کا سفر طے ہو چکا ہوتا ہے... سامنے اسٹیشن نظر آ رہا ہوتا ہے... اور جب اگلی نسل کے لئے ہمیں تسلی ہوتی ہے... کہ اگلی نسل ہماری آرام سے کھائے گی... تو ہمارے اپنے ہمارے دشمن ہو جاتے ہیں....

اور اس سے بڑی بات تو یہ ہے... کہ یہ تو یقینی بات ہے ہی نہیں کہ آدمی ہمیشہ عروج میں ہی رہے... اللہ پاک دن رات نظارے دکھاتا ہے... کہ کس طرح وہ غنی کو فقر میں... اور فقر کو غنی میں بدلتا ہے... کیسے وہ عزت کو ذلت اور ذلت کو عزت میں بدلتا ہے....

ہمارے ایک رشتہ دار تھے... بڑی دولت اکٹھی کی... جتنے آپ باہر جا کر کماتے ہیں... اس سے بھی زیادہ اس بندے نے اکٹھے کیے... اس کی بیٹی کو طلاق ہو گئی... وہ کہتا تھا کہ میں نے اپنی بیٹی کو اتنا دے دیا... کہ مرتے دم تک کسی کی محتاج نہ ہوگی... اسے کسی کی ضرورت نہیں پڑے گی... اور اس کی بیٹی کو سسک

سسک کر مرتے ہم نے خود دیکھا ہے... کہ وہ کیسے محتاج ہوگئی تھی....

کوئی پیسہ کام نہیں دیتا... ماں باپ اولاد کا مقدر نہیں بناتے... وہ اپنا مقدر لے کر خود آتے ہیں... اگر ہم فرض کریں کہ ان کے لئے کچھ اکٹھا کرلیا ہے... تو ان کے پاس بھی ٹائم کتنا تھوڑا ہے... صرف ساٹھ ستر سال ہیں... پھر وہ بھی مر جائیں گے... ساٹھ ستر سال کیا زندگی ہے؟....

دنیا مصیبتوں کا گھر

میرے دوستو اور بھائیو!... اگر جنت کا یقین ہو تو کوئی کسی کو نہ ستائے... اور کسی کے خون کے درپے نہ ہوجائے... اور کوئی کسی کے خون کا پیاسا نہ ہو... کوئی جھگڑے نہ ہوں... یہ لوٹ گیا وہ لوٹ گیا... یہ کھا گیا وہ کھا گیا... جس کو جنت ملنے والی ہو... تو اس کے سامنے دنیا کی کیا قیمت ہے... اور کیا حیثیت ہے....

یہ دھوکہ کا گھر ہے... فنا ہونے والا گھر ہے... یہ لذتوں کو توڑنے والی زندگی ہے... یہ مصیبتوں کا گھر ہے... پریشانیوں کا گھر ہے... وحشتوں کا گھر ہے... پردیس کا گھر ہے... اجنبی کا گھر ہے... یہاں ہر وقت موت کا پیغام جاری وساری ہے... دائیں بائیں جماعتیں... دائیں بائیں ماتم....

میرے بھائیو اور دوستو! کوئی بصیرت والا ایسا نہیں... جو اس سے دل لگا سکے... اس پر فریفتہ ہوسکے... اس پر دل دے سکے... بلکہ جو دیکھے گا غور سے

دیکھے گا... بصیرت سے دیکھے گا... تو پکار اٹھے گا کہ یہ دھوکہ کا گھر ہے... یہ کچھ نہیں... یہ فریب ہے... مجھے چھوڑ کے جانا ہے... مجھے اس سے دل لگانا ہے... جب بنانے والے نے اعلان بے قیمت ہونے کا کردیا.. اوراس کی قیمت بتائی... تو کون ایسا احمق ہے جواس سے دل لگائے بیٹھے گا....

نہیں نہیں ہم تو پردیسی ہیں... ہم تو راہی ہیں... مسافر ہیں... ہم آپ کے کراچی آئے ہوئے ہیں... کام پر آئے ہوئے ہیں... ہمیں اس سے کوئی دلچسپی نہیں... کیوں کہ ہمیں چلے جانا ہے... آپ کراچی میں ہیں... میں ملتان میں ہوں... جو جہاں ہے وہ پردیسی ہے....

وہ موت کا راہی ہے... وہ جنت کا مسافر ہے... وہ دوزخ کا مسافر ہے... یا جنت اس کا گھر ہے یا دوزخ اس کا گھر ہے... اللہ کی بات مان گیا تو جنت کا راستہ کھل گیا... شیطان کی بات مان گیا تو جہنم کا راستہ کھل گیا...

اچھے اخلاق پیدا کرو

ایک دوسرے کا اکرام کرو... ایک دوسرے سے محبت کرو... ایک دوسرے کو ہدیے دو... ایک دوسرے کی تعریف کرو....

اور توڑنے والے سے جوڑ بٹھاؤ.....**صل من قطعک**

محروم کرنے والے کو عطا کرو.....**اعط من حرمک**

ظلم کرنے والے کو معاف کرو.....**اعف عمن ظلمک**

برائی کرنے والے سے اچھائی کرو.....**احسن من اساء الیک**
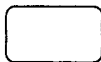
اللہ کی قسم! سارے عالم کا باطل ... انڈے کے چھلکے کی طرح ٹوٹ جائے گا... اگر یہ صفات اپنے اندر پیدا کرلو تو... یہ صفات نبوت... انہیں پیدا کرلو تو ہم سمجھیں گے... ہمارا آنا ٹھکانے لگ گیا...

توبہ کے بغیر اللہ سے تعلق ممکن نہیں

یا اللہ! میری توبہ... اب میں تیرا ہو گیا... یا ابن آدم کمت تزینا للناس فهل تزيننی لاجلی ... میرا بندہ تو لوگوں کے لئے کتنا بنتا سنورتا ہے... کہ کبھی میرے لئے بھی تو بن کر آیا کر... کبھی آگے دیکھے... کبھی بائیں دیکھے... کبھی دائیں دیکھے... کبھی پیچھے دیکھے... کبھی کرتہ دیکھے کبھی کچھ دیکھے... کبھی پتلون دیکھے کہ میں کیسا لگ رہا ہوں...

اسی کو اللہ تعالیٰ کہہ رہا ہے... تو اب لوگوں کے لئے کیسا بنتا ہے... میرے لئے بھی تو بن کر آیا کر... تو اللہ کے لئے بننے کا مطلب ہے کہ بڑے اچھے کپڑے پہن لو... اللہ کے لئے بننے کا مطلب یہ ہے کہ دل میں اللہ کی محبت کو لے لو... اور جسم میں آنحضرت ﷺ کا طریقہ لے لو... تو آج تک ہم جو نادانی اور ظلم کر چکے ہیں ... ہم اس سے توبہ کریں... ہم غفلت میں ہیں... ہم اندھیروں میں پڑے ہیں... اللہ کو لئے بغیر مسلمان نہ فرد کامیاب ہو سکتا ہے... نہ قوم... نہ ملک... نہ اللہ کا فیصلہ ہے...

لاکھوں برس کے گناہ ایک پل میں معاف

دیکھو میرے بھائیو! اپنے اللہ کے سامنے سر جھکا دو... یا اللہ بس میری توبہ میں آگیا... اذن فاقبلنی ... میری توبہ بس قبول فرما... اور اس کا ادھر بھی اتنا کھلا دربار ہے... لا الٰہ الا اللہ... شیطان نے کہا... ما اضال لا ادرک عبادک... تیرے بندے کو مسلسل گمراہ کروں گا...

اللہ تعالیٰ نے فرمایا... اور میں بھی انہیں مسلسل معاف کروں گا... جب تک وہ توبہ کرتے رہیں گے... چل بھئی شیطان نے گمراہی کا در کھولا... اور اللہ نے توبہ کا در کھولا... اس نے گمراہی کے اسباب بنائے... اللہ نے توبہ کے اسباب بنائے ... کہ چل توبہ کرلے... ہزار برس کے ہوں یا لاکھ برس کے ہوں... تیرے ایک بول پر سب معاف کردوں گا...

کہاں تک ہوں... آسمان کی چھت تک گناہ چلے جائیں... اتنے کرے گا کون؟... اور کون کرسکتا ہے... اور کیسے کرسکتا ہے؟... اور کیسے ہوسکتے ہیں... پر اللہ کہتا ہے کہ تو سارے دل کے ارمان نکال... اور کائنات کو گناہوں سے بھر دے... آسمان کی چھت کے ساتھ اپنے گناہوں کو پہنچا دے... پھر تیرے ایک بول پر کہ... یا اللہ مجھے معاف کردے....

میں سارے معاف کردوں گا... مجھے کوئی پرواہ نہیں ہوگی... لا ابالی ... مجھے کوئی پرواہ ہی نہیں کیا ہوا... اگر تو پھر توبہ کرکے توڑے... اور پھر منہ موڑلے

گناہوں میں... آجا پھر توبہ کرلے پھر ہم معاف کردیں گے... پھر ٹوٹ گئی پھر توبہ کرلے... پھر معاف کردیں گے....

کیوں؟... لا تضره الذنوب ولا تنقصه المغفره ... ہمارے گناہوں سے اسے نقصان نہیں ہوتا... معاف کرنے سے وہ کم نہیں پڑتا... تو لہٰذا وہ انتظار ہی میں رہتا ہے... کہ کب توبہ کرے اور ہماری معافی کا پروانہ دے دیا جائے....

مغرب میں سورج ڈوبتا ہے

میرے بھائیو! مغرب میں تو جا کے سورج بھی ڈوب جاتا ہے... ہمارے دانشور مغرب میں کون سی روشنی دیکھ رہے ہیں... یہ ہمیں پتہ نہیں ہے... چمگادڑ کو روشنی میں نظر نہیں آتا... وہ اندھیروں میں دیکھنے کی عادی ہوتی ہے... آج کا دانشور مغرب کے سحر سے مسحور ہے....

اس کی تہذیب کا گرفتار ہے... وہ مغرب میں روشنی کو دیکھ رہا ہے... اور اللہ ہمیں مغرب میں اندھیرا دکھاتا ہے... آج کا مغربی ذہن... وہ مغرب میں بلندی دیکھتا ہے... اللہ ہمیں مغرب میں ڈوبنا دکھاتا ہے...

آج کا مغرب زدہ ذہن مغرب میں روشنی دیکھ رہا ہے... اللہ ہمیں مغرب میں روزانہ اندھیرا دکھاتا ہے... روزانہ اللہ کا نظام پکار پکار کر اعلان کرتا ہے کہ...

مغرب ڈوبنے کی جگہ ہے... ابھرنے کی نہیں....

مغرب اندھیروں کی جگہ ہے... روشنیوں کی نہیں....

مغرب اندھیرے، اندھیر... مشرق روشنی کی جگہ ہے....

مغرب اندھیروں کی جگہ....

مشرق طلوع ہونا ہے... مغرب غروب ہونا ہے....

مشرق ابھرنے کی جگہ... مغرب ڈوبنے کی جگہ ہے....

مشرق اجالوں کی جگہ... مغرب اندھیروں کی جگہ ہے....

اللہ کا نظام یہ بتارہا ہے کہ روشنیاں مشرق سے ابھرتی ہیں... مغرب سے جس دن روشنی ابھرے گی... اور سورج مشرق سے نکلے گا وہ قیامت کا ڈنکا ہوگا... یہ آخری چوٹ... اعلان ہوگا کہ بستر باندھ لو... وقت آگیا...

نبیوں کورلانے والی بات

تو میرے بھائیو! یہ بات نبیوں کو رلاتی ہے یہ بات ہمیں بھی رلائے... کہ یا اللہ ہم نے تیرے بندوں کو دوزخ سے بچانا ہے... ہمارا رونا ہے کاروبار کا... بیوی بچوں کا... صحت کا... بیماری کا... مقدمے کا... ہم ایک رونا اور سیکھ لیں ... ہمارا رونا کیا رونا ہو... ختم نبوت والا رونا... نبیوں والا رونا... کیا ہو؟... یا اللہ تیرے بندے دوزخ میں جارہے ہیں... میں ان کو کیسے دوزخ سے بچاؤں... اللہ کی قسم! آپ کے یہ آنسو... لمبے چوڑے مجاہدوں پر بھاری پڑ جائیں گے قیامت کے دن... نبیوں والا رونا... رونا سیکھیں....
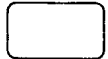
بھائیو! اتنے بڑے عذاب کی طرف کیوں انسانیت جا رہی ہے... جس عذاب سے اللہ ڈراتا ہو... انا انذرنا کم عذابا قریبا ... میں تمہیں اس عذاب سے ڈراتا ہوں... پھر اللہ تعالیٰ اپنے نبی سے کہتا ہے... انذر الناس یوم یاتیھم العذاب... آپ بھی ان کو اس عذاب سے ڈرائیں...

...انذرھم یوم الحسرۃ... آپ بھی ان کو حسرت والے دن سے ڈرائیں... انذرھم یوم الازفۃ... آپ ان کو قریب آنے والے دن سے ڈرائیں... فذلک یومئذ یوم عسیر علی الکافرین غیر یسیر ... وہ دن بہت سخت ہے بڑا تنگ ہے... یوم تشقق السماء بالغمام ونزل الملئکۃ تنزیلا... آج فرشتے آرہے ہیں آسمان پھٹ رہا ہے...

...الملک یومئذ ن الحق للرحمن و کان یوما علی الکافرین عسیرا... آج کا دن سخت اللہ کی حکومت...ویوم یعض الظالم علی یدیہ ... آج آدمی اپنے ہاتھ کو چبا جائے گا اپنے دانتوں سے... اور چباتے چباتے پوری کہنی چبا جائے گا...یقول یلیتنی اتخذت مع الرسول سبیلا ...ہائے میں رسول کے راستے پر چلتا ... میں فلاں کی نہ مانتا فلاں کی مانتا...

اب ایک دوسرے کو گالیاں دیں گے ...یلعن بعضھم ببعض ... ان کی پکار ہوگی ہائے...یا ویلتیٰ ... یہ نبوت کا درد ہے لوگوں کو اللہ کے عذاب سے بچایا جائے... یہ ختم نبوت کا درد اللہ تعالیٰ ہمیں نصیب فرما دیں... کہ انسان جہنم سے بچ جائے اور جنت میں جانے والا بنے...

بداعمال شخص اور عذاب قبر

میرے اپنے قریبی گاؤں کا واقعہ ہے... وہاں ایک زمیندار مرگیا... اس کے لئے قبر کھودی گئی... تو قبر کالے بچھوؤں سے بھر گئی... اسے بند کر کے دوسری قبر کھودی گئی... لحد بنائی گئی تو وہاں پر بھی کالے بچھوؤں سے قبر بھر گئی... تین قبریں بنیں... تو تینوں قبروں کا یہی حال ہوا...

یہ زمین کے بچھو نہیں ہیں... بلکہ یہ اس کی بداعمالیوں کے بچھو ہیں... یہ اللہ تعالیٰ کبھی کبھی پردہ اٹھا کر دکھلاتا ہے... اسی طرح ہم سب سے اللہ کہتا ہے... کہ ذرا سنبھل کر چل... سب سے بڑا محسن دنیا کا اس وقت کون ہے... جوان کو دوزخ سے بچالے... وہ محسن نہیں ہے کہ روٹی پہ لڑا دیں... زمین پہ لڑا دیں... کپڑے پہ لڑا دیں....

محسن وہ ہے جو دنیا والوں کو دوزخ سے بچالے... تبلیغ دنیا کو جہنم سے بچانے کی محنت کا نام ہے... یہ ہمارے نام لکھوانے سے لازم نہیں... ختم نبوت کا عقیدہ دل میں قرار پکڑا... تو ساتھ ہی تبلیغ ذمہ ہوگئی... اگر ہمارے ذمہ نہیں... مسلمان کے ذمہ نہیں... تو پھر آپ بتادو کس کے ذمہ ہے؟...

ہم نے کاروبار کو نہیں چھوڑا... دوکان کو نہیں چھوڑا... زمین کو نہیں چھوڑا... بیوی بچوں کو نہیں چھوڑا... گھر کو نہیں چھوڑا... اگر چھوٹی موٹی آگ لگ جائے تو

فائر بریگیڈ کا انتظار ہوتا ہے... اگر پورے محلہ میں آگ لگ جائے تو ہر آدمی بالٹی

لے کر بھاگتا ہے... ہر آدمی سمجھتا ہے کہ اگر فائر بریگیڈ کا انتظار کیا... تو پورا شہر جل کر خاک ہو جائے گا...

اب جب کہ پوری دنیا میں نافرمانی کی آگ لگ چکی ہے... ہر ایک کو بھاگنا ہوگا... ہر ایک سے منت کرنا ہوگی... تب جا کر لوگوں میں اللہ کی طرف رجوع نصیب ہوگا... ورنہ سارے اعمال ایسے ہیں... جو اللہ کے عذاب کو دعوت دے رہے ہیں....

ایصال ثواب کی برکت سے عذاب سے نجات

ایک بزرگ مطرفہ بن شخیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں... میں نے ایک رات خواب میں دیکھا کہ... ایک قبرستان ہے اور لوگ کچھ چیز چننے میں مصروف ہیں... لیکن ایک بزرگ علیحدہ ہو کر بیٹھے ہوئے ہیں... میں نے ان سے پوچھا کہ یہ لوگ کیا چن رہے ہیں؟...

تو انہوں نے کہا... کسی گزرنے والے نے گزرتے ہوئے کچھ تلاوت کا ثواب ایصال کیا ہے... اور یہ لوگ وہ چن رہے ہیں... میں نے کہا آپ ان کے ساتھ ثواب کیوں نہیں چنتے؟... انہوں نے کہا مجھے ضرورت نہیں... کیونکہ مجھے تھوک کے حساب سے روزانہ ثواب پہنچ جاتا ہے... میں نے کہا آپ کو کیوں ضرورت نہیں... اور آپ کو اتنا ثواب روزانہ پہنچتا ہے... اور کیسے پہنچتا ہے؟....

انہوں نے کہا میرا ایک بیٹا حافظ قرآن ہے... جو فلاں بازار میں مٹھائی کی

دوکان پر مٹھائی کا کاروبار کرتا ہے... اور وہ سارادن اپنے کاروبار کے ساتھ ساتھ ... ایک قرآن مجید مکمل پڑھ کراس کا ثواب مجھے ایصال کرتا ہے... اس لئے مجھے چننے کی ضرورت نہیں پڑتی ہے... اور انہیں ثواب چننے کی ضرورت ہے... یہ چنتے ہیں اور میں علیحدہ بیٹھ کران کودیکھتا ہوں....

اگلے دن یہ اٹھے... اور بازار میں گھومتے گھومتے وہاں تک پہنچے تو دیکھا کہ ایک نوجوان ہے... جومٹھائی بیچ رہا ہے... اور ساتھ قرآن پڑھ رہا ہے... کہا بیٹے کیا پڑھ رہے ہو؟... اس نے کہا جی قرآن پڑھ رہا ہوں... کہا کتنا پڑھتے ہو؟... اس نے کہا ایک ختم روزانہ پڑھتا ہوں...

کہا اتنا کیوں پڑھتے ہو؟... اس نے کہا میرے باپ نے مجھ پر احسان کیا تھا... اس کا بدلہ چکانا چاہتا ہوں... مجھے قرآن دے گیا تھا... اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اس کے احسان کا بدلہ ہو جائے....

کئی سال گزر گئے... مطرف بن شخیر بڑے علماء میں سے ہیں... محدث اور مفسر ہیں... انہوں نے پھر خواب دیکھا وہی قبرستان... وہی مردے نکلے... اور وہ بابا جو بیٹھے ہوئے تھے... انہیں دیکھا کہ وہ بھی چنتے نظر آرہے ہیں....

جب ان کی آنکھ کھلی تو خیال آیا کہ کچھ ہو گیا ہے... نماز کے بعد بازار میں گئے... تو دیکھا دوکان بند پڑی ہے... تو کہا یہ مٹھائی والا کہاں گیا؟... بتایا گیا کہ جی وہ انتقال کر گیا ہے... تو جو پیچھے سلسلہ چل رہا تھا ایصال ثواب کا... وہ بند ہوا تو بابا جی بھی چننے والے بن گئے....

ایک دن اعمال صالحہ اور اعمال بد کا حساب ضرور ہوگا

اللہ ایک طاقتور ذات ہے... جو اعلان کر رہا ہے... افنجعل المسلمین کالمجرمین ... کیا خیال ہے اپنے جاننے والوں کو اور نہ جاننے والوں کو تیرا رب برابر کردے گا؟... مالکم... کیا ہوگیا ہے تمہاری عقل کو... کیف تحکمون... یہ کیسے تم فیصلے کر رہے ہو... کون سی پنچائیت کا یہ فیصلہ ہے؟... کس عدالت کا یہ فیصلہ ہے؟...

ایک آدمی حلال میں اپنی روٹی مشکل سے پوری کر رہا ہے... ایک سود پر اپنا بینک بیلنس بناتا چلا جارہا ہے... گھروں پر گھر اور ملوں پر ملیں لگاتا چلا جارہا ہے ... کیا رب ان دونوں کو برابر کردے گا... ایک کو حلال کے پیسوں میں بچے کی دوائی میسر نہیں... ایک کو حرام کے پیسوں میں بچے امریکہ سیر کرنے جارہے ہیں... کیا ان کو اللہ کا قانون برابر کردے گا؟...

ایک رات کو اٹھ کر شراب پی رہا ہے... ایک رات کو اٹھ کر مصلیٰ بچھا کر... زمین کو اپنے آنسو پلا رہا ہے... کیا یہ دونوں برابر ہو جائیں گے... مالکم کیف تحکمون ... کیسے فیصلے کرتے ہو... کیا ہوگیا تمہیں... مالکم کتاب فیہ تدرسون... کیا تم پر کوئی اور قرآن آیا ہے؟...

جس میں یہ لکھا ہوا ہے کہ... رات کے شرابی اور تہجد گزار کو اللہ برابر کردے گا؟... سود والے اور بغیر سود والے کو اللہ برابر کردے گا؟... جھوٹے اور سچے کو اللہ

برابر کردے گا... نظر جھکانے والے اور نظر اٹھانے والے کو اللہ برابر کردے گا... قرآن سننے والے کو اور گانا سننے والے کو اللہ برابر کردے گا... گالی دینے والے اور دعا دینے والے کو اللہ برابر کردے گا...

...ام لکم کتاب فیه تدرسون ... کوئی کتاب تو مجھے دکھاؤ... جس میں میں نے لکھا ہو... کہ گالی دینے والا اور دعا دینے والا برابر ہے... شراب پینے والا اور سجدے میں گرنے والا برابر ہے... کہیں دکھاؤ تو سہی... کسی پنچائیت میں دکھاؤ... کسی انصاف کی عدالت میں دکھاؤ... کسی آسمانی کتاب میں دکھاؤ ... کسی اللہ کے بندے کا قول دکھاؤ... کہاں سے یہ فیصلہ کرکے لائے ہو... کہاں سے یہ فیصلہ اترا ہے...

...ام لکم کتاب فیه تدرسون... کون سی کتاب ہے جس میں یہ سب کچھ لکھا ہوا ہے... کہ اچھے اور برے کو برابر کردے گا...ام نجعل المتقین کالفجار ...نافرمان اور فرمانبردار برابر ہوجائے گا... نہیں نہیں... یہ دنیا فیصلے کہ جگہ نہیں ہے... یہ امتحان کی دنیا ہے... یہاں سچ بھی چلتا ہے جھوٹ بھی چلتا ہے...

جھوٹ سچ ٹکرائے گا... حق و باطل ٹکرائے گا... پاکدامنی اور بدکاری ٹکرائے گی... یہاں ظلم اور انصاف ٹکرائے گا... یہاں نیکی اور بدی اور بدکاری میں پنجہ آزمائی ہوتی رہے گی... کبھی یہ غالب کبھی وہ غالب... کبھی یہ جیتا... لیکن فیصلے کا جہان نہیں ہے... ایک جہان فیصلے کا آگے ہے... جس دن اللہ خود
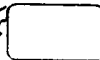
آئے گا...ان یوم الفصل کان میقاتا...وہ دن طے ہے...

اتباع رسول کا انعام

اللہ تعالیٰ نے جیسے اپنے قرآن کو محفوظ کیا...اپنے محبوب ﷺ کی زندگی کو محفوظ کیا...جنت چاہئے، محمدی بنو...دوزخ سے بچنا ہے، محمدی بنو...عزت چاہئے، محمدی بنو...ذلت سے بچنا ہے، محمدی بنو...برکت چاہئے، محمدی بنو...بے برکتی سے بچنا ہے، محمدی بنو...بلندی چاہئے، محمدی بنو...پستیوں سے بچنا ہے، محمدی بنو...عروج چاہئے، محمدی بنو...زوال سے بچنا ہے، محمدی بنو...

اولاد کی نیکی چاہتے ہیں، محمدی بنو...اولاد کی نافرمانی کا ڈر ہے، محمدی بنو...اللہ کی پکڑ سے بچنا ہے، محمدی بنو...دعاؤں کی قبولیت، محمدی بنو...زمین و آسمان کے غضب کے دروازے بند کروانا چاہتے ہو تو...محمدی بنو...

حقیقی عمل بذریعہ تبلیغ

ایک مرتبہ ایک مولوی صاحب کو میں اپنے ساتھ سال کے لئے لے گیا. میرے دوست تھے...میں ان کے گھر گیا اور ان کو دعوت دی...وہ تیار ہو گئے...پہلی تشکیل ہم نے اکٹھی کروائی...ہم بہاولپور گئے...وہاں ایک بستی تھی...میں نے بیان کیا...یہاں بیان کے بعد مطالبہ تھا...

اب کسی کو تیار کرنا کہ آپ نام لکھوائیں...اس کا بھی ایک طریقہ ہوتا ہے...

ان کو پتہ تو تھا نہیں.... پہلی مرتبہ آئے تھے.... ایک باباجی کو کہنے لگے.... باباجی تین چلے لکھواؤ..... اس نے ایک تھپڑ مارا..... کہا میں ہی نظر آیا ہوں تجھے تین چلے لکھوانے کو؟.... منہ میں میرے نہ دانت نہ میری آنکھ... کہتا ہے تین چلے لکھواؤ....

میں نے کہا لے بھائی مولوی صاحب تو گئے ہاتھ سے... میں نے اسی وقت دعا کروادی... کھانا وغیرہ کھلا کر میں نے پوچھا کیا حال ہے؟... کہنے لگا اس پر تو کوئی غصہ نہیں... تیرے اوپر غصہ ہے کہ ساری بے عزتی تیری وجہ سے ہوئی... نہ آتا نہ بے عزتی ہوتی... لیکن تھوڑی دیر بعد کہنے لگا... صبر کا آج پتہ چلا ہے... آج سے پہلے پتہ نہیں تھا... صبر کیا ہوتا ہے... یہ عملی مشق ہے... کتاب الصبر پڑھنے سے تو پتہ نہیں چلے گا...

سخاوت اور حیا کا انعام

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا قافلہ آیا... سو اونٹ لدے ہوئے تھے... یہ بڑے تاجر تھے... چھوٹے تاجر آئے پوچھا کیا دو گے؟... انہوں نے کہا... دس روپے کی چیز ہم بارہ روپے میں خرید لیں گے... کہنے لگے مجھے پیسے زیادہ لگے ہیں اور بڑھاؤ... کہنے لگے پندرہ میں خرید لیں گے... کہنے لگے نہیں مجھے پیسے زیادہ لگ چکے ہیں....

کہا اس سے زیادہ ہم نہیں دے سکتے... وہ پوچھنے لگے ہم سے زیادہ کس

نے لگائے ہیں... مدینے کے تاجر تو یہی ہیں جو ہم بیٹھے ہوئے ہیں... کہنے لگے تم سے پہلے اللہ نے لگا دیئے... تم میری دس کی چیز پندرہ میں لیتے ہو... وہ میری ایک کی چیز دس میں لیتا ہے... مدینے میں اس وقت قحط ہے... تو میں تم سب کو گواہ بناتا ہوں کہ میرا یہ قافلہ تجارت بمعہ اصل سرمائے کے... فقیروں کے لئے صدقہ ہے... اور سارا تقسیم کر دیا....

رات کو عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خواب دیکھا کہ... حضور ﷺ گھوڑے پر سوار ہیں... سبز پوشاک پہنی ہوئی ہے اور تیزی سے گزرے... انہوں نے گھوڑے کی لگام پکڑ لی... یارسول اللہ! کہاں تشریف لے جارہے ہیں؟... آپ سے ملنے کو جی چاہ رہا ہے...

فرمایا آج میں فارغ نہیں ہوں... یارسول اللہ! کیا وجہ ہے؟... کہا آج صبح عثمان نے جو اللہ کے ہاں صدقہ کیا تھا وہ قبول ہوگیا... اور جنت کی حور کے ساتھ اس کا نکاح اللہ نے کر دیا... اس کا ولیمہ کیا ہے... ہم سب کو ولیمے پر بلایا ہے... تمام انبیاء آج اس کے ولیمے پر جارہے ہیں... وہ مال بھی لگاتے تھے جان بھی لگاتے تھے....

قرآن کا ہم سے سوال: کیا خود بخود بن گئے؟

ایک سوال قرآن پاک اٹھاتا ہے... اور انداز بہت خوبصورت ہے... ام خلقوا من غیر شیء ... یہ سوال قرآن عورتوں سے بھی کرتا ہے اور مردوں سے بھی ... اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے... میرے بندو اور بندیو ایک بات تو بتاؤ... کیا تم اپنے آپ بن گئے ہو؟... یہ اسکول کی عمارت اپنے آپ بن گئی... یہ ایک سوال ہے...ام ھم الخالقون...یا تم نے اپنے آپ کو خود بنایا ہے؟...

پہلا سوال: کیا خود بخود بن گئے ہو؟... دوسرا سوال اپنے آپ کو تم نے بنایا ہے؟... تیسرا سوال...ام خلقوا السموات والارض... کیا زمین وآسمان اور جو کچھ ان کے درمیان ہے... یہ سب کچھ تم نے بنایا ہے؟... سوال اور بھی آگے چل رہے ہیں... لیکن میری بات سے متعلق یہاں پر یہی تین سوال ہیں....

...ام خلقوا من غیر شیء...اگر تو تم بنے ہو کسی بنانے والے کے بغیر... اپنے آپ جنگل کی بوٹی کی طرح اور راستے کے کیکر کی طرح... تو جو مرضی کرو... کوئی تم سے سوال وجواب نہیں... تم فارغ اور آزاد ہو... اگر تم نے اپنے آپ کو خو بنایا ہے... تو پھر بھی تم آزاد ہو... کوئی مسئلہ نہیں ہے... جو مرضی کرو...

خود بخود بن گئے ہو... تو بھی کوئی سوال نہیں... اپنے آپ کو خود بنایا ہے... تو بھی کوئی سوال نہیں...ام خلقوا السموات والارض ...اس زمین وآسمان میں موجود بکھری ہوئی چیزوں کو... اگر تم نے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے... تو ان کو

جیسے مرضی استعمال کرو...

پھر شراب کا حرام ہونا بھی ختم... پھر ہر چیز ختم...

پھر شادی اور زنا میں... کوئی فرق نہیں...

پھر پردہ اور بے پردگی میں... کوئی فرق نہیں...

پھر نماز پڑھنے اور نماز کے چھوڑنے میں... کوئی فرق نہیں...

پھر سچ اور جھوٹ میں... کوئی تمیز نہیں...

پھر پاکدامن اور آوارہ میں... کوئی فرق نہیں...

پھر حیاء اور بے حیائی میں... کوئی فرق نہیں...

پھر ظلم اور عدل میں... کوئی فرق نہیں... اگر تو تم نے اپنے آپ کو بنایا ہے... یا تم خود بخود بنے ہو... یا کائنات تم نے بنائی ہے... تو تمہارا رب کہتا ہے ... میں پیچھے ہو جاتا ہوں... اور تمہیں چھٹی دیتا ہوں... تم جو مرضی کرو...

اب ہم اس سوال کا جواب ڈھونڈتے ہیں کہ..... کیا کوئی چیز آج تک خود بخود بھی بنی ہے..... اور کائنات کی کوئی چیز... خود بخود وجود میں آگئی ہو...

ادھار دینا بے سکون ہونے کا ذریعہ

آج کل کاروباری الجھنیں ایسی ہیں... کہ اکثر کاروبار ادھار پر ہے... ادھار پر لیتے ہیں اور ادھار پر ہی دیتے ہیں... اور جس نے ادھار لینا اور دینا ہو... وہ گھر میں رہ کر بھی غیر حاضر ہوتا ہے... کیونکہ اس کا دل و دماغ حاضر ہی نہیں ہوتا... بلکہ اس کے اندر میں یہ بکھیڑے چل رہے ہوتے ہیں... کہ فلاں کو دینا

ہے... فلاں سے لینا ہے... نہ اسے بچے اچھے لگتے ہیں... اور نہ بیوی اچھی لگتی ہے... کیونکہ وہ اپنی حیثیت سے بڑھ کر کاروبار کر رہا ہے.....

اپنی چادر سے باہر قدم رکھا ہوا ہے... کام کا نظام ادھار پر چل پڑا ہے... ادھر لینے والے تنگ کر رہے ہیں... اور یہ اگلوں کو تنگ کر رہا ہے... اور یہ بیچ میں لٹکا ہوا ہے... تو اس کے دماغ کو تو اتنی فرصت نہیں کہ.. کچھ موت کی تیاری کی بات بتائے... کچھ ایمان کی بات بتائے... کچھ جنت کی بات بتائے... کچھ جہنم کی بات بتائے....

مولانا الیاسؒ کی تبلیغی محنت

مولانا الیاس رحمۃ اللہ علیہ نے... جب میواتیوں میں درس شروع کیا اور وہ مارتے تھے... گالیاں دیتے تھے... علماء نے کہا کہ مولوی الیاس نے علم کو ذلیل کر دیا... چونکہ کام وجود میں نہیں تھا... کسی کو پتہ نہیں تھا... علماء کہیں کہ یہ علم کی ذلت ہے....

مولانا الیاسؒ نے کہا:... ''ہائے میرا حبیب ﷺ تو ابوجہل سے مار کھاتا تھا... میں مسلمان کی منت کر کے کیسے ذلیل ہو سکتا ہوں... میں تو اللہ کے کلمہ کے لئے ذلیل ہو کر... عزت حاصل کرنا چاہتا ہوں... کہ اللہ کے کلمے کے لئے ذلت بھی عزت ہے...'' یہ ذلیل ہونا نہیں ہے... یہ عزت (والا) ہونا ہے....

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک خیمے میں گئے اور ان سے بات کی... انہوں نے
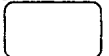
کہا ہمارا سردار آجائے... پھر تیرے سے بات کریں گے.... آپ ﷺ وہیں بیٹھ گئے انتظار میں... بجلۃ بن قیس القرش... قریشی نہیں وہ قبیلہ قشیر سے تھا... بجلہ بن قیس وہ آیا... اس نے کہا یہ کون ہے؟... انہوں نے کہا... یہ وہی قریشی نوجوان ہے جو کہتا ہے... میں اللہ کا نبی ہوں اور کہتا ہے... مجھے پناہ دو میں اللہ کا کلمہ پہنچانا چاہتا ہوں....

جہنمیوں کے حالات

جہنمیوں کی شلواریں تارکول کی ہیں... ان کے کپڑے دوزخ کی آگ کے ہیں... ان کی ٹوپیاں اور دوپٹے آگ کے ہیں...

...**سرابیلھم من قطران**... تارکول کی شلواریں...

...**قطعت لھم ثیاب من نار**... آگ کے کرتے...

...**تخشی وجوھھم النار**... آگ کے دوپٹے اور ٹوپیاں...

...**یسقی من ماء صدید**... کھولتا پیپ کا پانی...

...**یتجرعہ ولایکاد یسیغہ**... وہ پانی اتنا گرم ہوگا کہ جب وہ مرد و عورت منہ کے قریب کریں گے... تو ان کے چہرے کی کھال ادھڑ کر اس کے اندر گر جائے گی... اس کے باوجود وہ پئیں گے...

یہ چائے ذرا گرم پئیں... تو کبھی ہونٹ جل جاتا ہے کبھی تالو جل جاتا ہے ... کبھی زبان جل جاتی ہے... اور ایسا چھالا بنتا ہے کہ کئی کئی دن تک ٹھیک نہیں ہوتا

... یہ ایسا کھولتا پانی ہے... کہ جس کا ایک ڈول سات سمندر میں ڈال دیں... تو سارے سمندر ابلنے لگ جائیں... یہ پانی اس کے اندر جائے گا...

وہ بہت خوفناک حالت ہوگی.. وہ تنگ آ کر کہیں گے... یا مالک ... اے مالک اپنے رب سے کہو کہ ہمیں موت دیدے... ہمیں ختم کر دے... تو اس کے جواب میں وہ کہیں گے... انکم ماکثون... اب موت گئی... لقد جئنکم بالحق... ولکن اکثر اکم للحق کارھون... ہم نے تمہیں دنیا میں بتایا... تم نہ مانے... اب تو یہ ذائقہ چکھنا پڑے گا... اب یہ سارے پریشان ہیں...

پھر کہیں گے کہ چلو پھر درخواست دو... کہ جب مرنا نہیں تو تھوڑا سا عذاب ہی کم ہو جائے... ادعوا الی ربکم یخفف عنا یوما من العذاب... اللہ سے کہو کہ ہمیں تھوڑا سا عذاب کم کر دے... وقال الذین کفروا لخزنة جهنم ... دوزخ سے کہیں گے تھوڑا عذاب کم ہو جائے... وہ کہے گی... اولم تاتیکم رسلکم بالبینات ... تمہیں کوئی بتانے آیا تھا؟... قالوا بلی... بتانے آئے تھے پر ہم نے نہیں مانی... وما دعاء الکافرین الا فی ضلال... اب تمہاری کوئی نہیں سنے گا پڑے رہو...

اب یہ سارے مل کر بیٹھیں گے کہ اب کیا کریں؟... کہیں گے اب اس اللہ کو پکارو... تو سارے اللہ کو پکاریں گے... یا ربنا ... یا ربنا ...یا ربنا... ہزاروں سال گزر جائیں گے ... اور جواب نہیں آئے گا... ہزاروں سالوں کے بعد اللہ پوچھیں گے کیا کہتے ہو؟... کہیں گے... غلبت علینا شقوتنا وکنا

قوما ضالین... یا اللہ تیری نافرمانی کر بیٹھے... اب ہمیں معاف کردے... ہمیں باہر نکال دے... اب تیری نافرمانی نہیں کریں گے...

تو اس کا جواب آئے گا... **قال اخسوا فیھا ولا تکلمون** ...اپنی بکواس بند کرو... اور مجھ سے کوئی بات نہ کرے... اس کے بعد اللہ تعالیٰ جہنم کے فرشتے سے کہے گا کہ دوزخ کو تالا لگادو... نہ اس سے کوئی باہر نکلے اور نہ کوئی اندر جائے... تو جو یہ تالا لگے گا... یہ ہمیشہ کے لئے مرد و عورت دفن ہوں گے آگ کے اندر... مرجاتے تو بڑی آزادی تھی... مگر یہ مریں گے نہیں...

اور پھر کیا ہوگا؟... قرآن میں دوزخ والوں کے لئے سب سے شدید آیت ہے... فذوقوا فلن نزیدکم الا عذابا ... چکھو اس عذاب کو... یہ ہمیشہ بڑھتا رہے گا... یہ کم نہیں ہوگا... اللہ کی قسم! بڑی غفلت میں ہے دنیا... حد ہوگئی غفلت کی... تو یہ ایسا خوفناک راستہ ہے....

ظاہر کے ساتھ باطن کو بھی بناؤ

جیسے ہم اپنے ظاہر کو مزین کرنے کی فکر میں رہتے ہیں... اللہ تعالیٰ کہتا ہے... میرا بندہ دل کو میرے لئے مزین کرلے... صفائی پسند ہونا انسان کی فطرت ہے... انسان حسن پرست ہے... طبعی طور پر... اس لئے تو اللہ تعالیٰ نے اتنی کائنات بنادی خوبصورت....

یہ صرف اللہ تعالیٰ نے انسان کے ذوق کی تسکین کے لئے نظام نکالا ہے... ایسے ہی سیدھا سادھا ایک ڈبہ بنا کے کھڑا کردیتا... چار دن تو رہنا ہے...

کیوں اتنا نظام چلایا... ایسے خوشنما پرندے... ایسی ان کی خوبصورت پیاری آوازیں... ایسی دنیا کی وادیاں... ایسے موسم... ایسے بادل... ایسی قوس وقزح کا رنگ....

یہ سب کچھ ان کی آنکھوں کی تسکین کے لئے ہے... اللہ خود جمیل ہے... جمال کو پسند کرتا ہے... تو اب ہم شکلوں سے تو اس کی نظر میں جمیل بن نہیں سکتے... تو اللہ کہتا ہے یہ اپنا دل خوبصورت بنا... یہ میرا عرش ہے...

ٹوٹا ہوا دل اللہ کا عرش ہے

اس عرش (دل) پہ میرا جلوہ اترتا ہے... اس دل کو خوبصورت بنالو... تو پھر اس میں آجو نہ زمین میں آتا ہوں... نہ آسمان میں آتا ہوں... میں اسے اپنا مسکن بنالوں گا... اور تیرا دل میرے عرش سے زیادہ روشن ہوگا... عرش سے زیادہ وسیع ہوگا....

عرش تو اللہ کی ایک تجلی نہیں سہہ سکتا... جل کے راکھ ہو جائے... اور یہ دل ساری تجلیاں پی جائے گا... اس لئے کہا... انا عند المنکسرۃ قلوبھم... ٹوٹے دل میرے عرش ہیں... میں ان میں رہتا ہوں... تو اس دل کو اللہ کے لئے بنالیں... یہ دل اللہ کے لئے فارغ ہو جائے...

ہر تمنا دل سے رخصت ہوگئی
اب تو آجا، اب تو خلوت ہوگئی

ساری دنیا ہی سے وحشت ہوگئی
اب تو آجا، اب تو خلوت ہوگئی

پوری ایک نظم ہے ان کی اس وزن پر... حضرت تھانویؒ نے کہا اگر میرے پاس ایک لاکھ روپے ہوتے... تو آپ کو اس ایک شعر پہ انعام دے دیتا... تو دل کو فارغ کردو... کہ اے اللہ! اپنا تعلق دے دے... اپنا آپ دے دے... اپنی محبت دے دے....

سائل کے لئے گھر خالی کردیا

ابوامامہ باہلی رحمۃ اللہ علیہ کے در پر سائل آیا... تو ان کے پاس تین درہم رکھے ہوئے تھے... انہوں نے سارے اٹھا کر اس کو دے دیئے... ان کا روزہ تھا... ان کی عیسائی باندی کہتی ہے کہ مجھے بڑا غصہ آیا... کہ اللہ کے بندے نے سارے اٹھا کر دے دیئے... نہ اپنے لئے کچھ چھوڑا نہ میرے لئے کچھ چھوڑا... روزہ بھی ہے... یہ مصیبت خانہ خود بھی بھوکا مرا... مجھے بھی بھوکا مارا...

عصر کا وقت آیا تو مجھے رحم آیا... میں نے کہا کہ اللہ کا نیک بندہ ہے... تو چلو اس کے روزے کا انتظام کروں... تو پڑوسن سے ادھار لے کر آئیں... اور ان کے لئے افطاری تیار کی... پھر ان کا بستر ٹھیک کرنے لگی... جب سرہانہ الٹا تو اس میں تین سو دینار پڑے ہوئے تھے... کہنے لگی اچھا... اس لئے سارا صدقہ کردیا... چھپا کر رکھے ہوئے ہیں... اور مجھے بتایا نہیں....

جب شام کو واپس آئے تو کہنے لگی... اللہ کے بندے مجھے تو بتا دیتے کہ یہاں پیسے پڑے ہوئے ہیں... میں پڑوسن سے ادھار لے کر آئی ہوں... میں انہی پیسوں کا سودا لے آتی... کہنے لگے کہ کون سے پیسے؟... کہنے لگی کہ وہ جو سرہانے کے نیچے تھے... کہنے لگے اللہ کی قسم! ایک پیسہ بھی نہیں تھا... وہ کہتی کہ کہاں سے آئے؟... کہنے لگے میرے رب کی طرف سے آئے... اور کہاں سے آئے... تو ہماری عورتیں بچوں کو بھی اس پر لگائیں....

جان دو عالم ﷺ کا حلیہ مبارک

ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنا کپڑا سی رہے تھے... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا چرخہ کات رہی... اتنا اپنی زندگی کو آسان کر کے پیش کیا... کہتے: عائشہؓ میرا کرتہ ٹھیک کر کے دے تو کیسی میری بیوی ہے... میرا کرتہ ٹھیک کر کے دے... دونوں میاں بیوی بیٹھے... حضرت عائشہؓ چرخہ کات رہیں... اور آپ ﷺ اپنا کرتہ سی رہے... تو آپ ﷺ کے ماتھے پہ پسینہ چمکنے لگا... تو وہ تو آپ ﷺ کے چہرے پہ نور رہتا تھا...

ازھر اللون... آپ ﷺ کا رنگ چمکتا تھا۔

واسع الجبین... پیشانی کشادہ تھی۔

عظیم الھامہ... سر آپ ﷺ کا خوبصورت اور بڑا تھا۔

ضلیع الفم ... آپ ﷺ کے ہونٹ بڑے پتلے پتلے... موٹے نہیں اور

بڑی خوبصورتی کے ساتھ تراشے ہوئے... نہ بہت چوڑا نہ تنگ... چوڑائی کی طرف مائل چہرہ... منہ چوڑائی کی طرف مائل...

اقنی العرنین... آپ ﷺ کی یہ ناک کی جگہ اوپر اٹھی ہوئی تھی... اور آگے سے باریک تھا...

یعلوہ نور... یہاں ایک نور چمکتا رہتا تھا... پہلی دفعہ نظر پڑتی تو لگتا... **الشم**... کہ آپ ﷺ کی ناک بلند ہے... قریب سے دیکھتے تو پتہ لگتا کہ نہیں ناک برابر ہے... اس پر ایک نور کی چمک ہے...

ادعج... آنکھیں آپ ﷺ کی کالی سیاہ، اندر سے...

اشکل العینین... اور آنکھیں آپ ﷺ کی لمبی تھیں... لمبی آنکھیں... موٹی اور لمبی اور پتلی سیاہ اور سفیدی میں سرخ ڈورے تھے...

اھدب الاشفار... آپ ﷺ کی پلکیں لمبی تھیں... دراز پلکیں تھیں آپ ﷺ کی، اور... **ازج الحواجب**... یہ جو اوپر بھنویں تھی کمان کی طرح ایسے چھائے ہوئے تھے، باریک... **من غیر قرن**... جڑے ہوئے نہیں تھے...

بعضوں کے یہاں بال ہوتے ہیں... آپ ﷺ کے یہاں (دونوں آنکھوں کے درمیان) بال نہیں تھے.. یہاں ایک رگ تھی... **بینھما عرق یدرہ الغضب**... یہاں ایک آپ ﷺ کے رگ تھی... جو غصے میں ابھر آتی تھی...

سھل الخدین... گال آپ ﷺ کے نہ جھکے ہوئے تھے... نہ ایسے اٹھے ہوئے تھے... بلکہ بڑے خوبصورت برابر کے ساتھ تھے...

کث اللحیۃ... ڈاڑھی آپ ﷺ کی گھنی تھی...

ازھر اللون... چمکتا رنگ تھا... جیسے کلی ہوتی ہے ناں... کلی...

اس میں لطافت بھی ہوتی ہے... چمک بھی ہوتی ہے تو کلیوں جیسی آپ ﷺ کے چہرے میں لطافت تھی... اور کلیوں جیسا آپ ﷺ کا کھلتا ہوا رنگ تھا... تو ایک نور چمکتا تھا اس میں...

مفلج الاسناق براق الثنایا... جب کبھی آپ ﷺ مسکراتے تھے... تو دیواروں پر بھی جا کے اس کی چمک پڑتی تھی... اور یہاں سے آپ ﷺ کے دانتوں کے درمیان ہلکا ہلکا خلا تھا... بہت خوبصورت طریقے کے ساتھ... مفلج الاسنان ...اور... اشـــــنـــــب... آپ ﷺ کے دانت موٹے موٹے نہیں تھے... بڑے خوبصورت تراشے ہوئے اور چمکتے ہوئے... جب آپ ﷺ مسکراتے تھے تو یوں لگتا تھا جیسے بجلیاں کوندرہی ہوں... اسی طرح تھے...

تو آپ ﷺ کے ماتھے پہ پسینہ جو آیا تو وہ چمکنے لگا... وہ نور ایسے چمکنے لگا... تو حضرت عائشہؓ نے یوں دیکھا... آپ ﷺ نے کہا کیا دیکھ رہی ہو؟... کہا آپ ﷺ کے ماتھے پہ پسینہ آیا ہوا ہے... ایسے چمک رہا ہے کہ... اگر آج ابوالکبیر الہذلی ہوتا تو اسے پتہ چلتا... کہ جو اس نے شعر کسی کی شان میں کہا ہے... آپ ﷺ اس کے زیادہ حقدار تھے... آپ ﷺ نے کہا کیا... تو انہوں نے کہا...

و اذا رأیت الیٰ اسرۃ وجھہ

برقت کبرق العارض المتھلل

''جب میں اس کے ماتھے پہ نظر دوڑاتا ہوں... تو مجھے یوں لگتا ہے... جیسے آسمان پہ بجلیاں چمک رہی ہوں۔''

تو وہ آپ ﷺ کے پسینے کے قطرے ایسے چمک رہے ہیں... جیسے آسمان پر بادل میں سے بجلیاں چمکتی اور کوندتی ہیں... تو حضور ﷺ نے فرمایا:...ما سررت منی کسرور منک... تیرے اس شعر سے مجھے جتنی خوشی ہوئی... وہ کبھی نہیں ہوئی...

علم بغیر عمل کے بوجھ ہے

میں نے کہا ہم نے بہت پڑھا ہوا ہے... ہمیں بہت پتہ ہے... بوعلی سینا ایک دفعہ ابوسعیدؒ سے ملنے گئے... تو بعد میں کسی سے پوچھنے لگے... کہ میرے بارے میں کیا کہہ رہے تھے... تو اس آدمی نے کہا تیرے بارے میں کہہ رہے تھے... ''اخلاق ندارد''...

بوعلی سینا بہت متکبر آدمی تھا... منطق پڑھ پڑھ کر لوگ ایسے ہی ہو جاتے ہیں... اسی لئے میں منطق کے خلاف ہوں... کہ یہ تو آدمی کے دماغ کو ہی الٹا کر دیتی ہے... بوعلی سینا موت سے تین دن پہلے اس بات کا قائل ہوا کہ عالم حادث ہے... ورنہ وہ عالم کے ازلی ہونے کا قائل تھا...

تو لوگوں نے بتایا کہ وہ کہہ رہے تھے کہ بداخلاق ہے... بوعلی سینا نے کہا کہ انہوں نے میری کتابیں نہیں پڑھیں... جو میں نے اخلاق پر لکھیں ہیں... بوعلی سینا

نے بہت سی کتابیں لکھی ہوئی ہیں... پھر کسی نے ابوسعیدؒ سے ذکر کیا... کہ بو علی سینا یوں کہہ رہے تھے... کہ میری اخلاق پر لکھی ہوئی کتابیں تو پڑھیں...

تو ابوسعیدؒ نے فرمایا کہ میں نے کب کہا تھا... کہ ''اخلاق ندانند''... میں نے کہا تھا ''اخلاق ندارد''... ایک ہوتا ہے ''ندانند'' جس کا مطلب ہوتا ہے جاننا... ایک ہوتا ہے دارد جس کا مطلب ہوتا ہے رکھنا... تو میرا مطلب یہ تھا کہ اخلاق اس کے پاس نہیں ہے... لکھنے کو جتنی مرضی کتابیں لکھ لے....

آج وقت ہے واپس لوٹ آؤ

میرے بھائیو! اس سے بڑا ظلم اس نسل پر نہیں ہوگا... کہ ہم فکری طور پر گمراہ ہو چکے ہیں... عملی گمراہی تو بہت عرصے سے تھی... لیکن فکری گمراہی پچھلی صدی سے شروع ہوئی ہے... عملی طور پر کمی بیشی ہر دور میں ہوتی رہی ہے... اور پچھلے قریبی دور میں زیادہ ہوگئی ہے... لیکن پچھلی صدی میں ہم فکری طور پر شکست کھا گئے...

اور نظریاتی طور پر ہمارا سفینہ ڈوب گیا... اور ہم وہ کشتی بن گئے جس کے بادبان پھٹ چکے ہوں... اور جس کے پیندے میں سوراخ ہو چکے ہوں... اب بڑے سے بڑا ملاح... اور بڑے سے بڑا کھیوں ہارا... اس کشتی کو کنارے سے نہیں لگا سکتا... اب اس کے مقدر میں موجوں کے رحم و کرم پہ چلنا ہے... وہ الٹی چلیں گی تو کشتی الٹی چلے گی... وہ سیدھی چلیں گے تو کشتی سیدھی چلے گی....

اس کی اب ذاتی کوئی منزل بھی نہ رہی... یہ وہ سفینہ ہے اور اس کشتی کے وہ مسافر ہیں جن کا کوئی گھاٹ نہیں ہے... جن کی کوئی منزل نہیں ہے... بلکہ موجیں جہاں پھینکیں گی وہاں پھنک جائیں گے... ڈبوئیں گی تو ڈوب جائیں گے... کسی گھاٹ پہ اتار دیں... ان کے اپنے ذاتی اختیار اور ارادے سلب ہو چکے ہیں....

تو یہ سب سے بڑی اس وقت ہم پہ آفت ہے... کہ بسنت منانا... ناچنا... کودنا... یہ بظاہر چھوٹی چھوٹی چیزیں ہیں... لیکن اپنی ذات میں یہ بہت بڑے گناہ ہیں... جس قوم کا ایک بچہ نہیں کروڑوں بچے رات کو بھوکے سوتے ہوں... وہ قوم چھت پہ چڑھ کر ایک ہی رات میں کروڑوں روپے کو آگ لگا دے... اس سے بڑا غافل... اور نادان کون ہوسکتا ہے...

مجھے اتنا صدمہ ہوا... کہ یہ جو پچھلے دنوں کرکٹ کے بارے میں جس کو دیکھو غمگین ہے... تو پھر میرا غم اور بڑھ گیا... میرا رونا اور بڑھ گیا... کہ جو قوم اچھل کود پہ تو غمگین ہو... لیکن لاکھوں بچے رات کو بھوکے سو جائیں... تو نہ کسی مالدار کے ماتھے پہ بل پڑے... نہ کسی غریب کی ہائے نکلے...

امت کی گمراہی اور ہماری بے فکری

فیصل آباد کے پچانوے فیصد مرد وعورت... پانچ میں سے ایک نماز بھی ادا نہ کریں... اور بغیر نماز پڑھے ان پر صبح چڑھے... اور بغیر نماز پڑھے ان پر شام آئے... انہی صبحوں اور شاموں میں... ان کی زیست کارواں چل رہا ہے... اور ایک آنکھ بھی اشک بار نہ ہو...

لاکھوں عورتیں بازار میں بے پردہ ہوکر جارہی ہوں... اور کسی کی ہائے نہ نکلی ہو... سارے بازار میں دکاندار جھوٹ پہ سودا بیچ رہے ہوں... اور عدالتوں کے قلم چند لاکھ پہ فروخت ہو رہے ہوں... اور وکیل زانی کو پناہ دینے کے لئے اپنا علم استعمال کررہا ہو... اور ظالم کو بچانے کے لئے چھوٹے اور بڑے استعمال ہو رہے ہوں... اس پہ کوئی نہ رویا... کوئی غمگین نہ ہوا....

کسی کو غم نہ ہوا... اور ایک بدبخت ٹیم کے ہارنے پر سارے غمگین... تو ... نے کہا اس قوم کو ایٹم بم مارنے سے بھی کوئی فائدہ نہیں... ایسے ہی ایٹم بم ... ب کرنا ہے... یہ تو پہلے ہی مرچکے ہیں... یہ قوم مرچکی ہے....

یہ معاشرہ مرچکا ہے... جس معاشرے کے اقدار... اس قدر پستی کا شکار ہوجائیں... کہ وہ کھیل کود کو عزت وذلت کا معیار قرار دیں... اور پھر اس زمانے کا کھیل... جب خون پانی کی طرح سستا ہوکر بہہ رہا ہو....

عزتیں سربازار نیلام ہورہی ہوں....

اور دوپٹے پھٹ کے تار تار ہو چکے ہوں....

اور مسجدیں ویران ہو چکی ہوں....

اور سود کی بلڈنگیں سرعام دعوت نظارہ دے رہی ہوں....

اور بازار میں ناچنے والی مسلمان کی بیٹی ہو....

اور دیکھنے والے بھی مسلمانوں کے بیٹے ہوں....

نچانے والے بھی مسلمان ہوں....

طبلے والے بھی مسلمان ہوں....

تھاپ پہ گھنگھرو کی چھن چھن کو وجود دینے والی بھی مسلمان بچی ہو... اور پھر یہ سب کچھ سرعام ہو رہا ہو... اور کوئی آنکھ اشکبار نہ ہو... کسی کی ہائے نہ نکلی ہو... کوئی بھی نہ تڑپا ہو... اور اس بدبخت گیم... اور کھیل پر لوگ غمگین اور پریشان ہوں....

میں اگر خون کے آنسو کہیں سے لاؤں.. اور ان سے رونا چاہوں... تو بھی اس قوم کا نوحہ نہیں مکمل ہو سکتا... میرے اور آپ کے آنسوؤں سے سفینے چل پڑیں... پھر بھی اس قوم کی بدبختی کا نوحہ نہیں رویا جا سکتا....

آؤ مل کر توبہ کریں

میرے بھائیو! ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ اللہ سے ڈرو... کیسے ڈرو؟... توبہ سے... توبہ پچھلے گناہ دھو دے گی... اگلی راہ کھول دے گی... پچھلے پر توبہ کرو... اتنی تو میری مانو... کہ آج ہم سب مل کر توبہ کریں... یہ میرا کوئی ناجائز مطالبہ ہے؟...

میرے بھائیو! اگر آج توبہ کرلیں... تو میرے بھائیو! عرش تک دھوم مچ جائے... نقارے بج جائیں... آسمان پر چراغاں ہو جائے... فرشتے جھوم جھوم اٹھیں... اللہ کے نبی کی روح کو بھی قرار آجائے... کہ آج میرے اتنے ہزار امتیوں نے توبہ کرلی....

میرے بھائیو!.... جب اللہ اتنا کریم ہے تو آج نیت تو کرو.... یا اللہ! توبہ... ارے بولو تو سہی بھائی... ہم آج توبہ کرلیں... کرلی کہ نہیں؟... اب خوشخبری سنو... مجھے پتہ نہیں کہ کس نے سچی کی... کس نے منہ زبانی کی... لیکن جس نے سچی توبہ کی ہے... مجھے اس رب کی قسم جس نے آسمان کی چھت کو تانا... زمین کے فرش کو بچھایا... چاند کو گھٹایا اور بڑھایا... رات کو اندھیرا بخشا... دن کو اجالا بخشا....

مجھے اس ذوالجلال والاکرام کی قسم!... جو اس وقت سچی توبہ کر چکے ہیں... انہیں مبارک ہو... آج اس وقت وہ ایسے ہیں... کہ ابھی ماں کے پیٹ سے پیدا

ہوئے ہوں... موج کرو... تمہارے الٹے ہاتھ والی فائل اللہ نے پھاڑ دی... پھینک دی... یہ فرشتے کی تیس سالہ محنت ضائع ہوگئی... ساری فائل اللہ نے پھاڑ دی... جلادی... اور فرمایا نئی لگادو... مبارک ہوان کو جنہوں نے سچی توبہ کی....

اب جنہوں نے جھوٹ موٹ کی ہے وہ اب سچی توبہ کرلیں... معاملہ پاک ہوجائے... صاف ہوجائے... اب کیا ہوا؟... گناہ معاف ہوگئے مگر حقوق باقی... سو روپیہ دبالیا... سو روپے کی چوری معاف ہوگئی... سو روپے ادا کرنا باقی ہیں... نماز چھوڑی... نماز کا چھوٹنا یہ جرم معاف... نماز کی ادائیگی باقی... اس لئے کہہ رہا ہوں سارے معاف ہوگئے... ہاں حقوق ہیں... ان کی ادائیگی رہ گئی... جرم معاف ہوگیا....

ماں باپ کو ستانا کبیرہ گناہ ہے

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:... شرک کے بعد سب سے کبیرہ گناہ ماں باپ کو دکھ دینا ہے... اور ماں باپ کی نافرمانی ہے... یہ آج گھر گھر میں ہورہا ہے... جبرائیل علیہ السلام نے ایک دن پوچھا: یارسول اللہ! قیامت کب آئے گی؟... تو آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کو پتہ کب آئے گی...

تو جبرائیل امین نے فرمایا... جب آپ دیکھیں کہ ماؤں کے ساتھ اولاد نوکر جیسا سلوک کررہی ہو... تو سمجھ لیں کہ قیامت کے نقارے پہ چوٹ پڑنے والی ہے... یہ وہ دوسری بنیاد ہے جو بالکل ٹوٹ چکی ہے....

ماؤں کے آنسو... باپ کے صدمے اور ہائے... عرش ہلا رہے ہیں... لیکن اولاد کے کانوں میں ایسا ڈھکن پڑ چکا ہے... موسیقی نے ان کے کانوں کو اتنا گندا کر دیا ہے... اور سکرین نے ان کی آنکھوں کو اتنا اندھا کر دیا ہے... کہ نہ انہیں ماں باپ کی ہائے سنائی دیتی ہے... نہ ان کے کربناک چہرے دکھائی دیتے ہیں... اور وہ بد بخت صرف اپنی خواہش کے غلام ہیں... یہ قیامت کے دن بدترین شکل میں اٹھائے جائیں گے....

توبہ پر ہر چیز معاف ہو جاتی ہے... لیکن اگر توبہ نہ کی تو ان کی خیر نہیں ہے... اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا... ایک گناہ ایسا ہے جس کی سزا دنیا میں بھی ملے گی... اور آخرت میں بھی ملے گی... باقی گناہ اوپر ہیں... لیکن ایک گناہ ایسا ہے جس کی سزا یہاں بھگت کر مرنا ہوگا... اور وہ ماں باپ کی نافرمانی ہے... تو یہ ہماری دوسری بنیاد ہے... جس پر ہمارا معاشرہ تشکیل پاتا ہے اور بنتا ہے....

دین کے لئے قربانی دینے پر اللہ کا سلام

بھائیو! ان کے پیچھے چلیں... جن کے پیچھے چل کے منزل ملتی ہے... یہ تین سو ساٹھ بتوں کے پجاریوں کو دیکھو... کہاں اللہ تعالیٰ نے پہنچایا ہے... اللہ کے دروازے پہ حاضری دینے کے لئے... ابوبکر رضی اللہ عنہ کیا کرتے... چار دکانیں تھیں تو چالیس بنا لیتے... اس سے زیادہ کیا کرتے... لیکن جب سب کچھ لگا دیا... تن... من... دھن... اپنے آپ کو قربان کر دیا....

اور یہ خدیجہ رضی اللہ عنہا... نہ ساتھ دیتیں تو کیا ہوتا؟... کتنی مالدار مکے کی عورتیں مرگئیں... کیا ہوا جب سب کچھ لگا دیا... تو جبرائیل کو اللہ نے دوڑایا... کہ جاؤ خدیجہ کو میرا اسلام پیش کرو... پہلی دنیا کی خاتون... پہلی ہستی... دنیا کی... نبیوں کے بعد... جس کو اللہ نے سلام پیش کیا... خدیجہ رضی اللہ عنہا....

ابوبکر رضی اللہ عنہ اور اللہ کا سلام

اس کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ ہے... جس کو تبوک کے موقع پر اللہ نے سلام پیش کیا... ادھر جب خدیجہ رضی اللہ عنہا کا گھر خالی ہوا... تو اللہ نے سلام بھیجا... ادھر جب تبوک میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کا گھر خالی ہوا... تو اللہ نے سلام بھیجا... بتاؤ انہیں بچے نظر نہیں آتے تھے....

مقابلہ رہتا تھا نا... تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا آج تو میں بڑھ جاؤں گا... چونکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس تنگی ہے... میرے پاس پیسے ہیں... آج موقعہ ہے بڑھنے کا پھر نہیں بڑھنے کا... تو انہوں نے اپنے گھر کے سارے مال کو آدھا کر کے... آدھا گھر چھوڑا آدھا ساتھ... ابوبکر رضی اللہ عنہ تو پہلے ہی پتہ تھا کہ انہوں نے سب کچھ لے کے آنا ہے... لیکن جب مال سامنے رکھا گیا تو عمر رضی اللہ عنہ کا زیادہ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کا تھوڑا... اب اگر اللہ تعالیٰ کا رسول سوال کرتا کہ کتنا ہے؟... تو عمر رضی اللہ عنہ جیت جاتے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ ہار جاتے... اور سوال بھی یہی ہونا چاہئے...

یہ جو کوئی آ کے مسجد ابراہیم میں چندہ دے... یا جامعہ اشرفیہ میں چندہ

دے... تو وہ مولوی صاحب کہیں پیچھے کتنا چھوڑ کے آئے ہو... تو وہ لڑ پڑے گا... ان سے وہ یہی پوچھے گا جی کتنے کی رسید کاٹوں؟... سو روپے کی... ہزار روپے... پانچ سو کی... یہ پوچھے گا کہ پیچھے بینک میں کتنا چھوڑ کے آئے ہو... وہ تو لڑ پڑے گا....

تو سوال تو اس موقع پر یہ ہونا تھا... کہ عمر! کتنا ہے؟... ابوبکر! کتنا ہے؟... یہ سوال ہوتا تو عمر ﷜ جیت جاتے اور ابوبکر ﷜ ہار جاتے... گویا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو پتہ ہے... کہ ابوبکر ﷜ کیا کر کے آیا ہوا ہے... اور وہاں کثرت کو نہیں دیکھا جاتا... کیفیت کو دیکھا جاتا ہے... تو آپ نے سوال بدل دیا... سوال بدل دیا... آپ ﷺ نے کہا عمر! پیچھے کیا چھوڑ کے آئے؟....

حضرت عمر ﷜ تو وہیں بیٹھ گئے... کہا میں گیا ہار... چونکہ انہیں پتہ تھا ابوبکر ﷜ پیچھے کچھ نہیں چھوڑے گا... کہا عمر! پیچھے کیا چھوڑ کے آئے؟... انہوں نے مری مری آواز میں کہا... جی آدھا چھوڑ کے آیا ہوں ... آدھا لے کے آیا ہوں... انہیں پتہ لگ گیا کہ میں ہار گیا....

ابوبکر! پیچھے کیا چھوڑ کے آئے؟ کہا... ترکت اللہ و رسولہ ... پیچھے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو چھوڑ کے آیا ہوں... باقی سب کچھ لے کر آیا ہوں... بس اس موقعہ پر عرش کے دروازے کھلے... اور جبرائیل دوڑتے ہوئے آئے... یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ ابوبکر ﷜ کو سلام پیش کرتا ہے...

خوشیاں مال سے نہیں خریدی جاسکتی

تو ہم ان کے پیچھے چل کے ہلاک ہو جائیں گے... کیا ہمارا رسول ﷺ صرف اونٹوں کے زمانے کے لئے ہے... جس کی ذاتی پرواز ایسی ہو کہ عرش بھی پیچھے رہ جائے... ذاتی پرواز نہ راکٹ... نہ جہاز... بغیر راکٹ اور جہاز آسمانوں کو چیرتا ہوا... عرش کو چیرتا ہوا جو اللہ کے سامنے پہنچ جائے... اس کے پیچھے چل کے ہم ناکام ہو جائیں گے؟....

میرے محترم بھائیو اور بہنو!... اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمیں اس دنیا میں پیدا کر کے... بہت بڑے امتحان میں ڈال دیا ہے... ہمارا آنا اپنی مرضی سے نہیں... مرنا اپنی مرضی سے نہیں... حالات و واقعات ہم پر اس طرح اچانک حملہ کرتے ہیں... کہ نہ اس کے حملوں سے کوئی غریب بچتا ہے... نہ کوئی کروڑوں پتی... اور نہ کوئی اربوں پتی....

مال سے اگر لوگ خوشیاں خرید سکتے... تو مالداروں کے گھروں میں کبھی آہ و فغاں نہ ہوتی... اور اگر کوئی حکومت و طاقت سے چین... سکون اور راحت خرید سکتا... تو حکمرانوں اور مالداروں کے گھر پریشانیوں کی آماجگاہ نہ بنتے... یہ کوئی اور طاقت ہے جس کے ہاتھ بڑے لمبے ہیں... جس کی قدرت بڑی کامل ہے... کہ جس پر جو حال چاہتا ہے لے آتا ہے... اور جس طرح چاہتا ہے پھیر کے رکھ دیتا ہے....

...تلک الایام نداولھا بین الناس... یہ دن ہمارے ہاتھ میں ہیں... ہم جیسے چاہیں انہیں پھیر کے رکھ دیں... اضحک وابکی ... مال سے کوئی خوشیاں نہیں خرید سکتا... بلکہ میں جسے چاہوں ہنسادوں... خوش کردوں... فقر اور فاقہ سے رنج نہیں آتے... بلکہ جسے چاہوں رنج میں مبتلا کردوں...اضحک و ابکیٰ ... ہنسانا بھی اللہ تعالیٰ کہتا ہے میرا کام ہے... رُلانا بھی اللہ تعالیٰ کہتا ہے میر اکام ہے... وہ خوشی لے آئے... سارا جہان مل کر اسے رنجیدہ نہیں کرسکتا... وہ رنج ڈال دے... سارا جہان مل کر اسے خوشی نہیں دے سکتا....

ایک کروڑوں پتی آدمی سے ملاقات ہوئی... وہ کہہ رہا تھا میرا مرنے کو جی چاہتا ہے... میرا رہنے کو دل نہیں کرتا... مجھے پتہ نہیں کیا ہے... اس کا بیٹا بیٹھا ہوا تھا وہ کہنے لگا... مولوی صاحب دنیا کی ہر چیز موجود ہے... کوئی چیز ایسی نہیں جس کی ہم تمنا کریں... اور وہ نہ ملے یہ نہیں ہے....

ہر چیز موجود ہے... ہر تمنا پوری... پھر پتہ نہیں کیوں پریشان ہیں... وہ کہے بس میں مرنا چاہتا ہوں... یہ کوئی زندگی نہیں کوئی عمل بتاؤ... جس سے میری قبر ٹھیک ہوجائے... آخر میں جا کر اس کو خیال آتا ہے...

تو کوئی اور ہے... جو ہمارے حالات وواقعات پر قابض ہے... کوئی اور ہے جو زندگیوں کو بناتا بھی ہے... اور بگاڑتا بھی ہے... خوشیاں لاتا ہے... رنج لاتا ہے... محبتیں آتی ہیں... عداوتیں آتی ہیں....

۱۸ سال کی بیماری کی لذت کو بھول نہیں سکتا!

ایوب علیہ السلام بیمار ہو گئے... اٹھارہ برس بیمار رہے... جسم کا کوئی حصہ ایسا نہ تھا جس پہ داغ نہ ہو... اور جس میں درد نہ ہو... کوئی رات ایسی نہ تھی اٹھارہ برس میں جو آنکھوں میں نہ کٹی ہو... جو تڑپتے نہ کٹی ہو... پھر اللہ نے صحت دے دی... اور ایسی صحت دے دی کہ ان کی بیویاں جو سب مر گئیں... بچے مر گئے... ایک بیوی زندہ رہی وہی خدمت کرتی تھی... مانگ کر کھلاتی تھی... جب اللہ نے جوانی واپس لوٹائی اور ان کی بیوی گھر آئی... تو آگے دیکھا ایک خوبصورت نوجوان بیٹھے ہوئے... اور حضرت ایوب علیہ السلام کا پتہ ہی نہیں کہ کہاں ہیں....

وہ حیران و پریشان ہو گئیں... ادھر ادھر دیکھا... کوئی نظر نہ آیا... ان سے پوچھا... میرا یہاں معذور سا خاوند تھا... بیمار تھا... وہ نظر نہیں آرہا ہے... وہ خود تو حرکت بھی نہیں کرسکتا... آپ نے کہیں دیکھا ہے؟... تو آپ مسکرانے لگے... فرمانے لگے میں ہی تیرا خاوند ہوں... اللہ نے مجھے دوبارہ جوانی دے دی....

ہم اللہ سے وفا ہی نہیں کرتے... پیسے کے پیچھے بھاگ رہے ہیں... کبھی پیسے سے بھی کسی گھر میں سکھ آیا ہے؟... کبھی اولاد کی کمی سے بھی گھرانے خوشحال ہوئے؟... حماقت کی انتہا ہے... جس گھر میں دین ہے وہ گھر خوشحال ہے... چاہے وہ چھوٹا خاندان ہے... چاہے وہ بڑا خاندان ہے... چاہے وہ فقیر ہے... چاہے وہ مالدار ہے... جس گھر میں دین نہیں وہ گھر جہنم کی آگ ہے...

ایک مرتبہ کسی نے ایوب علیہ السلام سے پوچھا... آپ کو بیماری کے دن یاد آتے ہیں؟... کہنے لگے بیماری کے جو دن تھے وہ صحت کے دنوں سے اچھے تھے... کہا توبہ توبہ کیسے اچھے تھے؟... آپ کا تو انگ انگ ہائے ہائے کرتا تھا... کہنے لگے جب میں بیمار تھا تو روزانہ ایک مرتبہ عرش سے آواز آتی تھی... اللہ پوچھتا تھا ایوب کیا حال ہے؟... اس آواز میں ایسی راحت ولذت تھی... کہ میرا ہر درد مجھے بھول جاتا تھا....

تنقید وطنز کو برداشت کرنا سیکھو

آپ مجھ سے تقریر کروالیں... میں ابھی اخلاق پر ساری رات بول سکتا ہوں... لیکن منہ پھیر جانے والے کو... سلام کرتے ہوئے نفس پر چھری چلے گی... اپنے خلاف تنقید سننا برداشت کرو... اپنی رائے کے خلاف سننا برداشت کرو... ہم اپنی تعریف سننے کے عادی ہوگئے ہیں...

کوئی شخص کسی کو صرف یہ کہہ دے نا... کہ عبدالوہاب صاحب تیرے بارے میں یہ کہہ رہے تھے... تو وہ بار بار پوچھے گا کہ کیا کہہ رہے تھے؟... ایک دفعہ سننے سے تسلی نہیں ہوئی... خود ہی بار بار پوچھتا ہے کہ... یار ایک دفعہ پھر کہنا... میں نے اچھی طرح سنا نہیں کیا کہہ رہے تھے؟... اور اگر ذرا سا کسی کو کہہ دو کہ... تم تو ایسے ہو تو ایک دم اس کی آنکھیں سرخ ہو جائیں گی کہ... اوئے کیا کہہ رہے ہو؟....

یہ ردعمل چھوٹی سی عمر سے شروع ہو جاتا ہے... آپ کسی چھوٹے بچے سے کہہ دیں کہ... آپ بڑے گندے بچے ہیں... تو وہ آپ کو جواباً کہے گا کہ... آپ بھی گندے بچے ہو... اخلاق کی دنیا بناؤ... ساری دنیا میں دین زندہ کرنے کا ذریعہ اللہ نے ہمیں بنایا ہے اور کوئی نہیں... یہ امت ہی اس کا ذریعہ ہے... لیکن اس کے لئے وہ اخلاق چاہئے ہیں....

حضور ﷺ اور فکر امت

میرے بھائیو! اللہ نے ہمیں ایسا نبی دیا ہے... کہ اس نے جو کہا کہ یہ کرلو اور یہ نہ کرو... یہ ظلم تو نہیں ہے مشقت تو نہیں ہے... جو ماں سے زیادہ پیار کر گیا ...اور باپ سے زیادہ شفقت دے گیا... ماں کے رونے سے زیادہ رو کر گیا....

قیامت کے دن ماں گئی... باپ بھی گیا... بچے بھی گئی... بیوی بھی گئی... بھائی بھی گیا... دوست واحباب بھی گئے... اور انبیاء بھی اپنی امتوں سے گئے... نفسی نفسی... جب جہنم آئے گی تو چیخ مارے گی... چنگھاڑ مارے گی... تو بڑے بڑے رسول... بڑے بڑے فرشتے زمین پر گریں گے... اور کہیں گے نفسی نفسی....

آدم علیہ السلام نفسی نفسی..... نوح علیہ السلام نفسی نفسی.....

ابراهیم علیہ السلام نفسی نفسی..... داؤد علیہ السلام نفسی نفسی.....

سلیمان علیہ السلام نفسی نفسی..... ایوب علیہ السلام نفسی نفسی.....

یوشع علیہ السلام نفسی نفسی..... دانیال علیہ السلام نفسی نفسی.....

یعقوب علیہ السلام نفسی نفسی..... یوسف علیہ السلام نفسی نفسی.....

اسحاق علیہ السلام نفسی نفسی..... عیسیٰ علیہ السلام نفسی نفسی.....

اس کائنات میں صرف ایک ہستی ہوگی... جس کے ہاتھ اٹھے ہوں گے... اور کہہ رہا ہوگا یا اللہ امتی امتی... یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے... جس کی شفقت حشر کے دن بھی نرم... اس وقت بھی ہمارے ساتھ نہ چھوڑے... دنیا میں بھی امت کے لئے روتا روتا گیا... زمین تر کردی... سینہ مبارک چھلنی کردیا... اپنے آپ کو گھلا دیا... پگھلا دیا... آنسو بہاتے بہاتے چلے گئے... اور حشر میں بھی رو رہے ہیں... باقی تمام تعلقات اور رشتے چھوٹ گئے... یا اللہ امتی امتی....

میرے بھائیو! اور دوستو!... وہ ذات اگر ایسے کہہ دے کہ یہ کرو اور وہ نہ کرو... اس میں نقصان نہیں فائدہ ہی فائدہ ہے... رحمت ہی رحمت ہے... بھلا ہی بھلا ہے....

حضرت لاہوریؒ کی دنیا سے بے رغبتی

امیر محمد خان کا دور میں نے دیکھا ہے... اس وقت میں سنٹرل ماڈل اسکول لاہور میں پڑھتا تھا... اتنے فاصلے سے میں نے امیر محمد خان کو دیکھا ہوا ہے... پنجاب کا حجاج بن یوسف تھا... ایسا جابر آدمی تھا... تو یہ ایک مولوی صاحب کے سامنے اس کی ذلت دیکھو...

وہ حضرت لاہوریؒ کے پاس گیا... کہ میرے بچوں کا نکاح آپ پڑھائیں ... وہ کہنے لگے لاہور بھرا پڑا ہے نکاح خوانوں سے... کسی سے پڑھالو... میں تو نہیں پڑھاتا... اگر امیر محمد خان کسی اور سے کہتا نا... تو وہ سر کے بل چل کے جاتا... حضرت لاہوریؒ نے کہا میں تو نہیں پڑھاتا... اس نے بڑی منت کی اور ادھر سے پورا انکار... اس نے کہا پھر میں ان کی شادی ہی نہیں کرتا... مظفر جو مر گیا ہے... اللہ یار بھی بے چارہ مر گیا ہے... ان کے نکاح تھے... کہا میں آپ سے پڑھواؤں گا... جب انہوں نے اصرار دیکھا... تو کہا پھر میری چند شرطیں ہیں....

کہا میں اپنی سواری پہ جاؤں گا اپنی سواری پہ آؤں گا... تیری سواری قبول نہیں کروں گا... وہاں تیرے گورنر ہاؤس میں نہ کچھ کھاؤں گا نہ کچھ پیوں گا... تیری طرف سے کسی قسم کا کوئی ہدیہ قبول نہیں ہوگا... اتنے بج کر اتنے منٹ پر میں دروازے پر پہنچ چکا ہوں گا... پہلے دروازے پر کھڑے ہونا مجھے لینے... میں اندر پیغام نہیں دوں گا کہ احمد علی آیا ہے....

امیر محمد خان نے کہا جی مجھے چاروں شرطیں منظور ہیں.... بھائی! صاحب فن کسی دور میں بھی ناقدر نہیں ہوتا... کبھی اس کی ناقدری نہیں ہوتی... ہم صاحب فن نہیں ہیں... اس لئے ہمارے ساتھ اللہ کا وہ نظام چل ہی نہیں سکتا....

پتہ ہے کس چیز پر گئے؟... گھوڑے تانگے پر... پہلی دفعہ مال روڈ پر گھوڑا تانگہ چڑھا... پہلی اور آخری دفعہ... کون جا رہا ہے؟... مولوی صاحب جا رہا ہے... نکاح خوان جا رہا ہے... آج کے ماحول کی زبان بول رہا ہوں... لیکن

ہے کوئی اصلی قسم کا آدمی....

ہمارے رائے ونڈ میں ہوتے تھے مولوی جمیل صاحب... ان کے خلیفہ تھے... وہ بھی اس نکاح میں ساتھ تھے... توان سے فرمانے لگے مولوی جمیل!... یہ بادشاہ لوگ جو ہوتے ہیں یہ سواریاں بھیجتے ہیں... ہدیے دیتے ہیں... علماء کوخرید لیتے ہیں... میں انہیں بتانا چاہتا ہوں... کہ احمد علی ان کا محتاج نہیں ہے....

آپ سچ بولو... اگرابھی آپ کووزیراعلیٰ کا پیغام آئے... کہ ذرا میری بیٹی کا نکاح تو پڑھا جائیں... تو کیسے وارے نیارے ہوجائیں؟... ابو العتاہیہ کیا خوبصورت کہہ گیا....

بقدر الکدتکتسب المعالی

من طلب العلی سحر اللیالی

تروم العزلم تنام لیل

یغوص البحر من طلب اللآلی

حضرت لاہوریؒ جب وہاں گئے... تو امیر محمد خان دروازے پر کھڑا تھا... تشریف لے گئے... نکاح پڑھایا... اپنا کھونڈا اٹھایا اور چل پڑے... اس سے طے تھا پہلے... کہ کچھ کھانا پینا نہیں... کچھ لینا دینا نہیں... وہ بولا ہی نہیں... ہاں اس نے اتنا کہا... کہ ایوب خان سے تو مل لیں... کہنے لگے مجھے تو ضرورت نہیں ہے....
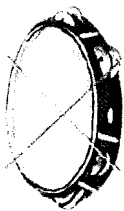
علم دوست تھا... علماء کا قدردان تھا... کہا یہ بہت سے علماء تو میرا سر کھا

رہے ہیں کہ ملاؤ... ملاؤ... کہا ان کو ملا دو شاید ان کا کوئی کام ہوگا... مجھے تو ضرورت نہیں ہے....

روز قیامت گناہگاروں کی پیشی

قیامت کے دن کچھ لوگ عذر پیش کریں گے... امیری... غریبی... بیماری... اور غلامی کا عذر کریں گے... اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے نیک بندوں کو بلائیں گے... اور ان کے عذروں کا جواب دیں گے....

1) امیر لوگ کہیں گے ہماری دولت نے ہمیں مصروف رکھا... لہٰذا عبادت نہ کرسکے... اللہ پاک حضرت سلیمان علیہ السلام کو بلائیں گے... اور فرمائیں گے ان کے پاس حکومت تھی... اور تمہارے سے زیادہ مال تھا... انہوں نے میری عبادت نہ چھوڑی....

2) بیمار لوگ کہیں گے ہم بیمار تھے... اللہ پاک حضرت ایوب علیہ السلام کو بلائیں گے... اور فرمائیں گے کہ یہ تم سے کہیں زیادہ بیمار تھے... لیکن انہوں نے میری عبادت نہیں چھوڑی....

3) غلام کہیں گے ہم تو آزاد نہ تھے... اس لئے آپ کا حکم کیسے پورا کرتے... اللہ رب العزت حضرت یوسف علیہ السلام کو بلائیں گے... اور فرمائیں گے یہ بھی غلام تھے اور مجبور کئے گئے... لیکن انہوں نے میرے حکم کو نہیں توڑا....

4) غریب لوگ کہیں گے ہم غریب تھے... غربت کی وجہ سے آپ کا ذکر و عبادت نہیں کر سکے... اللہ پاک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بلائیں گے... اوران کے اس عذر کا جواب دیں گے... کہ یہ تم سے بھی زیادہ غریب تھے... یہاں تک کہ ان کے پاس گھر بھی نہیں تھا... انہوں نے میری اطاعت نہیں چھوڑی... اس طرح چاروں قسم کے لوگ ناکام اور لاجواب ہو جائیں گے... اوران کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا....

(آتا ہے حضرت سلیمان علیہ السلام باقی انبیاء سے ۴۰ سال بعد جنت میں جائیں گے... (بوجہ بادشاہت) اور غریب لوگ ۵۰۰ سال پہلے جنت میں جائیں گے... اس دنیا میں ہم مسافروں کی طرح سے ہیں... پہلے ہماری روحیں عالم ارواح میں تھیں... پھر ماں کے پیٹ میں... اور پھر اس دنیا میں آئے... یہاں سے قبر میں چلے جائیں گے... پھر حشر میں... اور بالآخر جنت میں یا جہنم میں قیام ہوگا....

موت ایسا پہلوان ہے جسے!

...الموت لیس منه الفوت... ان اقمتم له اخذکم... ان فررتم منه ادرکم ...اے لوگو! موت کے پہلوان سے کوئی نہ جیت سکا... یہ وہ پہلوان ہے جس نے بڑے بڑے شہسواروں کی... بڑے بڑے شہزوروں کو بے دست و پا کر دیا... خاک میں لوٹا دیا... اور کیڑوں کی غذا بنا دیا... اوران کی ہڈیوں کو گوشت سے جدا کر دیا... اور ہڈیوں کو مٹی بنا کر ہوا میں اڑا دیا....

ان کے نشان بے نشان کر دیئے... ان کے وجود بے وجود کر دیئے... یہ وہ موت ہے جس کی لگام اللہ کے ہاتھ میں ہے...ان اجل اللہ اذا جآء لا یؤخر ...وہ ہٹے گی؟...بچ سکتے ہیں؟...بھاگ سکتے ہیں؟... کب تک اللہ کو ناراض کر کے زندہ رہنا چاہتے ہیں؟... کب تک یہ مستی کی زندگی گزارنا چاہتے ہیں؟....

دین کی محنت کرنے والوں کا روز قیامت مرتبہ

...این العلماء ...اعلان ہوگا...علماء کہاں ہیں؟...این الائمة ...امام مسجد کہاں ہیں؟...این المؤذنون ...اذان دینے والے کہاں ہیں؟...ارے یہ گرے پڑے لوگ... جنہیں ہم سمجھتے تھے کہ یہ تو دو ٹکے کے ہیں...ان کی تو کوئی اوقات نہیں...یہ کیا ہوا؟....

آج اعلان یہ نہیں ہوا؟... کہاں ہیں بادشاہ؟... کہاں ہیں وزیر؟... کہاں ہیں ڈاکٹر؟... کہاں ہیں انجینئر؟... کہاں ہیں جرنیل؟...اور کہاں ہیں سالاران؟...اعلان کیا ہوا؟...مؤذن کہاں ہیں؟...یہ بیچارے برمی...بنگالی یہ موذن کہاں ہیں؟...یہ امام مسجد کہاں ہیں؟...یہ علماء کہاں ہیں؟...جن کو کوئی دو ٹکے کا نہیں سمجھتا تھا....

آج اعلان ہو رہا ہے... آجاؤ آجاؤ...یہ باہر آگئے... کہا میرے عرش کے سائے میں منبروں پہ بیٹھو...ان کو پانی پلایا جائے...ان کو کھلایا جائے...اور باقی بندوں کا حساب لیا جائے....

اس دن میری بھی ضرورت ہے... کہ عرش کا سایہ مجھے بھی نصیب ہو جائے ... اور یہ گردن میں فرشتے نے ہاتھ ڈالا... اور گھسیٹ کے لے گیا... اور ساری کائنات کی آنکھیں پھٹ گئیں... یوں لگے گا کہ گردش رک گئی... ساری کائنات پر لرزہ طاری ہے کہ اب یہ جا رہا ہے... یہ جا رہی ہے... ترازو کے سامنے کھڑا ہو گیا... کھڑی ہو گئی....

توبہ کر کے اللہ کے دوست بن جاؤ

میرے بھائیو! ہم اللہ کے بن جائیں... پھر سارے مسئلہ کا حل اللہ کے ہاتھ میں ہے... ہمارے مسائل تجارت سے حل نہیں ہوتے... زمینداری سے حل نہیں ہوتے... ایٹمی طاقت بننے سے ہمارا مسئلہ حل نہیں ہوگا....

حنین کا دن یاد کرو میرے بھائیو!... جب بارہ ہزار مسلمانوں نے کہا کہ آج ہمیں کوئی نہیں ہرا سکتا... اور یہ بارہ ہزار ہمارے جیسے نہیں تھے... یہ صحابہ تھے صحابہ... جن کے جیسا دھرتی نے نہ دیکھا نہ دیکھے گی... خیر الخلائق بعد الانبیاء... جو نبیوں کے بعد سب سے افضل ترین مخلوق تھی... ان کی زبان سے نکلا ... ہم طاقتور ہیں ہمیں کوئی نہیں ہرا سکتا... اللہ نے ایسی شکست دی... کہ رسول پاک ﷺ کو اکیلا چھوڑ کر بھاگ گئے...

ایٹمی طاقت بننے سے مسئلہ حل نہیں ہوگا... توبہ کرنے سے مسئلہ حل ہوگا... اللہ کی طرف جھکنے سے مسئلہ حل ہوگا... اللہ کے دامن میں پناہ لینے سے مسئلہ حل

ہوگا... توبہ کریں میرے بھائیو!... اللہ کو توبہ کتنی پسند ہے... اللہ اکبر... اللہ کی شان یہ ہے کہ اللہ یوں نہیں کہے گا... کہ اب آئے ہو توبہ کرنے پہلے کہاں تھے؟....

اللہ یوں نہیں کہے گا کہ... اب آئے معافی مانگنے پہلے کہاں تھے؟... باپ کہے گا... دوست کہے گا... بیوی کہے گی... خاوند کہے گا... اللہ یہ نہیں کہتا... ہزار سال کی زندگی ہو... دس ہزار سال کی زندگی ہو... ایک لاکھ سال کی زندگی ہو... اور وہ گناہ میں گزاری ہو... تو اللہ یہ نہیں کہے گا کہ... تو نے دس سال میری نافرمانی کی... اور میں تجھے دس منٹ کی توبہ میں معاف کردوں....

گناہگاروں کے گناہ اور رحمت الٰہی

میرے دوستو! وہاں ایسا معاملہ نہیں ہے... بلکہ حدیث قدسی میں آتا ہے... یا ابن آدم لو بلغت ذنوبک عنان السماء... اے میرے بندے تو اتنے گناہ کرے کہ ساری زمین بھر دے... پھر خلاء کو بھر دے... آسمان تک تیرے گناہ چلے جائیں... اتنے گناہ کرنے کیلئے کتنی زندگی چاہیے... کروڑوں سال بھی تھوڑے ہیں اتنے گناہ کرنے کیلئے....

تو اللہ کیا کہہ رہا ہے... تجھے اتنی زندگی دوں... اتنے اسباب دوں... اور اتنی ڈھیل دوں کہ... تو اتنے گناہ کرے کہ زمین بھر جائے... سمندر بھر جائے... پہاڑوں کے اوپر چلے جائیں... سورج کالا ہو جائے... چاند کی چاندنی کہیں چلی

جائے... ستاروں میں بھی گناہ بھر جائیں... اور خلا میں بھی بھر جائیں... اور آسمان کے چھت کے برابر جا کے تیرے گناہ لگ جائیں... تو کتنے کروڑوں سال ہوں گے... اور کتنا بڑا یہ مجرم ہوگا....

اور اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ... تو صرف ایک بول بول دے کہ... یا اللہ معاف کردے... تو میں تیرے سارے گناہ معاف کردوں گا... مجھے کوئی پرواہ نہیں... غفرت لک ولا اہالی... ہمارا معاملہ بھی کسی دنیاوی بادشاہ سے نہیں... کسی تھانے دار سے نہیں... صرف اور صرف اللہ کریم ذات سے ہے... اللہ کی صفات کی کوئی حد نہیں....

اہل علم حضرات دو صفتوں میں اللہ کی تعریف لکھتے ہیں... قھــــر... اور... غـضـب... یوں سمجھ لیجئے... قھـار، غفـار... یہ دو صفتی نام اللہ کی تمام صفات کو گھیرے میں ڈالتی... غضب کرنے والا... غصے والا... رحم والا... کرم والا... پھر اللہ نے ان دونوں صفتوں کا خود آپس میں مقابلہ ڈالا... عرش کے اوپر ایک بڑی تختی ہے... اس کی لمبائی چوڑائی اللہ پاک کے سوا کوئی نہیں جانتا... تو اللہ نے خود اپنے ارادے سے... اس کے اوپر لکھا ہوا ہے... ان رحمتی سبقت غضبی ... میری رحمت میرے غصے سے آگے ہے...

گارے اور مٹی سے دل ہٹا کر جنت سے لگاؤ

جنت الفردوس کو اللہ نے اپنے ہاتھ سے بنایا ہے... کس سے بنائی بھائی؟ ...اپنے ہاتھ سے اور... خلاق الفردوس بیدہ ... فردوس کو ہاتھ سے بنایا... شق فیھا انھارھا ... نہریں چلائیں... عرض فیھا اشجارھا... درخت لگائے... یہ طوبیٰ کا درخت جنت الفردوس میں ہے... اور اس میں محلات ہیں... جو نیچے کی جنتیں ہیں ان کے محلات سونے اور چاندی کے ہیں... اور جو جنت الفردوس ہے... اس کے محلات بھی سونے اور چاندی کے ہیں... لیکن ایک قسم خاص اس فردوس میں ہے... جو پوری جنت میں نہیں ہے....

...لبنة لؤ لؤ بیضاء... ایک اینٹ موتی کی ہے...لبنة من یاقوته حمراء... ایک اینٹ سرخ یاقوت کی ہے...ملاطها المسک ... کستوری گارا ہے...حصبائها اللؤلؤ ...اور اس پر موتی جڑے ہوئے ہیں...حشیشها الزعفران...زعفران کی گھاس کے پلاٹ ہیں....

کہاں بھاگ گیا مسلمان؟... ارے مٹی کے مکانوں پہ ساری طاقت لگا دی... صحابہ نے کیوں نہ بڑے بڑے نقشے کھڑے کئے... یہ اللہ کے عرش والے محلات نظر آرہے تھے....

گناہوں سے بچنے والوں کے لئے خوبصورت حور

یہ فردوس کا محل ہے... اور اس کی حور ہے... اسمھا لعبہ... جس کا نام لعبہ ہے... خلقت من اربعه اشیاء... چار چیزوں سے پیدا کیا... مشک... عنبر... زعفران... کافور... اس میں آب حیات ڈالا... دنیا میں کوئی آب حیات نہیں ہے... آب حیات جنت میں ہے....

...عجن طینها بماء الحیوان... آب حیات ڈال کر کہا کھڑی ہو جا ... وہ کھڑی ہوئی... اور اس کا جمال ایسا... اور اس کا حسن ایسا کہ جنت والا... جب اسے دیکھے گا اگر موت نہ مٹ گئی ہوتی... تو اس کے حسن کو دیکھ کر مر جاتا... لولا ان الله قضی لا هل الجنة ان لا یموتوا الماتو من حسنها و جمالها... ایسا جمال کہ دیکھ کر مر جاتا... لیکن موت اب ختم ہو چکی ہے....

اور تو اور جنت کی حوریں اس پر عاشق ہیں... جمیع الحور العین عشاق لها... (یہ میں آپ کو اپنی طرف سے عربی نہیں بتا رہا... یہ میں آپ کو حدیث کے الفاظ بتا رہا ہوں... کہیں یوں سمجھو کہ اپنی طرف سے عربی بنا تا رہتا ہے... ہمیں سناتا رہتا ہے... ارے یہ حدیث کے الفاظ ہیں)...

...جمیع الحور العین عشاق لها... ساری جنت کی حوریں بھی اس کی عاشق ہیں... اس کے کندھے پہ ہاتھ مارتی ہیں... یا لعبه لو یعلمون الطالبون... لجلوا الیک... اے لعبہ اگر تیرے حسن و جمال کا لوگوں کو پتہ چل

جائے... تو تجھے حاصل کرنے کیلئے سب کچھ لٹادیں....

...ومکتوب فی نحرھا ... یہ ایک روایت ہے کہ اس کی گردن پہ لکھا ہوا ہے...مکتوبین عینیہ ... یہ دوسری روایت ہے کہ اس کی آنکھوں کے درمیان لکھا ہوا ہے...من کان یرید ایکون لہ مثلی ... جو یہ چاہتا ہے کہ مجھے حاصل کرے...فلیعمل برضآء ربی ... میرے رب کو راضی کرکے آئے... میرے رب کے حکم کو پورا کرکے آئے...

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے آنسو

ضرار کنانی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے شاگردوں میں سے ہے... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد ان کی تعریف کررہا ہے...صاحب الکرامۃ...بلند عزت والے تھے...شدید القوی ...بڑے طاقتور تھے...یحکم وعدلا ویقول فضلا... کبھی عدل کے خلاف فیصلہ نہ کیا... ہر بات کو کھول کر بیان کیا...تنکح الحکمۃ من تواجیہ و یتفجر العلم من جوانبہ ... حکمت ان کے اندر بھری ہوئی تھی....

ان کے روئیں روئیں سے علم پھوٹتا تھا... اور حکمت نے ان کے گرد گھیرا کررکھا تھا...یعجبہ من الناس ما قصر ...لباس حسب ضرورت ہوتا تھا... ومن الطعام ما جسد ... کھانا سادا ہوتا تھا...یستوحش من الدنیا و زھرتھا... دنیا کی رونقوں سے نفرت فرماتے تھے....

... یستانس باللیل و ظلمته ... رات کے اندھیروں سے جی لگاتے تھے... ولقد رایت فی بعض موقعه ... میں نے کئی مرتبہ انہیں دیکھا... کہاں؟... مصلے پر... کس حال میں؟... قابلا علی لحیته ... دونوں ہاتھوں سے داڑھی کو پکڑا ہوا ہے...

...وقد ارخ اللیل سجودها ... جب لوگ سو چکے ہوتے تھے... رات کو ستارے چمک رہے ہوتے تھے... حضرت علی ﷺ تڑپ رہے ہوتے تھے... کیسے؟... یتململ کململ السیم ... اس طرح تڑپتے تھے جس طرح سانپ کا ڈسا ہوا تڑپتا ہے... اور کیسے روتے تھے... ویبکیٰ بکاء الحزین... اس طرح روتے تھے... جس طرح غموں کا مارا ہوا روتا ہے...

پھر یوں کہتے... یا ربنا یا ربنا ... پھر دنیا سے کہتے... الی تغررت شررت غری غیری ... یہ دنیا مجھے دھوکہ دینے آگئی کسی اور کو دھوکہ دے... هیهات هیهات ... اے دنیا میں تجھے تین طلاق دے چکا ہوں... لا سبیل لی الیک... تیری میری راہیں جدا ہیں... عمرک قصیر و مجلسک حقیر خطرک یسیر... تیری عمر کم... تیری مجلسیں حقیر... خوشی کم غم کثیر...

اب آخری جملہ سنو... من قلة زاد و بعد السفر وبعثة الطریق ... اے اللہ! میرے پاس عمل بہت تھوڑا ہے... اور میرا سفر بہت لمبا ہے... اے اللہ میں نے کہیں جانا ہے... میرا تیرے سوا کوئی نہیں....

اللہ ہمارے قریب ہے

میں کل رات بھی رویا تھا کہ... ہائے قرآن سمجھو ہائے قرآن سمجھو... دیکھو اللہ نے کیا کر دیا... اللہ نے کہا میرے بندے میرے بارے میں پوچھنے آگئے... اللہ نے اپنے آپ کو بعد میں ذکر کیا.. ہمیں پہلے ذکر کیا...واذا سالک عبادی عنی... پھر لفظ ''اذا'' کے ساتھ اس کو دوام بخشا....

...عبادی... بندے میرے... کے ساتھ محبت اور قرب اور تعلق کی انتہا کو بیان فرمایا... اور ہمیں پہلے ذکر کر کے اپنے آپ کو بعد میں ذکر کیا...قل هو قریب... ان سے کہو کہ وہ قریب ہے... یہ جواب نہیں دیا اللہ تعالیٰ نے....

اللہ تعالیٰ نے ایک دم... ایک دم انداز بدلا...واذاسالک عبادی عنی فانی قریب ...فانی قریب کا یہ مطلب ہے کہ جب اللہ کے نبی ﷺ سے سوال ہوا...یا رسول اللہ ﷺ! اللہ کہاں ہے؟... قریب ہے کہ دور ہے... تو اس پر ایک دم اللہ تعالیٰ آسمان سے اتر کر مدینے کی مسجد میں آگیا... اور کہنے لگا...فانی قریب ... میرے بندو میں تمہارے پاس ہی ہوں.... تمہارے ساتھ ہوں....

اللہ نے یہاں اپنے نبی کو جواب نہیں دینے دیا... کہ میرے نبی آپ جواب دیں... نہیں نہیں یہ سوال مجھے اتنا پسند آیا ہے... کہ اس کا جواب میں خود دوں گا... میرے بندے میرے بارے میں پوچھنے آئے ہیں... میرے بندو میں تمہارے قریب ہوں... میں قریب ہوں....

یہ نواز بیٹھا ہے... یہ پوچھتا ہے طارق جمیل کہاں ہے؟... ان سے پوچھتے ہو... یہ کہتا ہے یہ بیٹھا ہوا ہے... میں خاموش رہتا ہوں... ایک اور آدمی آ کر پوچھتا ہے... انہی سے پوچھتا ہے... نواز صاحب طارق جمیل کہاں ہے؟... تو اس کے بولنے سے پہلے... میں کہتا ہوں جی میں حاضر ہوں....

تو پہلے اور اس میں کوئی فرق ہے؟... دوسرے سے کچھ تعلق ہے جو میں خود بول اٹھا "میں حاضر"... یہی کچھ اللہ نے کیا ہے... جب مسائل پوچھے... تو اللہ نے کہا میرے نبی تو جواب دے... اور جب اللہ کو پوچھا... تو اللہ نے کہا نہیں تو ٹھہر میں خود جواب دوں گا... میں حاضر ہوں میرے بندو میں حاضر ہوں....

مجھے جب پکارو گے مجھ سے لبیک سنو گے... تو کیا اب اللہ کو چھوڑ کر اوروں کو پکاریں؟... اللہ کو چھوڑ کر کسی اور سے مدد مانگیں؟... جب وہ سویا بھی نہیں... جب وہ تھکا بھی نہیں... جب وہ مرا بھی نہیں... جب وہ گھبرایا بھی نہیں... جب وہ اونگھا بھی نہیں....

جبکہ وہ غافل بھی نہیں... جبکہ وہ عاجز بھی نہیں... جب کہ وہ مقدور بھی نہیں... مجبور بھی نہیں... اور کمزور بھی نہیں... اور گھبرایا بھی نہیں... اور سویا بھی نہیں... چھٹی بھی نہیں کی... رات کو کنڈی بھی نہیں لگائی... پہرا بھی نہیں لگایا... اور بولنے کے لئے عربی کا پابند بھی نہیں بنایا....

دن اور رات کے پل پل... گھڑی میں... گھنٹے میں ایسی محبت بھری نظروں سے دیکھتا ہے... کہ ساری دنیا کی ماؤں کی نظریں مل جائیں... تو وہ محبت

نہیں بن سکتی... جو ایک نظر اللہ اپنے بندے کو محبت سے دیکھتا ہے...

اللہ سے تعلق مضبوط کرو

میرے بھائیو! اگر اللہ ہمارا بن جائے تو کیا خیال ہے... ہمارے کام بنیں گے یا نہیں... اور پیسہ کمانا آسان ہوتا ہے... پھر اس کو باقی رکھنا کوئی آسان ہوتا ہے... جوانی میں بوڑھے ہو جاتے ہیں... اللہ کو ساتھ لے لو... پھر تو پانچوں انگلیاں گھی میں اور سر کڑاہی میں... اللہ سے یاری لگالو... اللہ کو اپنا بنالو... اللہ سے تعلق پیدا کرو....

تعلق کا کیا مطلب ہے؟... کہتے ہیں میرا اس سے تعلق ہے... غم نہ کرو... شور نہ مچاؤ... میں جاؤں گا کام بنے گا... اگر اس کے دروازے پر جاؤں گا... تو ہمیں نہیں ٹھکرائے گا... ہمیں نہیں رد کرے گا... اسی کو تعلق کہتے ہیں... وہ مجھے جانتے ہیں... میں اس کو جانتا ہوں....

اسی طرح میں آپ کو نہیں جانتا... آپ میں سے بہت سارے مجھے جانتے ہیں... نام سے نہیں جانتے... شکل سے تو مجھے پہچان رہے ہیں... تعارف تو اس کو بھی کہتے ہیں... تعارف اور تعلق کا مطلب یہ ہے... کہ جب آپ اس کے دروازے پر آئیں... تو وہ آپ کا کام ضرور کرے... اگر وہ کرسکتا ہے... آپ کو وہ لوٹا نہ سکے....

ایسے اللہ کے ساتھ تعلق بنالیں... اور اللہ تعالیٰ بھی یہی فرماتا ہے کہ...

اپنے بندے کا ہاتھ خالی لوٹاتے ہوئے مجھے شرم آتی ہے... اس کا نام تعلق ہے... اسی تعلق کو اللہ پاک کے ساتھ اپنالیں....

مالکؒ بن دینار کی اللہ سے دوستی

مالک بن دینار کشتی میں سوار ہو کر سفر کر رہے تھے... کپڑے ایسے ہی تھے... تو ایک آدمی کا قیمتی پتھر چوری ہو گیا... وہ لعل جواہرات کا ہیرا تھا... اس نے شور مچایا کہ میرا پتھر چوری ہو گیا... میرا پتھر چوری ہو گیا... اس نے مالک بن دینارؒ پر شک کیا... کہ میرا چور یہ لگتا ہے....

اس کشتی میں ذوالنون مصریؒ بیٹھے ہوئے تھے... انہوں نے کہا کہ آپ صبر کریں... میں اس آدمی سے بات کرتا ہوں... وہ مالک بن دینارؒ کے پاس آ کر کہنے لگے کہ... بیٹا تم سے بھول چوک ہو گئی... تم نے ان کا ہیرا لے لیا ہے....

انہوں نے یہ نہیں کہا کہ میں تو کوئی چور نہیں... آپ میری تلاشی لے لیں... اور اپنا سامان کھولا کہ اس میں آپ دیکھ لیں... اور یہ میری جیب ہے... اس میں بھی دیکھ لیں... میں نے تو کوئی چوری ہی نہیں کی... لیکن انہوں نے کیا کہا... کوئی جواب ہی نہیں دیا... لیکن... نظر نظر ففی السماء... آسمان کو یوں دیکھا... ہائے وہ لوگ بھی تھے... ہم بھی لوگ ہیں....

ایک حدیث میں آیا ہے کہ... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ... میری امت کا شوق پیسے جمع کرنا ہوگا... یا شہوت پوری کرنا
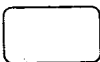
ہوگا... بس اچھے اچھے کھانوں کا شوق ہوگا... یا شہوتوں کی خاطر عورتوں کے پیچھے بھاگ رہے ہوں گے... اس کے علاوہ ان کا کوئی شوق نہیں رہ جائے گا... وہ انسان نہیں ہوں گے... انسان کی شکل میں جانور ہوں گے....

مالک بن دینارؒ چند سال پہلے شراب میں مست رہتے تھے... پھر اللہ نے ہدایت دی.. پھر جان لگائی.. محنت کی.. پھر یہ مقام آیا..نظر نظرة فی السماء... آسمان کی طرف یوں دیکھا... تو چاروں طرف سے کشتی کو مچھلیوں نے گھیرا ڈال دیا... اور ہر مچھلی کے منہ میں ایک ہیرا تھا...

تو انہوں نے ہر مچھلی کے منہ سے ایک ہیرے کا پتھر نکالا... اور ذوالنون مصریؒ کو دکھایا... کہ آپ یہ لے لیں... میں نے تو چوری نہیں کی... جس کا گم ہوا ہے اس کو دے دیں... اور وہ خود کشتی سے اترے... پانی کے اوپر چلتے ہوئے پار چلے گئے....

حضور ﷺ کی پیدائش پر معجزات

ادھر آپ ﷺ پیدا ہوئے... تو نوشیروان نے ادھر ایک محل بنایا تھا... جس کو اب آپ وائٹ پیلس کہہ سکتے ہیں... اس کا نام قصر ابیض تھا... سارا سنگ مرمر کے پتھروں سے بنا ہوا... سنگ مرمر کی ٹائلیں نہیں کہ جس طرح ہم لگا لیتے ہیں... چھوٹی چھوٹی ٹائلیں لگالیں... پورے پورے ستون سنگ مرمر کے... سفید پتھر سارا....

وہ اتنا مضبوط تھا کہ ابوجعفر منصور نے... اپنے زمانے میں کہا کہ اس کو توڑ کر اس کا پتھر استعمال کرو... تو خالد برمکی اس کا وزیر تھا اس نے کہا کہ اسے نہ توڑیں... یہ ٹوٹے گا بھی نہیں... توڑنے کا خرچہ زیادہ آئے گا... اور نیا پتھر لگانے کا خرچہ کم آئے گا....

تو ابوجعفر منصور بخیل تھا... اس نے کہا کہ نہیں نہیں بنا بنایا موجود ہے... جب توڑنے لگے... تو چند دن میں پتہ لگ گیا کہ یہ تو ٹوٹتا ہی نہیں... اس کے توڑنے کا خرچہ زیادہ ہے... نئے پتھر کا خرچہ کم ہے... تو ابوجعفر کہنے لگا کہ نہیں نہیں چھوڑ دو اسے... نیا پتھر لگاؤ... تو خالد برمکی نے کہا کہ ضرور توڑو....

تو ابوجعفر نے کہا کیوں؟... کہا کہ آنے والی نسلیں کیا کہیں گی؟... کہ یہ لوگوں کے بنے ہوئے گھر ہی نہ توڑ سکے... لہٰذا اس کو ضرور توڑو... پھر اسے توڑا گیا... اس کا نشان ہی اب مٹ گیا... کچھ کھنڈرات باقی ہوں....

تو وہ اتنا مضبوط محل تھا... تو جب آپ ﷺ پیدا ہوئے تو کسریٰ کے محل کے چودہ برج... ایک دھماکے کے ساتھ زمین پر جا گرے... اور ایک ہزار سال سے کسریٰ یعنی ایران... آل آساسان نے پتہ ہے کہ کتنی حکومت کی؟... دنیا کی سب سے لمبی حکومت ہے ان کی....

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں جب آخری بادشاہ یزدجرد قتل ہوا... اس وقت ان کی حکومت کو تین ہزار ایک سو چونسٹھ سال ہو چکے تھے... اتنی لمبی چوڑی حکومت تھی.... اور ایک ہزار سال سے وہ آگ کی پوجا کر رہے تھے....
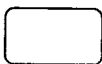
ان میں ایک بادشاہ تھا فحاک... شکار کو نکلا تو ایک دم اژدھا اس پر حملہ آور ہوا... تو اس کو اور تو کوئی سوجھی نہیں... اس نے پتھر اٹھا کر اس کو مارا... پتھر اس کو نہیں لگا... قریب پتھر پر جا پڑا... تو اس میں سے آگ کا شعلہ نکلا... تو اس شعلے نے اژدھا کو لپیٹ میں لے لیا... اس کو آگ لگ گئی... انہوں نے کہا کہ آگ ہی ہمارے لئے خدا ہے... اور اس کی پوجا شروع کروائی....

تو ہزار سال سے ایک محل میں... اس مخصوص جگہ میں عبادت خانہ بنایا گیا تھا... اس میں آگ جل رہی تھی... اور اس کو بجھنے نہیں دیتے تھے... اس میں ساگوان کی... آبنوس کی... اور عروت کی... اور اگر کی... اور دارچینی کی لکڑی جلائی جاتی... اس سے خوشبو بھی پھیلتی تھی.... اور آگ بھی جلتی تھی....

شانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

جوں ہی آپ ﷺ پیدا ہوئے... ایک دم آگ بجھ کر راکھ ہوگئی... اب وہ حیران کہ یہ کیا؟... یہ آگ کیسے بجھ گئی؟... اب یہ لکڑی ڈال رہے ہیں... وہ جلتی ہی نہیں... تو وہ بھاگا بھاگا آیا نوشیروان کے پاس... کہا عالم پناہ آگ بجھ گئی...

اتنے میں دو دربان آئے... عالم پناہ چودہ برج زمین پر گر گئے... انہوں نے کہا کہ مر گئے یہ تو کوئی مصیبت آگئی... انہوں نے کہا کہ پتہ کرو کون ہے... اس کی تعبیر دے....

تو وہاں ایک عیسائی عالم رہتے تھے... ان کا نام تھا عبدالمسیح... ان کو بلایا

ہیرا... یوں سمجھیں کہ عرب اسٹیٹ تھی کہ جو ایران کے تابع تھی... تو نوشیروان نے ہیرا کے بادشاہ کو لکھا... کہ تیرے پاس کوئی آسمانی کتابوں کو جاننے والا ہے... تو اس کو میرے پاس بھیجو... تو عبدالمسیح ایک بڑے عالم تھے... ان کو بھیجا...

تو اس کو سارا قصہ سنایا... اس نے کہا کہ میں بھی اس کا جواب نہیں دے سکتا... میرے ماموں ہیں جو شام میں رہتے ہیں... میں ان سے پوچھ کر آتا ہوں... تو وہ شام گئے... تو ان کے ماموں تھے ان کا نام تھا سطیح... جب یہ وہاں پہنچے تو وہ مرض الموت تھے....

انہوں نے اس کو ہلایا. سطیخ سطیخ امامک عبدالمسیح ... آپ کے سامنے عبدالمسیح آیا ہے... تو اس نے ایسے آنکھیں کھولیں... تو انہوں نے نہیں بتایا کہ میں کیوں آیا ہوں... وہ خود بولے... بعثک ملک الساسان ... تجھے ایرانی بادشاہ نے بھیجا ہے... لا رتجاس الایوان... کہ اس کے محل کے کنگرے ٹوٹ گئے... و خمود النیران ... اور اس کی آگ بجھ گئی... کہا جی ہاں....

کہا اس کو جا کر کہہ دو کہ... اذا ظاهر اسهاوا و كثرة التلاوة وعادت بحيرة السماوا، وفاؤت وادالسماوا فليس لتسسهم الشام وليس فارس لعبد المسيح المقام واين عللك الملكوك وملكات، لعادة اشرفات وكلما هوات وانى ارئ ان زمان محمد اقدالقترب صلى الله عليه وسلم...

کیا کہا؟... اسے جا کر کہو... جب وہ عصا والا نبی ظاہر ہوگا... لاٹھی والا نبی ظاہر ہوگا... لاٹھی والا نبی... آپ کے ہاتھ میں لاٹھی ہوتی تھی... جب وہ لاٹھی والا نبی ظاہر ہوگا... اور جب اس کے قرآن کی تلاوت ہوگی.... اور جب بحیرہ سلوا خشک ہوگا... اور وادی سما بہہ پڑے گی... تو اس دن شام ایران... یہ سب اسی نبی کی غلامی میں چلا جائے گا... اور مجھے یوں لگتا ہے کہ وہ آخری نبی دنیا میں پیدا ہو گیا ہے... جس کی وجہ سے یہ سب کچھ وجود میں آیا ہے....

میرے بھائیو! اتنا بڑا رسول آیا... یہ تو تاریخی روایات ہیں... احادیث ہیں... ان میں کچھ ضعف بھی نہیں... صحیح بھی ہیں... لیکن ہم صرف قرآن پاک میں چلے جائیں... اور ساری باتیں چھوڑ دیں... قرآن میں اللہ اپنے نبی کو کیا مقام دیتا ہے... اور کتنی اونچی جگہ پر رکھتا ہے...

حوروں کا عاشق نوجوان!

ایک دفعہ ایک جماعت اللہ کے راستے میں تیار ہو رہی تھی... ملک شام میں ایک بزرگ ہیں... جو ترغیب دے رہے تھے... اللہ کے راستے میں نکلنے کیلئے ترغیب دے رہے تھے... اور ان کو تیار کر رہے تھے... کہ اللہ نے جنت دیدی اور جان مال لے لیا... بولو کون تیار ہے؟...

ایک نوجوان کھڑا ہو گیا... اس نے کہا اس محنت کے بدلے مجھے جنت ملے گی... کہا بالکل ملے گی... کہا پھر میں تیار ہوں آپ کے ساتھ چلوں گا... وہ بڑا

خوبصورت جوان... سولہ سترہ سال کا جوان... ان کے ساتھ نکل گیا....

اس زمانے میں تو بھئی ایک بول سنتے تھے... کھڑے ہوجاتے تھے... اب تو تین تین گھنٹے کے بیان کے بعد... چلہ بھی مشکل سے دیتے ہیں... اس وقت دس منٹ کی بات ہوئی... وہ گئے جان بھی قربان کردی...

اب چلتے چلتے اللہ کے راستے میں.... چلتے پھرتے وطن سے ہزاروں کلومیٹر دور نکل گئے... وہاں کافروں کے ساتھ جہاد ہوگیا... تو گھوڑے پر سوار تھا... اس کو نیند آگئی... تھوڑی سی نیند آئی... اس کی آنکھ کھلی تو... اس نے نعرہ لگایا...واشوقاء للعینا مرضیہ ... کہ میں عیناء مرضیہ کے پاس جانا چاہتا ہوں....

لوگوں نے کہا یہ تو پاگل ہوگیا لڑکا... دماغ خراب ہوگیا ہے اس کا... وہ گھوڑا دوڑاتا ہوا.... اس لشکر میں بڑے بزرگ تھے شیخ عبدالواحد ان کے پاس آگیا... کہ مجھے تو عیناء کا شوق لگ گیا ہے... اب دنیا میں نہیں رہنا چاہتا...

تھوڑی سی جھلک اللہ نے دکھادی... اس نے کہا بیٹا مجھے بھی تو بتا یہ کیا ہے....

اس نے کہا میں گھوڑے پر سوار تھا... تو مجھے نیند آگئی... نیند میں میں نے خواب میں دیکھا کہ ... ایک آدمی کہہ رہا ہے کہ چلو میں تمہیں عیناء کے پاس لے چلوں... اس نے کہا چلو ... اس نے میرا ہاتھ پکڑا اورایک باغ میں لے گیا... دیکھا تو جنت ہے پانی کی نہر ہے... اس کے کنارے پر خوبصورت لڑکیاں ہیں... وہ ایسی لڑکیاں ہیں... جن کے حسن و جمال کو دیکھ کر کوئی تعریف نہیں کرسکتا...

انہوں نے مجھے دیکھا... تو انہوں نے مجھ سے کہا... مرحبا بروح العیناء... یہ لو بھئی عیناء کا خاوند آ گیا... میں نے ان کو سلام کیا میں نے ان سے پوچھا... ایتکن العیناء... تم میں عیناء کون ہے... تو انہوں نے کہا... نحن خدم لها و ایمانها... ہم تو اس کی نوکرانیاں ہیں... ہم میں کوئی عینا نہیں... آپ آگے جائیں....

میں آگے گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہاں دودھ کی نہر چل رہی تھی... اور اس نہر پر ایسی لڑکیاں کھڑی تھیں... جو پہلیوں سے زیادہ خوبصورت تھیں... جن کو دیکھ کر آدمی فتنے میں پڑ جائے... ایسا حسن تھا کہ پچھلیوں کو بھی بھلا دیا... انہوں نے مجھے دیکھا... تو پھر مجھے کہا... مرحبا بروح العیناء... یہ تو عیناء کا گھر والا آ گیا... میں نے ان کو سلام کر کے پوچھا... ایتکن العیناء... تم میں عیناء کون ہے؟... تو انہوں نے کہا ہم کہاں عیناء ہم تو اس کی نوکرانیاں ہیں... آپ آگے چلے جائیں....

آگے گیا تو دیکھا کہ شراب کی نہر چل رہی ہے... اس پر ایسی لڑکیاں تھیں... انسیتنی من خلفت... کہ انہیں دیکھ کر پچھلی ساری بھول گئیں... ایسا خوبصورت اللہ نے انہیں چہرہ عطا فرمایا... کہ ان کو دیکھ کر سب کچھ بھول گیا... انہوں نے مجھے کہا... مرحبا بروح العیناء... یہ تو عیناء کے گھر والا آ گیا... میں نے ان کو سلام کر کے پوچھا... ایتکن العیناء... تم میں عینا کون ہے؟... تو انہوں نے کہا... نحن خدم لها... ہم تو نوکرانیاں ہیں... آپ آگے چلے جائیں....

آگے گیا تو شہد کہ نہر چل رہی ہے... اس کے کنارے پر بڑی خوبصورت لڑکیاں کھڑی ہوئی تھیں... وہ ایسی لڑکیاں تھیں کہ جن کے حسن و جمال کو کوئی بیان نہیں کرسکتا... یہ چار نہروں پر نوکرانیاں کھڑی ہوئی تھیں...

یہ تو قصہ ہے... اب ایک اور حدیث اس کے ضمن میں سنادوں... حدیث پاک میں آتا ہے...**ان فی الجنه حوراء یقال لها العیناء**... جنت میں ایک حور ہے...**یقال لها العیناء**... جس کا نام عیناء ہے...

اور جب وہ چلتی ہے...**عن یمینها سبعون الف خادم**... اس کے دائیں طرف ستر ہزار خادم...**عن یسارها مثل ذالک**... اس کے بائیں طرف ستر ہزار... ایک لاکھ چالیس ہزار خدام اندر کھڑے ہوتے ہیں... درمیان میں... ستر ہزار ادھر... ستر ہزار ادھر....

اور وہ کہتی ہے...**این الامرون بالمعروف والناهون عن المنکر**... بھلائیوں کو پھیلانے والے اور برائیوں کو مٹانے والے کہاں ہیں...**انی لکل من امر بالمعروف ونهی عن المنکر**... اللہ نے میرا ہر اس کے ساتھ نکاح کردیا ہے... جو دنیا میں بھلائی پھیلائے گا... برائی مٹائے گا... تبلیغ کا کام کرے گا... میں اس کی بیوی ہوں...

اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ ایک ہے... جتنے تبلیغ کرنے والے پیدا ہوتے جائیں گے... اتنا ہی اللہ عینا پیدا کرتا چلا جائے گا....

تو کہا جب میں چوتھی نہر پار کر گیا... انہوں نے بھی کہا ہم نوکرانیاں ہیں...

میں آگے چلا گیا... آگے دیکھا سفید موتی کا خوبصورت خیمہ جو جگمگا رہا تھا... روشن چمکدار... اس کے دروازے پر ایک لڑکی کھڑی ہے... سبز لباس پہن کر... اس نے جب مجھے دیکھا تو اس نے منہ اندر کیا... اور اندر کر کے کہا... عینا تجھے خوشخبری ہو تیرا خاوند آ گیا... عینا تیرا خاوند آ گیا... تیرے گھر والا آ گیا....

تو میں اندر گیا... سارا خیمہ نور سے روشن... اور خیمے کے اندر درمیان میں تخت پڑا ہوا تھا... تخت پر گاؤ تکیے لگے ہوئے... قالین بچھے ہوئے... اور اس کے اوپر ایک لڑکی بیٹھی ہوئی تھی... ایسا حسن و جمال جس کو دیکھ کر آدمی کا کلیجہ ہی پھٹ جائے... نہ برداشت کی طاقت... نہ دیکھنے کی طاقت... جب میں نے اسے دیکھا... تو میں نے کہا اچھا یہ عینا ہے...

اس نے مجھے کہا... **مرحبا قد دنا لک القدوم علل یا ولی الرحمن** ... اے اللہ کے ولی تیرا میرا ملاپ اب قریب ہے... تیرے ملنے کا وقت اب آ گیا ہے... کہا میں تو اس کو دیکھ کر آگے بڑھا... اس کے پاس بیٹھوں اس کو گلے لگاؤں... تو اس نے مجھے کہا... **مهلا مهلا** ... صبر کرو صبر کرو.... **فان فیک روح الحیوة**.... ابھی تم زندہ ہو... لیکن آج تیرا روزہ میرے پاس افطار ہو گا...

کہا اب تو میری آنکھ کھل گئی ہے... اب میں نہیں واپس جانا چاہتا... اگر آپ بھی ایک جھلک عینا دیکھ لیں... تو سارے ہی واپس رائے ونڈ چلے جاؤ... تو انہوں نے کہا اب تو میں بس جان دینا چاہتا ہوں... ٹکر ہوئی... سب سے پہلے یہ بچہ شہید ہوا... وہ عبدالواحد بن زید کہتے ہیں کہ.... میں نے دیکھا کہ وہ ہنس رہا اور

مر رہا تھا... مر بھی رہا اور ہنس بھی رہا....

جب واپس آئے... تو اس بچے کی ماں آئی... اس نے آکر کہا عبدالواحد میرے ہدیے کا کیا بنا... وہ اپنے بیٹے کو ہدیہ کہہ رہی... اللہ کو ہدیہ دیا تھا... اللہ کے راستے میں... اس وقت مائیں ایسی تھیں... کہا میرے ہدے کا کیا بنا... قبول گیا کہ مردو ہوگیا... یعنی مرگیا تو قبول ہوگیا واپس آگیا تو مردود ہوگیا... کہا بھئی... مقبوله او مردود... قبول ہے کہ مردود ہے....

تو انہوں نے کہا... بل مقبولہ ... بلکہ مقبول ہے... رات کو ماں نے خواب دیکھا... تو اس کا بیٹا جنت میں تخت پر بیٹھا ہے... عینا اس کے ساتھ بیٹھی ہے... وہ کہہ رہا ہے اماں اللہ نے تیرا ہدیہ قبول کیا ہے... اور عینا کے ساتھ میرا نکاح کردیا ہے... اسے میری بیوی بنادیا ہے... مجھے اس کے گھر والا بنادیا ہے... تو میرے بھائیو! جو دعوت کی محنت میں اپنی جان و مال کو کھپائے گا... ایسے اونچے درجات پر چڑھتا جائے گا....

ایک روایت میں آتا ہے کہ ... ایک ایک بول پر جنت کی حوروں سے نکاح ہوتا ہے... وہ جنت کی حور کہے گی... تجھے پتہ ہے تیرا میرا نکاح کب ہوا تھا... وہ کہے گا پتہ نہیں... وہ کہتی ہے فلاں کو جو تو نے دعوت دی تھی.... اس کے بدلے میں اللہ نے تیرا میرا نکاح کردیا....

کون بھائی ہے جو ہمت کے ساتھ یہ کہے... میں واپس نہیں جاتا میں تو یہیں سے آگے جاتا ہوں... لکھو میرے نقد چلے کے تین چلے... تین چلے سے

سال نقد بولو... بھئی عینا کے ساتھ نکاح کرلو... جنت الفردوس کے درجے پالو... اللہ کی محبت حاصل کرلو....

اللہ کا شریک بنانا! سب سے بڑا گناہ

زمین پھٹنے کو آتی ہے... آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہونے کو ہوتا ہے... پہاڑ ریزہ ریزہ ہونے کو ہوجاتے ہیں... جب تم میرا شریک ٹھہراتے ہو... میں ہوں ...یمسک السموات والارض ان تزولا...زمین آسمان کو گرنے سے روک لیتا ہوں... کہ نہیں نہیں مجھے نہیں گرانا ہے... ابھی مت گرو... میں انسان کی توبہ کا انتظار کررہا ہوں...اس کی توبہ کا منتظر ہوں....

بندے کی نافرمانی پر فرشتوں کو عذاب سے روکنا

سمندر میں جوار بھاٹا ہوتا ہے... جوش آتا ہے...اور کہتا ہے...ما من یوم الا والبحر یستئذن ربه فی ان یغرق ابن آدم ... سمندر میں جوش آتا ہے ...اے میرے رب مجھے اجازت دے... میں تیرے نافرمان اس آدم کی اولاد کو کھڑے کھڑے نگل جاؤں... نشان مٹادوں اور اللہ نے بعضوں کو نگل جانے کا حکم دیا....

اے زمین نگل جا...اور زمین نے پکڑا...وهو یتجلجل فی الارض الیٰ یوم القیامه...اور وہ قیامت تک زمین میں دھنستا جارہا ہے...منهم من

خسفنا ... کسی پر میرا امر آیا اور میں نے زمین میں دھنسایا ہے ... کسی پر میرا امر آیا...منهم من اغرقنا ... کسی پر میرا امر آیا اور میرے پانیوں نے انہیں غرق کیا ہے....

کسی پر میرا امر آیا فرشتے اجازت مانگتے ہیں... یا اللہ اجازت دے اس انسان کو ختم کردیں... جو تیری نافرمانی کررہا ہے... اور اللہ تعالیٰ نے بعضوں کو ختم کیا...منهم من اهلكنه الصيحة... فرشتے کی چیخ نے انسان کے کلیجے کو پھاڑ دیا... اور انہیں ہلاک و برباد کردیا....

...الم تر كيف فعل ربك بعاد، ارم ذات العماد، و فرعون ذى الاوتاد، الذين طغوا فى البلاد، فاكثروا فيها الفساد، فصب عليهم ربك سوط عذاب ... دیکھ تیرے رب نے کیا سلوک کیا قوم عاد کے ساتھ ... ان جیسا پیدا نہیں کیا... بچہ پیدا ہوتا تھا... بالغ ہونے میں تین سو برس لگ جانے تھے... تین سو برس میں ان کا بچہ بالغ ہوتا تھا... ہزار ہزار برس کی عمریں تھیں....

...لم يخلق مثلها فى البلاد... ایسا کوئی میں نے پیدا نہیں کیا... فکر لی اللہ کی ذات سے... اللہ کی ذات پر قربان جائیں... بندوں سے محبت ہے... نبیوں کو بھیجتا ہے... اور اللہ کو پتہ ہے کہ اس قوم میں کوئی بھی ایمان نہیں لائے گا... اس کی خاطر بھی نبی آرہا ہے کہ جاؤ سمجھاؤ... ایسی محبت لوگوں سے....

نافرمانوں سے محبت کرنے والی ذات

...ان نسیتنی ذکرتک ... جب تو بھول جاتا ہے تو میں پھر بھی یاد رکھتا ہوں... اور ایسی محبت بندوں سے... کہ سمندر اجازت چاہے ہلاک کردیں... لیکن وہ کریم ذات میرے بھائیو! ...نافرمانوں سے اتنی محبت کرتی ہے... تو فرمانبرداروں سے محبت کا کیا انداز ہوگا کہ ...ان کان عبدکم فشانکم به ... اگر تمہارے بندے ہیں... اور تمہارے پیدا کردہ ہیں... تو انہیں پکڑلو اور انہیں ہلاک کردو....

...فان کان عبدی فمنی والی عبدی ...اور اگر یہ میرا بندہ ہے تو تم بیچ میں سے ہٹ جاؤ... میں بندے کی توبہ کا انتظار کررہا ہوں...ان اتانی نهارا قبلته ...اگر دل میں کبھی توبہ کا خیال آگیا... تو میں اس کی توبہ قبول کرلوں گا....

ندامت کے آنسوؤں کی برکات

....یا ابن آدم لو بلغت ذنوبک عنان السماء ثم استغفرتنی غفرت لک ولا ابالي ...اے میرے بندے مایوس نہ ہو...اگر تیرے گناہ زمین کو بھردیں... اور زمین کی وسعتوں کو بھردیں... اور پھر اگر اوپر اٹھتے چلے جائیں... اور پھر خلا کو بھردیں... اور خلا سے نکل کر آسمان کے کنارے تیرے گناہ چھونے لگیں...

پھر تجھے ندامت آجائے... اور تیرے آنسو نکل جائیں... اور تو توبہ کیلئے ہاتھ اٹھائے... میں ایسا کریم... میں ایسا سخی... میں ایسا رحیم... غفرت لک ولا ابالی ... میں تیرے سارے گناہوں پر قلم پھیر دوں گا... اور مجھے کوئی نہیں پوچھ سکتا... کیوں کیا؟... مجھے کوئی نہیں پوچھ سکتا... میں تیری توبہ کا منتظر ہوں... کہ تو میری طرف کو جھکے... میری طرف کو آئے....

ماں سے زیادہ محبت کرنے والی ذات

ماں سے زیادہ مجھے محبت ہے... تیرے باپ سے زیادہ مجھے محبت ہے تیرے سے... تو سوچ تو صحیح میں نے تجھے کیسے بنایا... میرے بھائیو! میرے دوستو! اللہ سے زیادہ رحیم... اللہ سے زیادہ کریم... اور اللہ سے زیادہ محبت کرنے والا کوئی نہیں... سب سے رحیم ذات اور سب سے کریم ذات... اور سب سے مہربان ذات عالی ہے اللہ جل جلالہ کی ذات عالی...

اور اللہ جیسی رحیم ذات... یا ابن آدم انی لک محب... اے میرے پیارے بندے! میں تیرے سے محبت کرتا ہوں... تجھے میری طرف آنا ہے... میری طرف کو آ... نبیوں کا سلسلہ چلا... اور ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کو بھیجا... کہ جاؤ میرے بھٹکے ہوئے بندوں کو میرے سے جوڑو.... کہ یہ میرے سے جڑیں....

صحابیات کا اہتمام پردہ

زمانہ نبوی میں رات کو پردے کا حکم آیا... کسی کو پتہ چلا کسی کو نہیں پتہ چلا... تو ایک عورت مسجد میں آئی... اس وقت عورتیں بھی مسجد میں آ کر نماز پڑھتی تھیں... تو دیکھا کہ ساری عورتوں نے پردہ کیا ہوا... لمبے کالے برقعے پہنے ہوئے... چادریں لی ہوئیں... پوچھا تمہیں کیا ہوا؟... کہا تمہیں پتہ نہیں چلا؟... پردے کا حکم آ گیا... کہا مجھے تو پتہ ہی نہیں چلا...

تو اس نے نماز پڑھتے ہی ایک بچے کو دوڑایا... کہ جاؤ گھر سے چادر لے کر آؤ... وہ گھر گیا اور چادر لے کر آیا... گھر میں آئیں تو خاوند نے کہا... کہ اتنی بھی کیا بات تھی آ جاتی گھر میں... تمہیں تو پتہ ہی نہیں تھا... فرمانے لگی کہ جب پتہ چلا کہ حکم آ گیا... تو ایک قدم بھی اپنے رب کی مرضی کے خلاف اٹھانے کو جی نہیں چاہا....

کیا کہتے ہیں کہ پردہ تو دل کا ہوتا ہے... میں نے کہا پھر دل کی روٹی کھالو... کھانا تو دل کا ہوتا ہے... مت کھاؤ روٹی... یہ تین ٹائم ہانڈیاں کیوں چڑھتی ہیں؟... چائے تو دل کی ہوتی ہے... جیسے یہ جاہل صوفی کہتے ہیں... نماز تو دل کی ہوتی ہے... پردہ تو دل کا ہوتا ہے... نہیں نہیں... قانتات... جو رب کہے وہ کردو...

سب سے بڑا مسئلہ موت ہے

میرے بھائیو اور بہنو! اس آیت نے ہمیں جکڑ کے رکھ دیا ہے... اور موت کو دنیا کا سب سے بڑا مسئلہ بنا دیا... یہ دیوانوں کا جہاں ہے جو موت کو مسئلہ ہی نہیں سمجھتے... مہنگائی مسئلہ بن گئی... برتن کا ٹوٹ جانا مسئلہ بن گیا... سر میں درد ہونا مسئلہ بن گیا... بچے کو ملازمت نہیں مل رہی مسئلہ بن گیا....

یہ کتنا بڑا مسئلہ ہے کہ... موت ہمارے اس جیتے جاگتے پورے وجود کو مٹی کے ڈھیر میں بدل دے گی... اور معصوم بچہ پر ایک تازیانہ پڑتا ہے... کیونکہ اس نے تو خالی کھیل کود کو ہی دیکھا تھا... تو ایک دم جب گھر میں ماتم ہوتا ہے... تو وہ کہتا ہے کیا ہو گیا؟... کیونکہ اس کے لئے تو یہ نئی چیز ہے....

تو معصوم ذہن پر چوٹ پڑتی ہے کہ یہاں مرتے بھی ہیں... میں حج پر تھا... اور پیچھے میری والدہ فوت ہو گئیں... میری بھتیجی تین چار سال کی تھی... وہ میری بیوی سے کہنے لگی: چچی جان یہ لوگ کیوں رو رہے ہیں؟... یہ سارے کیوں رو رہے ہیں؟... اس نے کہا: آپ کی دادی فوت ہو گئی ہیں....

تو بچی نے کہا: یہ فوت ہونا کیا ہوتا ہے؟... اس نے کہا: مر گئی ہے؟... بچی نے کہا: مرنا کیا ہوتا ہے؟... کہا: اللہ تعالیٰ کے پاس چلی گئی ہے... کہنے لگی: یہ اللہ کے پاس کہاں گئی ہیں یہ تو سوئی پڑی ہیں... اللہ کے پاس کہاں گئی ہے... یہ بولتی کیوں نہیں؟... یہ اٹھتی کیوں نہیں... یہ سارے کیوں رو رہے ہیں؟....

تو پتہ چلا کہ یہاں جنازے بھی اٹھتے ہیں... اور پھر لوگ قبروں میں ڈال کر بھول جاتے ہیں... کسی کو یاد ہی نہیں رہتا کہ... کوئی ماں تھی جو راتوں اٹھ کر ہمارے لئے کیا کچھ بنایا کرتی تھی... کوئی باپ تھا جو نارووال کے بازاروں میں... ہمارے لئے گرمی اور سردی کے تھپیڑے سہتا تھا... اور سارا دن دوکان کی غلامی کرتا تھا... صرف اپنے بچوں کی ایک مسکراہٹ دیکھنے کیلئے ماں باپ خون و خون ہوجاتے ہیں... وہی اولادیں انہیں ایسے بھول جاتی ہیں... جیسے کبھی وہ آئے ہی نہ تھے... بھولی بسری داستان بن جاتے ہیں....

ظلم کرنے پر ۲۰ لاکھ آدمی قتل کردیئے گئے

چنگیز خان کے قاصد علاؤ الدین... خوارزم کے گورنر نے ایک غریب کو لوٹ لیا اور بندے بھی قیدی کر لئے... تو چنگیز خان نے وفد بھیجا علاؤ الدین کے پاس... کہ تیرے گورنر نے یہ ظلم کیا ہے اس کی تلافی کرو... اس بے وقوف نے ایک قدم اور آگے بڑھایا... اس نے پورے وفد کو ہی قتل کردیا... اور ایک آدمی چھوڑا... جس کا آدھا سر مونڈ دیا... آدھی داڑھی ایک مونچھ... اور کہنے لگا کہ چنگیز خان کو یہ میرا جواب ہے....

چنگیز خان روس میں بے کال جھیل پر شکار کررہا تھا... جب اس کے پاس یہ قاصد پہنچا... تو اس نے ایک پہاڑ پر چڑھ کر کہا کہ... اے مسلمانوں کے رب مجھ پر ظلم ہوا ہے... تو ان ظالموں کے خلاف میری مدد کر....

ایران میں جب وہ داخل ہوا ہے... اور مسلمانوں اور چنگیز خان کا لشکر آمنے سامنے ہوا... تو ایک اللہ والے جہاد کیلئے نکلے تھے تاتاریوں کے خلاف... انہوں نے دیکھا کہ فرشتے تاتاریوں کے لشکر کے پیچھے کھڑے ہیں... اور کہہ رہے ہیں...ایھا الکفرۃ افعلو الفجرہ ...اے کافروان ظالموں کو قتل کرو....

چنگیز وہ عذاب بن کر اترا مسلمانوں پر... کہ چوالیس بڑے بڑے شہر جن کی آبادی بیس لاکھ سے زائد تھی... اس نے آگ لگا کر برابر کر دیئے... بامیان میں چنگیز کا پوتا چغتائی کا بیٹا لڑائی میں قتل ہوگیا... تو چنگیز خان نے بامیان کو فتح کر کے آرڈر دیا کہ... بامیان شہر کے انسانوں کو قتل کر کے... اس شہر کے کتے اور بلے ذبح کر دیئے جائیں... معصوم بچے بھی ذبح کر دیئے گئے....

ورنہ یہ لوگ نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کو غلام بناتے تھے... وہ قہر اللہ کی طرف سے نازل تھا... ایران... افغانستان... اور ترکستان کی اینٹ سے اینٹ بجا دی... یہ دریائے سندھ تک آیا... چنگیز خان کی دریائے سندھ کے کنارے علاؤ الدین سے آخری لڑائی ہوئی... ہر جگہ مسلمانوں کو شکست ہوئی... یہاں یہ مشہور ہوگیا کہ تاتاری ناقابل شکست ہیں....

تبلیغ کی برکات

اتنی بڑی طاقت کوتوڑنا ناممکن ہوگیا تھا... اللہ تعالیٰ نے پھر دعوت وتبلیغ کی طاقت کوظاہر فرمایا... چنگیز خان مرگیا اس کا ایک بیٹا جوجی تھا... اس نے جوجی کو روس کی سلطنت دی... اور دوسرا بیٹا تھا اقتائی اس کو اپنا دارالحکومت دیا... قراقرم صحرائے گوبی میں... اور تیسرا لڑکا تھا اس کا چغتائی اس کو اس نے ترکستان کی سلطنت دی... اور چوتھا لڑکا تھا تلوئی اس کو اس نے ایران کی سلطنت دی... ایران عراق اور افغانستان شامل تھے....

ہلاکو خان کا دور تھا... یہ چنگیز خان کا پوتا ہے... اس نے بغداد کو تباہ و برباد کردیا... اور مصر پر حملہ کرنے جارہا تھا... مسلمانوں کے پاس مصر آخری ملک رہ گیا تھا....

تو اللہ کا ایک نظام چلا... رکن الدین بادشاہ مصر نے... کچھ علماء کو تاجروں کے بھیس میں تاتاریوں کے اندر بھیج دیا... کہ شاید ان میں سے کوئی مسلمان ہوجائے... ورنہ ان سے ٹکرانے کی طاقت مصریوں میں نہ تھی... جوجی کا پڑپوتا برکہ خان وہ اس وقت روس کا حکمران تھا... یہ تاجر سودا بھی بیچتے اور تبلیغ بھی کرتے... تاتاری خال خال مسلمان ہونے لگے....

ان میں ایک وزیر تھا... جو برکہ خان کا ہم نشین تھا وہ مسلمان ہوگیا... اس نے برکہ خان کو اسلام کی باتیں بتائیں... برکہ کہنے لگا تمہیں یہ باتیں کس نے بتائی

ہیں... وزیر کہنے لگا کہ تاجر مسلمانوں نے... اس نے کہا اچھا اب آئیں تو مجھے بتانا... مسلمانوں کا جو قافلہ آیا تو اس کے سامنے پیش کردیا... کہنے لگا اپنا اسلام مجھ پر پیش کرو... تاجروں نے اس کو قرآن سنایا... تو برکہ خان مسلمان ہوگیا... اب اس کے مسلمان ہونے سے اس کی پوری شاخ ایک دن میں مسلمان ہوگئی....

ادھر ہلاکو خان نے مصر پر چڑھائی کی... آخری چڑھائی... اور اہل مصر کو پیغام بھیجا کہ دیواریں گرادو... دروازے کھول دو... اب زمین پہ دو خاقان نہیں رہ سکتے... اگر میری مان لوگے تو تمہیں کچھ رعایتیں مل جائیں گی... ورنہ دریائے نیل تمہارے خون سے سرخ کردیا جائے گا... برکہ خان کو خط لکھا گیا... برکہ خان نے پیغام ملتے ہی ہلاکو کو لکھا... کہ مصر پر چڑھائی سے پہلے مجھ سے نمٹنا ہوگا... وہ حیران رہ گیا... کہنے لگا کہ تم نے چنگیز خان کا قانون نہیں پڑھا... کہ کوئی دو تاتاری آپس میں مت لڑیں... اس نے جواب دیا کہ چنگیز بھی کافر تھا... تو بھی کافر ہے... اور میں مسلمان ہوں... اب میرا تمہارا کوئی رشتہ نہیں... اب تمہیں مصر پر حملہ کرنے سے پہلے مجھ سے ٹکر لینا ہوگی....

جب وہ باز نہیں آیا... تو برکہ خان اپنے لشکروں کو لے کر نکلا.. پچاس برس بعد پہلی مرتبہ تاتاری تلواریں آپس میں ٹکرائیں... اور اس کے پیچھے کیا تھا... تبلیغ کا انقلاب آگیا....

انقلاب قلب سے ہے... دل کے خیالات کا بدل جانا... اور پھر اس کو مجازی طور پر استعمال کرتے ہیں... تختہ الٹ جانے کے لئے... جب دل اللہ کی

طرف پھر جاتا ہے... تو خود بخود انقلاب آجاتا ہے... جب دعوت اور تبلیغ کا کام چلتا ہے... تو اس طرح اللہ تعالیٰ دلوں کی زمین کو نرم کرتا ہے...

اب دو ہاتھی ٹکرا رہے ہیں... نہ وہ ہاریں اور نہ یہ ہاریں... لیکن لڑائی میں ہلاکو خان زخمی ہوا... وہ گھوڑے سے گر گیا اور اس کا پاؤں رکاب میں پھنس گیا... اور اللہ پاک نے اس کو گھوڑے سے گرایا... اور گھوڑا بھاگتا رہا اور پتھروں میں اسے گھسیٹتا رہا....

یہ ہلاکو خان مسلمانوں پر اس لئے بھی زیادہ ظلم کرتا تھا... کہ اس کی بیوی ''دوکوزہ'' عیسائی تھی... اور اس کا جو سپہ سالار تھا ''قتبوغہ'' وہ بھی عیسائی تھا... عیسائیوں نے پوری کوشش کی کہ چنگیز ہلاکو وغیرہ عیسائی ہوجائیں... کیونکہ یہ فاتح تھے... ہلاکو ۴۲ سال کی عمر میں جہنم واصل ہوا... اور اللہ تعالیٰ نے چند داعیوں کا اتنا پھل لگایا... اور تاتاری خود راستہ روک گئے... ورنہ تاتاریوں کو روکنے کے لئے مصر کے پاس کچھ بھی نہ تھا....

تیمور بادشاہ بننے سے پہلے ایک دن شکار کو نکلا... تو شیخ رشید الدین جلال الدین سے سامنا ہوگیا... پوچھنے لگا کہ بتاؤ میرا یہ کتا بہتر ہے کہ شیخ رشید الدین؟... شیخ نے جواب دیا کہ اگر میرا خاتمہ ایمان پر ہوگیا... تو میں بہتر ہوں ورنہ یہ کتا مجھ سے افضل ہوگا... کچھ باتوں کے بعد شہزادے کا غصہ کم ہوگیا... کہنے لگا جب میں بادشاہ بنا تو مجھے ملنے ضرور آنا... میں تم سے کچھ پوچھوں گا... وقت گزرتا گیا... تیمور بادشاہ بن گیا... شیخ کا انتقال ہوگیا... شیخ نے اپنے بیٹے کو وصیت کی تھی کہ

تیمور بادشاہ کو ضرور ملے....

تیمور کا دارالحکومت منگولیا کے پاس کہیں تھا... شیخ کا بیٹا بادشاہ کے دارالحکومت پہنچا... محل کے قریب ہی کہیں رات بسر کی... فجر کے وقت اذان دی... بادشاہ کی آنکھ کھلی... اس نے کہا یہ کون اتنی اونچی آواز سے نغمہ گا رہا ہے... زبان بھی اجنبی ہے... خدام سے کہا معلوم کرو اور پکڑ کر لاؤ... نوجوان لایا گیا.. تو تیمور نے پوچھا کون ہو؟... کہنے لگا شیخ رشید الدین جلال الدین کا بیٹا ہوں... کہا کیسے آئے ہو؟... جواب دیا کہ آپ نے میرے ابا سے کہا تھا کہ... جب میں بادشاہ بنوں تو مجھ سے آکر ملنا... اسلئے آپ سے ملنے آیا ہوں....

کہنے لگا بتاؤ اسلام کیا ہے... اس نے دعوت دی... وہ مسلمان ہو گیا... پھر اپنے وزیر کو بلایا... وزیر پہلے ہی مسلمان ہوا پڑا تھا... باقی تین وزیر دعوت پر مسلمان ہو گئے... پھر سپہ سالار کو بلایا... اس نے کہا میں تو مسلمان نہیں ہوتا... میں تو تلوار کی زبان سمجھتا ہوں... اگر مجھے زیر کردو تو مسلمان ہو جاؤں گا....

رشید الدین نے کہا ٹھیک ہے میں لڑوں گا... بادشاہ نے کہا مارا جائے گا... اس نے کہا پھر کیا ہے... اگلا دن طے ہو گیا... منادی کرادی گئی شہر میں... اور وقت مقررہ آن پہنچا... سپہ سالار دو زرہیں پہن کر آیا... اور دونوں ہاتھوں میں تلوار پکڑی ہوئی... اور رشید الدین خالی ہاتھ بغیر اسلحہ کے....

سالار نے اپنی ایک تلوار ان کو دی کہ یہ لو میری تلوار لے لو... تو انہوں نے الٹے ہاتھ سے تلوار پکڑی... اور سیدھے ہاتھ سے اس کے دل پر مکا مارا اور کہا...

اللہ... وہ سپہ سالار تھا... مگر صرف ایک مکے سے تین قلابازیاں کھا کر زمین پر گرا... اور بے ہوش ہوگیا... جب ہوش آیا تو کہنے لگا... بس مجھے اسلام سمجھ آگیا ہے اور مسلمان ہوگیا....

اس بادشاہ کے ہاتھ پر دس لاکھ تاتاری مسلمان ہوئے... منگولیا میں اس کی قبر اب بھی موجود ہے... اس کی قبر پر لکھا ہے... شاہ تاتار جس کے ہاتھ پر دس لاکھ لوگ مسلمان ہوئے... وہ چند لوگ کتنا بڑا احسان کرگئے مسلمانوں پر... جو تاتاریوں کو دعوت دینے نکلے تھے....

ورنہ تاتاریوں کو کون روک سکتا تھا... وہ اتنے سخت جان تھے کہ تین تین دن... تین تین راتیں گھوڑوں کی پشت پر گزار دیتے تھے... بھوکے اور پیاسے... اور اگر ان کو زیادہ پیاس لگتی تھی... تو اپنے خنجر سے گھوڑے کی پشت کو زخمی کرتے تھے... اور گھوڑے کا خون پی لیتے تھے... یہ ان کا پانی تھا.. تو اللہ نے اس امت کو عظیم کام دیا ہے....

اس لئے بھائیو! اپنے محلہ والوں کو گھر والوں کو نماز پر لاؤ... اور یہی سنت ہے... گھر والوں کو بھی اور محلہ والوں کو بھی سمجھائیں... یہ جو مشہور ہے نا کہ پہلے اپنا گھر پھر محلہ والے... اگر یہ بات ہوتی تو جب تک بنو ہاشم مسلمان نہ ہو جاتے .... حضور ﷺ کسی دوسرے کو تبلیغ نہ فرماتے....

میں تمہیں یاد کرتا ہوں تم بھول جاتے ہو

حدیث قدسی کا مفہوم ہے... کہ جب بندہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے ... میں بھی اس کو اپنے دل میں یاد کرتا ہوں... اگر وہ تنہائی میں یاد کرتا ہے... تو میں بھی اس کو تنہائی میں یاد کرتا ہوں... جب وہ مجمع میں میرا ذکر کرتا ہے... تو میں اس سے بہتر یعنی فرشتوں کی مجلس میں اسے یاد کرتا ہوں... جو آدمی بستر پر سوتے سوتے ذکر کرتا ہے... تو ذاکرین میں شمار ہوتا ہے... جب تک جاگ نہ جائے....

ذکراللہ کی برکات

ایک صحابی کے قول کے مطابق جب...اللہ الصمد... کہتا ہے جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں...اللہ اکبر... کا ثواب زمین وآسمان کے خلا کو بھر دیتا ہے...اور...سبحان اللہ... کا ثواب اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا....

حدیث کا مفہوم ہے کہ... جب تک بندہ مجھے یاد کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں...انا مع عبدما ذکرنی ... حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ... ذکر کے علاوہ کوئی ایسا عمل نہیں ہے جو اللہ کے عذاب سے زیادہ سے زیادہ بچائے... کسی نے پوچھا جہاد سے بھی زیادہ... فرمایا ہاں... کیونکہ قرآن میں ہے...ولذکر اللہ اکبر...اللہ کا ذکر سب سے بڑی چیز ہے...

وہ گھر جس میں اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے... ایسے چمکتے ہیں جیسے ستارے...اور

جن میں ذکر نہ ہو وہ اندھیرے ہوتے ہیں... قرآن کی تلاوت بہت بڑا ذکر ہے... فرمایا تم میں بہترین وہ ہے جو قرآن پڑھے اور پڑھائے... سورۂ فاتحہ ہر بیماری کا علاج ہے... اور اس کے پڑھنے کا ثواب دو تہائی قرآن کے برابر ہے... جیسے ہر چیز کا دل ہوتا ہے سورۂ یٰسین قرآن کا دل ہے... اس کا ثواب دس قرآن کے برابر ہے... جو کوئی سورۂ واقعہ پڑھتا ہے... اسے کبھی فاقہ نہیں ہوگا....

سورۂ ملک اپنے پڑھنے والے کو بچائے گی... اور عذاب قبر سے نجات دلائے گی... سورۂ اخلاص کی تلاوت تین دفعہ کرنے کا ثواب... پورے ایک قرآن کے پڑھنے کے برابر ہے... جو کوئی اس کو ایک دفعہ پڑھتا ہے... جنت میں ایک محل بنتا ہے... جو دو دفعہ پڑھتا ہے دو محل جنت میں بنتے ہیں... اور جنتی جنت کے دروازے کو ۴۰ سال تک دیکھتا رہے گا... ایسے ہی نیک اعمال کا اجر جنت ہے....

گناہوں سے واپسی کا سفر

آج مسلمان! اپنی زندگی سے بہت دور نکل گئے ہیں... آئیے واپسی کی راہ اختیار کریں... اور گذشتہ زندگی سے توبہ کریں... اللہ کا فرمان ہے... توبوا الی اللہ جمیعا ایھا المومنون ... اے ایمان والو! اکٹھے مل کر اللہ کے دربار میں توبہ کرو....

یاد رکھو... ادھر ہم توبہ کریں گے... ادھر اللہ پاک ایک ایک کا نام لے کر

اعلان کرے گا... کہ فلاں ابن فلاں نے توبہ کرلی ہے... فرشتو! تم گواہ بن جاؤ میں نے ان کو بخش دیا... اللہ کی قسم نو سو نہیں نو کروڑ چوہے کھائے ہوں... پھر بھی توبہ کرلو....

قارون نے موسیٰ علیہ السلام پر الزام لگانے کی کوشش کی... اللہ نے زمین موسیٰ علیہ السلام کے تابع کردی... موسیٰ علیہ السلام کے کہنے پر قارون پانچ قسطوں میں زمین کے اندر دھنس گیا... جب وہ دھنس گیا... تو اللہ نے فرمایا اے موسیٰ علیہ السلام! جس طرح رو کر گڑگڑا کر یہ تجھ سے معافیاں مانگتا رہا... میری عزت کی قسم! اگر یہ مجھ سے اس طرح ایک مرتبہ بھی معافی مانگ لیتا... تو میں معاف کردیتا...

۷۰ سال کے گناہ ایک آنسو پر معاف

آج کا تو کافر بھی قارون سے بہتر ہے... ہم تو سارے اللہ کے حبیب ﷺ کے امتی بیٹھے ہیں... ایک آنسو ندامت کا یا اللہ کے خوف کا... جو چہرے پر نہ ڈھلکے... صرف ایک آنکھ کے کٹورے کو تر کردے... اس ایک آنسو سے اللہ ستر سال کے گناہ دھودے گا....

ایک کرتہ دھونا ہو... تو دو بالٹیاں پانی کی ضرورت ہوتی ہے... ادھر ۷۰ برس کے گناہوں کو دھونے کے لئے... صرف ایک قطرہ پانی اللہ کو دے دے... اگر آنسو نہ نکلے تو ہائے کردو... اللہ اس ہائے کو برسات بنادے گا... اور گناہ دھو دے گا...

ادھر آپ توبہ کریں گے...

ادھر آسمان پر نقارہ بج جائے گا...

ذکر میرا مجھ سے بہتر ہے کہ اس محفل میں ہو...

اے اللہ! بس اب ان راہوں پہ نہ لوٹوں گا... اے اللہ! بس اب میں نے تجھے راضی کرنا ہے... میری جان چلی جائے... مال چلا جائے... میں بک جاؤں... مگر تیرے نام کو نہ چھوڑوں گا... سود نہیں کھاؤں گا... جھوٹ نہیں بولوں گا... گانے نہیں سنوں گا....

اگر توبہ ٹوٹ گئی تو پھر کرلینا... ہاں وہ دنیا کے حکمرانوں کی طرح نہیں... کہ دل میں کدورت رکھ لے گا... بلکہ وہ تو کریم ہے ادھر ہائے ہوتی ہے.... ادھر اس کی بانہیں کھل جاتی ہیں... آ میرے بندے آجا....

تبلیغ کا کام ہے اپنے اللہ کو ساتھ لینا

اللہ سے تعلق بنالیں اپنے اللہ کو اپنا بنالیں... جس کی وفاؤں کا یہ حال ہو یا اللہ ایک دفعہ کہے... جب ستر مرتبہ میرے بندوں کو تو کیا کہتا ہے... اچھا ایک آدمی دعا مانگتا ہے... یا اللہ! تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے جلدی دے دو جلدی دے دو... سننا نہیں چاہتا نافرمان ہے....

ایک آدمی رو رہا ہے... یا اللہ! یا اللہ!... دوسری رات... یا اللہ! یا اللہ!... پھر تیسری رات... یا اللہ! یا اللہ!... کبھی مہینوں گزر گئے کبھی سال گزر گئے...

یااللہ! یااللہ!... یہاں تک کہ فرشتے سفارش کرتے ہیں... یااللہ تیرافرمانبردار بندہ ہے اسے تو دیتا کیوں نہیں؟... انی احب ان... اس کی مجھے ہائے ہائے اچھی لگ رہی ہے... ذرا رونے تو دو اور اگر دے دیا تو کب روئے گا....

ہاں دے دیا تو کب روئے گا... اچھا لگ رہا ہے رونے دو... اس کا رونا مجھے پسند آرہا ہے... کیونکہ ہمیں دین سے گہری واقفیت نہیں ہے... اس لئے ہم حالات سے پریشان ہوکر... اللہ کے ہی ناشکرے بن بیٹھے ہیں... اور کوئی ملا ہی نہیں اللہ کو آزمانے کے لئے... ہم ہی رہ گئے تھے....

جو اللہ کا بنتا ہے اللہ اس کے بن جاتے ہیں

تو بھائیو! یہ تبلیغ کا کام ہے اللہ کو ساتھ لینے کا... اس ذوالجلال والاکرام کو ساتھ لئے بغیر نہ قومیں بن سکتی ہیں... اور نہ ملک بن سکتے ہیں... اور نہ افسران بن سکتے ہیں... اور نہ عورتیں بن سکتی ہیں... اور نہ اولاد بن سکتی ہے... اللہ کو ساتھ لینا پڑے گا....

تو منہ موڑ جا... تو منہ موڑ جا... پھر بھی میں تجھے بلاتا رہوں گا... آجا! آجا! آجا!... من تقرب الی تلقیة من بعید... جو میری طرف کو چلتا ہے... میں آگے کو بڑھ کر اس کا استقبال کرتا ہوں... فما یسمع بھا ...اے میرے بندے! جب تو میرے زیادہ قریب ہوتا ہے... میں تیرے کان بن جاتا ہوں جس سے تو سنتا ہے....

...وعیـــن... میں تیری آنکھ بن جاتا ہوں... جس سے تو دیکھتا ہے... ویدع التی وبطشتھا... میں تیرے ہاتھ بن جاتا ہوں... جس سے تو پکڑتا ہے...ورجل التی یمشی بھا ... میں تیرا پاؤں بن جاتا ہوں... جس سے تو چلتا ہے....

اتنا اونچا مقام جو اللہ کی بارگاہ میں لے لیتا ہے... کہ جبرائیل بھی اس کی گرد کو دیکھتا رہ جاتا ہے یہ...لا الـــہ الا اللہ ... میں سب کچھ چھپا ہوا ہے... یہ اقرار معرفت ... اقرار عبدیت... اقرار توحید... اقرار نبوت کہ یا اللہ بس ہم تیرے ہوگئے ہیں... اپنی سواری کو اللہ کی طرف چھوڑ دے... اور اپنے محبوب کی طرف لوٹ جا....

بنی آدم پر اللہ کے احسانات

اللہ نے انسان کو پیدا کیا... پھر پیدا کر کے اللہ تعالیٰ نے نظام کیا کیا؟ کہ...جعلت لک حنانا فی صدر ابویک ... کہ تیرے ماں باپ کے دلوں میں تیری محبت ڈال دیتا ہوں... کیسی محبت ہوتی ہے؟...لایا کلان حتی تشبع ...جب تو نہ کھائے تو انہیں روٹی اچھی نہیں لگتی...ولا یمانان حتی ترقد ...جب تک تو نہ سوئے تو انہیں نیند نہیں آتی... وہ بھی جاگ رہے ہیں... تم بھی جاگ رہے ہو... تمہارے جاگنے کے ساتھ...وہ بھی اپنی نیند کو قابو میں کئے بیٹھے ہیں....

یہ سارا نظام اس لئے چلاتا ہوں کہ تیری پرورش کے لئے ضروری ہے...
کسی کا بچہ روئے تو کسی کے سر میں درد ہوتا ہے... اپنا بچہ روئے تو دل میں درد ہوتا ہے... یہ فرق کہاں سے آتا ہے... یہ اللہ کی تربیت کا نظام ہے... لم ازل ادبرک تدبیرا ... میرے بندے میں مسلسل اپنا ارادہ تیرے اندر نافذ کرتا جاتا ہوں... اور تجھے پروان چڑھاتا جاتا ہوں....

تو پھر جب منہ میں غذا جاتی ہے... تو آگے ہمارے ہاتھ میں کچھ نہیں کہ... اس کو کیسے تقسیم کرنا ہے... یہ زبان ہے... کہ جس سے اللہ بولنے کا کام بھی دے رہا ہے... اور ذائقوں کے چکھنے کا کام بھی دے رہا ہے...

آپ نے کبھی غور کیا... کہ کتنی بڑی اللہ کی قدرت ہے کہ اتنے سے گوشت کے ٹکڑے پر... یہاں مٹھائی رکھیں کبھی پتہ چلا... اور یہاں پکوڑا رکھیں کبھی پتہ چلا... کہ یہ میٹھا ہے یا نمکین ہے... اور یہاں پر آپ گولی رکھیں... تو کبھی پتہ چلا کہ کڑوی ہے یا میٹھی ہے... اور جوں ہی چیز یہاں گئی... فوراً زبان نے کہا ڈاکٹر صاحب آپ میٹھا کھا رہے ہیں... مولانا صاحب آپ نمکین کھا رہے ہیں....

زبان! اللہ کی نشانی

تو یہ جو یہاں اتنا ہی ٹکڑا ہے... وہ تو پکار پکار کر کہتا ہے کہ میٹھا آگیا... مزیدار نمکین آگیا... پکوڑا آگیا... گوشت آگیا... روٹی آگئی... حلوہ آگیا... پوری آگئی... یہ کڑوی گولی آگئی... اور اس کو رکھو سر کے اوپر تو کچھ پتہ نہیں... ہتھیلی پہ رکھو تو کچھ پتہ نہیں... پاؤں پر رکھو تو کچھ پتہ نہیں... یہاں جاتے ہی پتہ

لگنے لگ جاتا ہے....

اس میں اللہ نے تین ہزار چھوٹے چھوٹے خانے بنائے ہیں... اگر اللہ یہ خانے بند کردے... تو چوہدری صاحب کب پتہ چلے گا کہ پتھر کھا رہے... نہ پتہ چلے گا کہ روٹی کھا رہے ہیں... نہ پتہ چلے گا کہ یہ میٹھا ہے... نہ پتہ چلے گا کہ کڑوا ہے... ایسا ہی ہے کہ جیسا بھوسہ کھالیا... جن کی اللہ یہ رگیں بند کردیتا ہے... ان کے لئے بھوسہ اور روٹی برابر ہوجاتا ہے...

پھر یہ اگلا حصہ یہ میٹھے کو بتاتا ہے... درمیانی حصہ یہ نمکین کو بتاتا ہے... آخری حصہ یہ کڑواہٹ کو بتاتا ہے... ہم کیا کرتے ہیں؟... کہ گولی کو اندر لے جانے کے لئے... عین وہاں رکھتے ہیں جو کڑواہٹ کو بتانے والا حصہ ہے... وہاں گولی رکھتے ہیں... تو وہ فوراً سارا منہ کڑوا ہوجاتا ہے... اب اگر گولی یہاں رکھیں تو کچھ پتہ نہیں چلے گا... کہ یہ حصہ کڑواہٹ کو نہیں بتاتا... یہ حصہ مٹھاس کو بتاتا ہے... تو وہ کہتا ہے کہ میں یہ گولی کو جلدی سے اندر ڈالوں... یہاں رکھی تو ایک سیکنڈ میں سارا منہ کڑوا ہوجاتا ہے... یہاں رکھیں کچھ پتہ نہیں چلے گا... اندر بھی چلے جائے گی منہ بھی کڑوا نہیں ہوگا....

تو اس چھوٹے سے گوشت میں ہم سے بولنے کا... اور بولنے کی اتنی بڑی نعمت رکھی... اس میں مٹھاس نمک کڑوا چکھنے کی اللہ نے طاقت رکھی... پھر اس کو اللہ بتیس چھریوں میں چلاتا ہے... یہ حرکت کررہی ہے... آپ ایک پیاز ذرا کاٹنے بیٹھیں... تو ادھر سے آکر چھری ادھر لگے گی... اور یہ ہوٹل والوں نے یہاں

ادھر یہ باندھا ہوتا ہے... پٹی باندھی ہوتی ہے... لگے ہوتے ہیں ٹک ٹک ٹک...

اور اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا یہ ٹکڑا بتیس چھریوں میں چلتا ہے... اور جب روٹی چبا رہے ہیں تو کتنی تیزی سے چھریاں چل رہی ہوتی ہیں... کیسے اللہ اس کی حفاظت کرکے دکھاتا ہے... کبھی کبھی دانت کے نیچے لے آتا ہے تو کیسی چیخیں نکلتی ہیں... تو اللہ بتاتا ہے کہ... اگر میں چاہوں تو اپنی حفاظت کو ہٹالوں تو.... تو اپنے دانتوں سے اپنی زبان چبا جائے....

تو یہ اس مالک کا کتنا بڑا احسان ہے... پھر جب غذا آگے جاتی ہے... تو پھر آگے دو نالیاں ہیں ایک سانس کی... ایک غذا کی... جب آدمی نوالہ منہ میں ڈالتا ہے... تو یہاں جو میڈیکل نظر ہے وہ بتاتی ہے کہ یہاں ایک پردہ ہے... تو جب غذا اندر جاتی ہے... وہ سانس کی نالی کو بند کردیتا ہے... اور منہ کی نالی کو کھول دیتا ہے....

لیکن ہمارے اللہ کی خبر یہ ہے کہ یہاں ایک فرشتہ ہے... جو تیری سانس کی نالی کو بند کرتا ہے... پردے کو ادھر لانے والا فرشتہ ہے... آتا پردہ ہی ہے... لیکن لانے والا فرشتہ ہے... تو تیری سانس کی نالی کو کھولتا ہے... بند کرتا ہے... اور غذا کی نالی کو کھولتا ہے... جو تیری سانس کی نالی کو کھولتا ہے... بند کرتا ہے... اور غذا کی نالی کو کھولتا ہے... اگر اللہ اس فرشتے کو ہٹالے... تو سیدھا سانس کی نالی میں... اپنے نوالے سے آپ مرجائے گا....

انصاف کے لئے بیٹے کی گردن اڑا دی

بنو امیہ پر ۱۳۲ھ میں زوال آیا... بنو عباس غالب آ گئے... ان کا ایک نوجوان عبدالرحمٰن بن معاویہ بن ولید بن عبدالملک بن مروان... یہاں سے بھاگا اور ۱۳۷ھ میں یہ اسپین پہنچنے میں کامیاب ہو گیا... وہاں اس نے دوبارہ سلطنت کی داغ بیل ڈالی... پھر بنو امیہ کی ایک شاخ نے پونے تین سو سال وہاں حکومت کی....

اس میں ایک بادشاہ گزرا ہے منذر... اس کے بیٹے نے ایک یہودی کو قتل کر دیا... اور بیٹا بھی ولی عہد اور اکلوتا... تو مقدمہ عدالت میں پیش ہوا... خاندان والوں نے پیسے دے کر خون بہا دیا... فیصلہ ہو گیا... صلح ہو گئی....

رپورٹ ساری حکومتی... عدالتی بادشاہ کو پہنچائی جاتی تھی... یہ کیس بھی بتایا گیا کہ یہ کیس تھا... یہ فیصلہ ہوا... تو اس نے اعلان کیا کہ کل دربار عام ہو... دربار عام کا آج ترجمہ ہے... ''کھلی کچہری''... کہا کھلی کچہری ہو... رعایا بھی آئیں... خواص بھی آئیں... عوام بھی آئیں....

سب آئے... یہودی کے ورثاء بھی... شاہی خاندان بھی... بیٹا بھی...

اب اس نے پھول کاٹ لیا... پھر کہا میں اپنے لئے یہ برا طریقہ جاری نہیں کرنا چاہتا... کہ بادشاہوں کی اولاد حکومت کے تکبر میں رعایا کو قتل کرے... اور مال کے زور پر اپنا خون معاف کروا لے... میں یہ سنت سیئہ جاری نہیں کرنا چاہتا... لہٰذا

بطور چیف جسٹس میں اس فیصلے کو کالعدم قرار دیتا ہوں..... اور اپنے بیٹے کے قتل کا حکم صادر کرتا ہوں..... اور یہودی کے ورثاء کی طرف سے یہ فریضہ میں خود سرانجام دوں گا.....

یہ کہہ کر وہ تخت سے اترا... تلوار سونتی اور کہنے لگا مجھے پتہ ہے... تیرے بغیر ہم بھی زندہ نہیں رہ سکیں گے... اور تیری ماں کو مجھ سے زیادہ دکھ ہوگا... لیکن میں تجھے اللہ کی شریعت پر قربان کرتا ہوں... اور اپنے ہاتھ سے اس کی گردن اڑادی... وراس صدمے میں وہ نیم پاگل ہوگیا... دو ہفتے سو نہیں سکا... ساری رات خلا میں گھورتا رہتا... اسی میں اس کا انتقال ہوگیا....

لیکن وہ اپنا نام ایسا زندہ کرگیا کہ... آج ہزار سال کے بعد میں اس کی کہانی آپ کو سنا رہا ہوں... بنوامیہ تو بہت آئے... پونے تین سو سال میں پتہ نہیں کتنے آئے..... منذر کیوں زندہ رہ گیا..... اپنی حکومت میں اللہ کو راضی کر کے چلا گیا....
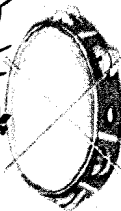
میری رحمت میرے غصے پر حاوی ہے

عرش کے اوپر ایک بہت بڑی تختی ہے... جس کی لمبائی چوڑائی کو اللہ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا... اللہ نے خود لکھوایا ہوا ہے... میری رحمت میرے غصے سے آگے چلی گئی... اللہ فرماتے ہیں اے میرے بندے میں تو تجھے یاد رکھتا ہوں... تو مجھے بھول جاتا ہے... میں تو تیرے گناہوں پر پردہ ڈالتا ہوں... تو پھر بھی مجھ سے نہیں ڈرتا... میں پھر بھی تجھے یاد رکھتا ہوں... تو مجھے بھول جاتا ہے... میں پھر

بھی تجھے یاد رکھتا ہوں... تو ناراض ہو کر منہ پھیر جاتا ہے... میں نہیں منہ پھیرتا... میں تیرے انتظار میں رہتا ہوں....

سمندر کہتا ہے... اجازت دے اللہ! غرق کردوں؟

زمین کہتی ہے... اللہ! اجازت دے نگل جاؤں؟

آسمان کے فرشتے کہتے ہیں.... اے اللہ! اجازت دے تیرے نافرمانوں کو ہلاک کردیں....

اوراس کی رحمت کو دیکھو میرے بھائیو!... وہ یوں کہتا ہے... تمہارا بندہ ہے تو پکڑلو... میرا بندہ ہے تو درمیان میں دخل نہ دو... میں اپنے بندے کی توبہ کا انتظار کررہا ہوں... کبھی تو رات میں توبہ کرے گا... کبھی تو دن میں توبہ کرے گا.... اور جب بھی توبہ کرے گا قبول کروں گا....

گھوڑے سے فرمانبرداری سیکھو!

میرے بھائیو! اللہ کی رحمت کا مطلب یہ تھوڑی ہے... کہ اللہ بڑا مہربان ہے اس کی نافرمانی کرو... اللہ نے سورۂ عادیات میں کیسا گلہ کیا ہے؟... اللہ تعالیٰ نے گھوڑے کی کیوں قسمیں کھائیں؟... اے میرے بندے! نہ تو نے گھوڑا بنایا... نہ تو نے اسے پالا... میں نے تیری ملکیت میں دیا....

چند دن تو نے دانہ کھلایا... پانی پلایا... اب تو اس پر زین رکھتا ہے؟... اس کو ایڑ لگاتا ہے... اور وہ تیری مان کے چلتا ہے... دشمن پر حملہ کرتا ہے... سینے پر تیر کھاتا ہے... تھکا ہارا آتا ہے... پھر تو صبح اٹھ کر اس کی پیٹھ پر زین رکھتا ہے... پھر

اس کو ایڑ لگاتا ہے... وہ نہیں کہتا میں تھکا ہوا ہوں... چھوڑ دو... مجھے آرام کرنے دو... نہیں تیری لگام کے اشارے کو سمجھتا ہے... تھاپ مارتا... چنگاری اڑاتا ہے... دوڑتا جاتا... غبار اڑاتا ہے... دشمن کے درمیان میں گھستا ہے....

اے میرے بندے! گھوڑے نے تو تیری فرمانبرداری کی... پر تو میرا نافرمان نکلا... میرا ناشکرا نکلا... کیسا گلہ اللہ نے کیا... تجھے کس نے دھوکہ میں ڈال دیا... مجھ سے جس کی رحمت کی انتہا نہیں... پوری دنیا مل جائے تو اتنے گناہ نہیں کرسکتی کہ زمین بھر جائے... آسمان اور خلا بھر جائے... پوری دنیا مل جائے تو اتنے گناہ نہیں کرسکتی... لیکن اس کی رحمت پہ قربان جائیں....

آنکھ میں اللہ کی نشانیاں

بتاؤ کہ یہ گردہ کس نے دیا ہے؟... اس ایک آنکھ میں ایک سو تین ملین بلب لگے ہوئے ہیں... تیرہ کروڑ بلب لگے ہوئے ہیں... یہ آپ نے ٹیوبیں لگائیں نا... اس کا بل لیں گے ابھی واپڈا والے... اگر مسجد والے بھی بل نہ دیں تو ان بھی بجلی کاٹ کر چلے جاتے ہیں... اور یہ چھپن کروڑ بلب لگے ہوئے ہیں... اور کوئی بل اللہ نے نہیں مانگا....

کہ میرا بندہ سوائے اس کے کہ... جعلت لک عینین... وجعلت لکم الغطاء.... فلنظر بینک ما احللته لک..... میرے بندے تجھے آنکھیں دیں ہیں... ان پر پردہ لگایا ہے... ان سے وہ دیکھ جو حلال ہے... اگر کسی کی عزت تیرے سامنے آئے... کہ اس کا دیکھنا میں نے تیرے لئے حرام کردیا

ہے...اطبک علیھم الغطاء...تو یہ آنکھیں اس طرح جھکالیا کر...یہ ایک بل اللہ نے مانگا ہے....

نارووال میں کتنے ہیں جو یہ بل ادا کرتے ہیں...اور کتنوں کی آنکھوں کا نور اللہ نے واپس لے لیا ہے...پھر سب کو سپلائی کرتے رہنا...یہ ہم نے کتنے پیسوں سے لیا؟...ایک ناخن کوئی پوری دنیا کے خزانے خرچ کر کے لاکر دکھادے...ناخن کے آگے یہ جو اللہ نے پردہ لگایا ہے...جو کچھ ناخن کی حفاظت کرتا ہے...صرف کوئی پردہ خرید کر لاکر دکھادے....

مولوی صاحب پیسے سے کیا کچھ نہیں ہوتا...پیسہ ہے تو سب کچھ ہے...پیسہ نہیں تو کچھ بھی نہیں...یہ تو یہودی کہا کرتے تھے...آج مسلمانوں نے بھی کہنا شروع کردیا...یہ تو بنیا کافر کہتا تھا...آج مسلمان بھی کہہ رہا ہے کہ...پیسہ ہے تو سب کچھ ہے پیسہ نہیں تو کچھ بھی نہیں....

دانت! اللہ کی نشانی

ہم تبلیغ میں کہہ رہے ہیں کہ...اسلام ہے تو سب کچھ ہے...اسلام نہیں تو کچھ بھی نہیں...اللہ ساتھ ہے تو سب کچھ ہے...اللہ ساتھ نہیں تو کچھ نہیں...تو اگر اپنے وجود میں اللہ کے احسانات کو...اور اللہ کی قدرتوں پر غور کرنا شروع کریں...

وفی انفسکم افلا تبصرون...

ایک آدمی ملا...ان کے منہ کا لعاب نہیں بنتا تھا...ایک ایسا مرض کہ اللہ منہ کا لعاب ختم کردے...وہ ایسی تکلیف میں تھے کہ موت مانگتے تھے...کبھی آپ نے

محسوس کیا کہ آپ کا منہ تر رہتا ہے... اور جب کھانا سامنے آتا ہے تو ایک دم پانی نکلنا شروع ہو جاتا ہے... یہ ان کے منہ میں لگا ہوا... یہ کتنے پیسوں سے یہ منہ کا لعاب خرید کر لائے ہیں؟....

تو پھر غور کرتے کہ دانت ایک سطح پر آ کر رک جاتے ہیں... اگر اللہ ان کو بڑھانا شروع کر دے... باہر آنے شروع ہو جائیں... تو ان کو بھی رکنے نہ دے قد کی طرح..... تو کہاں تک آجائیں گے؟..... کبھی کبھی کسی کے اٹھا کر باہر کر دیتا ہے..... تو اس کی کتنی بری حالت ہو جاتی ہے.....وفی انفسکم افلا تبصرون ...اے میرے بندے! کبھی اپنے اندر غور تو کیا کر... کہ تیرا رب کیسے تجھے بنا کر چلا رہا ہے....

خوش رہنا ہو تو اللہ کو منا لو

یزید بن ملک اموی خلیفہ گزرے ہیں... یہ نئے خلیفہ تھے عمر بن عبدالعزیزؒ کے بعد آئے تھے... ایک دن وہ کہنے لگے کہ... کون کہتا ہے کہ بادشاہوں کو خوشیاں نصیب نہیں ہوتیں؟... میں آج کا دن خوشی کے ساتھ گزار کر دکھاؤں گا... اب میں دیکھتا ہوں کہ کون مجھے روکتا ہے؟... کہا آج کل بغاوت ہو رہی ہے... یہ ہو رہا ہے... وہ ہو رہا ہے... تو مصیبت بنے گی....

کہنے لگا آج مجھے کوئی ملکی خبر نہ سنائی جائے... چاہے بڑی سے بڑی بغاوت ہو جائے... میں کوئی خبر سننا نہیں چاہتا... آج کا دن خوشی کے ساتھ گزارنا چاہتا

ہوں... اس کی بڑی خوبصورت لونڈی تھی... اس کے حسن و جمال کا کوئی مثل نہ تھا... اس کا نام حبابہ تھا... بیویوں سے زیادہ اسے پیار کرتا تھا... اس کو لے کر محل میں داخل ہوگیا....

پھل آگئے چیزیں آگئیں... مشروبات آگئے... آج کا دن امیر المومنین خوشی سے گزارنا چاہتے ہیں... آدھے سے بھی کم دن گزرا ہے... حبابہ کو گود میں لئے ہوئے ہے... اس کے ساتھ ہنسی مذاق کر رہا ہے اور اسے انگور کھلا رہا ہے... اپنے ہاتھ سے توڑ توڑ کر کھلا رہا ہے... ایک انگور کا دانہ لیا اور اس کے منہ میں ڈال دیا....

وہ کسی بات پر ہنس پڑی... تو وہ انگور کا دانہ سیدھا اس کی سانس کی نالی میں جا کر اٹکا... اور ایک جھٹکے کے ساتھ اس کی جان نکل گئی... جس دن کو وہ سب سے زیادہ خوشی کے ساتھ گزارنا چاہتا تھا... اس کی زندگی کا بدترین دن بنا کہ دیوانہ ہوگیا... تین دن تک اس کو دفن نہیں کرنے دیا... تو اس کا جسم گل گیا... سڑ گیا... زبردستی بنو امیہ کے سرداروں نے اس کی میت کو چھینا... اور دفن کیا... اور دو دن کے بعد یہ دیوانگی میں مر گیا....

خوشی انسان لیتا ہے... خوشی اپنی طاقت سے کوئی خرید سکتا ہے؟... سب کچھ اللہ کے خزانوں میں ہے... تو میرے بھائیو! یہ ہے... لا الـه الا اللہ ... اللہ سب کچھ ہے... مخلوق کیا کر سکتی ہے؟... اللہ کے بغیر... یہ تو سب اسباب ہیں... ان سے اللہ کا ارادہ ہوگا تو کام بنے گا....

دنیا میں کتنے کروڑ پتی انسان ہیں... ان کو کوئی جانتا ہی نہیں... اور دنیا میں کتنے فقیر ہیں... جن کے پیچھے دنیا دوڑتی ہے... دنیا میں کتنے حکمران ہیں... جن کے لئے دلوں میں نفرت کے داغ ابلتے ہیں... کتنے جھونپڑی میں رہنے والے ہیں... جن کے لئے دل قربان ہوتے ہیں....

یہ کون ہے جو اس نظام کو چلا رہا ہے... دنیا میں کتنے مالدار ہیں جن کا حرص ختم نہیں ہوتا... وہ بھولے بیٹھے ہوئے ہیں... اور دنیا میں کتنے فقیر ہیں... جو بادشاہوں سے بھی زیادہ غنی ہیں... جن کی نظر میں دنیا ایک کوڑی کے برابر بھی نہیں ہے....

تہجد قرب الٰہی کا آسان ذریعہ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہمارے اندر زندہ ہو... دن کو بھی رات کو بھی... رات کو کیا ہو رہا؟... قم اللیل الا قلیلا ورتل القرآن ترتیلا ... یہ بڑی عجیب آیت ہے... چونکہ آپ ﷺ سارا دن دعوت دیتے تھے تو موقع کم ملتا تھا... اللہ کے ساتھ راز و نیاز کا... اللہ نے یہ آیت اتاری کہ سارا دن لوگوں کے لئے نکالتے ہو..... تو میرے لئے بھی کچھ دو نا..... جب تو میرا حبیب ہے....

قم اللیل... ساری رات میرے پاس کھڑے ہو کے مجھ سے باتیں کیا کر....

پھر خیال آیا کہ ساری رات کھڑا تو نہیں ہو سکتا...الا قلیلا ... اچھا تھوڑا سا آرام بھی کیا کر... محبت نے جوش مارا تو کہا کہ ساری رات کھڑے رہو... شفقت

نے جوش مارا تو آرام کی اجازت مل گئی... پھر محبت نے جوش مارا... نصفه... آدھا میرے سامنے کھڑا ہونا پڑے گا... پھر شفقت نے جوش مارا... اونقص منه قليلا... نصف سے بھی تھوڑا کم وقت دے دو....

پھر محبت نے جوش مارا... او زد عليه ورتل القرآن ترتيلا ... پھر اس سے بھی زیادہ وقت لگالیں... یہ محبت اور شفقت آپس میں لڑتی رہی... کبھی کہتے ہیں پوری رات کھڑے رہو... کبھی کہتے ہیں آدھی رات... کبھی ثلث رات... کبھی اس سے زیادہ... کہ ان دونوں آیتوں میں ایسی محبت ہے کہ کوئی بتا نہیں سکتا....

محبت چاہتی ہے کہ ساری رات میرے پاس ہو... شفقت چاہتی ہے کہ یہ تو ہو نہیں سکتا... میرے نبی کو بیوی کا حق بھی ادا کرنا ہے... اور جسم کا حق بھی ہے... لیکن رات کا زیادہ حصہ مجھے دیا کر... کیوں؟... ان ناشئة الليل هي اشد وطا واقوم قيلا ... رات کو کوئی شور وغل نہیں ہوگا... رات کو بات کریں گے مزے سے ...ایک دوسرے کو سنائیں گے....

اور یہی حکم اس امت کو بھی ملا ہے کہ... تم پر فرض تو نہیں کرتا لیکن تم سے مطالبہ ضرور کرتا ہوں کہ... رات کو میری محبت میں کھڑا تو ہوا کر... فضائل سنا دیئے... تتجافى جنوبهم عن المضاجع يدعون ربهم خوفا وطمعا ...رات کو میرے لئے کھڑے ہو... بستر چھوڑ دیا کر....

جب تم مسواک کر کے تہجد پڑھو گے... تو ایک فرشتہ آئے گا... اور پاؤں

میں پاؤں رکھ دے گا... اور کہے گا قرآن سنا اور قرآن سنا... آپ نے فرمایا کتنا خوش قسمت ہوگا وہ انسان... جو رات کو اٹھتا ہے کہ وضو کرتا ہے... پھر بیوی کو کہتا ہے کہ آجا تو بھی تہجد پڑھ لے... بستر سے جدا ہوتا ہے... اور اس کے منہ پر چھینٹے مارتا ہے....

پھر یہ دونوں اٹھ کے نماز پڑھتے ہیں... تو اللہ ان کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے... فرشتوں سے کہتا ہے دیکھو یہ کیا کرر ہے ہیں... اپنے آرام کو میرے لئے کیسے قربان کرر ہے ہیں؟... کتنی خوش قسمت ہے وہ عورت... جو رات کو اٹھتی ہے... اور وضو کر کے نماز کی تیاری کرتی ہے... اور شوہر کو بھی اٹھاتی ہے... دونوں میاں بیوی نماز پڑھتے ہیں... اللہ ان دونوں کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے....

یہ رات کو اللہ کے نبی کے مشابہ ہے... رات کو رونا... رات کی آہیں... اب تو کوئی رونے والا ہی نہ رہا... دنیا کے ساز وسامان میں... دنیا کے رنگ ورونق میں... رات کی چمک کو بجھا دیا....

حالانکہ حدیث میں آتا ہے کہ... یہ آقا میری یاد میں راتوں کو اٹھتے تھے... اور ایسے روتے تھے... اور قرآن پڑھتے تھے... کہ ہلکی سی گنگناہٹ میرے عرش کے گرد چکر لگاتی تھی... یہ گھر میں کہہ رہا ہے کہ... الحمد للہ رب العالمین ... اوپر اللہ کے عرش کے گرد یہ کلمہ چکر لگاتا ہے... اب تو رات کی فرض نماز چھوڑ دی... تہجد کون پڑھے... فرائض چھوٹ گئے....

بیٹی! اللہ کی رحمت

میرے بھائیو! ہمیں اللہ پاک کا نبی زندگی دے کر گیا یہ... ہم تو خوش نصیب ہیں کہ ہمیں حضرت محمد ﷺ جیسا رہبر دیا... ان کی شریعت عطا فرمائی... گو بہت گئے گزرے ہیں پھر بھی اللہ کا شکر ہے عزت ہے... ماں کی عزت ہے... بیٹی کے روپ میں پیدا ہوئی....

تو حضور ﷺ نے فرمایا... جس کو اللہ نے بیٹی دی اور اس نے برا نہ منایا... کیونکہ بعض بد بخت ایسے ہوتے ہیں کہ... بیٹی پیدا ہو تو بیوی کو مارنا شروع کر دیتے ہیں... مجھے ایک خاتون کا فون آیا کہ دو بیٹیاں ہیں... تیسری امید سے ہیں... میرا خاوند کہہ رہا ہے کہ تیسری بھی بیٹی ہوئی تو طلاق دے دوں گا....

میں نے کہا اگر میرے بس میں ہوتا... پہلے اس کے والدین کو الٹا لٹکا تا... کہ انہوں نے اس بد بخت کو یہ بھی نہ سکھایا... کہ یہ نصیب کون بنانے والا ہے... پھر اس بد بخت کو الٹا لٹکا تا... جس نے کسی کے جگر کے گوشے کو کیسے چیر پھاڑ کے رکھ دیا... لوگ کیسے بیٹیوں کو پالتے ہیں... اور آگے کیسے ظالم ہیں.... جو چھوٹی سی بات پر دھکا دے کر باہر پھینک دیتے ہیں....

اس لیے اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا... بہترین مسلمان وہ ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ اچھا ہو... بچوں کے ساتھ اچھا ہو... اور اس لیے تو میرے نبی ﷺ نے فرمایا... سب سے پہلے اللہ تعالیٰ ترازو میں جو تمہارا عمل تولے گا... وہ تمہارا تقویٰ

نہیں تولے گا... جہاد نہیں تولے گا... تمہاری شہادت نہیں تولے گا... تمہارا علم نہیں تولے گا... تمہاری تبلیغ نہیں چلے گی... تمہارا درس وتدریس... تصنیف وتالیف ...ذکر وخانقاہ نہیں...

میں اپنی وضاحت کے لیے بات کہہ رہا ہوں ...سب سے پہلے جب ترازو ہلے گا... اور مجھے بلایا جائے گا... اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعلان ہوگا... لاؤ اس کے اچھے بھی... برے بھی ...تو سب سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا... اپنی بیوی سے کیسا سلوک کرتا تھا... پہلے مجھے وہ دکھاؤ... اپنی بیوی اور بچوں سے کیا سلوک کرتا تھا... پہلے مجھے وہ دکھایا جائے...

پہلا پرچہ ہی فیل ہوگیا تو آگے کیا کرے گا ؟..تو بہت سے لوگ باہر سے بڑے ہنس مکھ... اندر سے انتہائی بدتمیز... اپنے ماں باپ کا پورا ادب کروائیں گے... اور بیوی کے ماں باپ کو ذلیل کر کے رکھ دیں... بیوی کے ذمہ تو میری ماں کی خدمت نہیں... میری ماں کی خدمت تو میرے ذمے ہے... باپ کی خدمت تو میرے ذمے... میری بیوی کے ذمے تو نہیں...

جو میرے ذمے ہے وہ کرتا نہیں... جس کے ذمے نہیں اس کو مارتا ہے... میری ماں کی خدمت... میرے باپ کی خدمت... میری بہنوں کی خدمت... میرے بھائیوں کی خدمت... بھائی تو ویسے ہی غیر محرم ہے... ان سے تو ویسے ہی اجنبیت اور پردہ ہے...اور اس کو ذلیل کر دیا... اور اس کے ماں باپ کو سر بازار رسوا کر دیا....
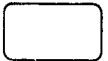
جنتی ہر دکھ بھول جائے گا

حضرت ابوبکر صدیق ﷛ اپنے خطبہ میں فرمایا کرتے تھے:

...لا خیر فی خیر بعدہ النار ولا شر فی شر بعدہ الجنة...

''وہ مصیبت کوئی مصیبت نہیں جس کے بعد جنت ہو اور وہ خیر اور سکھ کوئی سکھ نہیں جس کے بعد جہنم ہو۔''

حضور ﷺ نے فرمایا...

...الاوان الخیر کلہ بحو افیرہ فی الجنة...

''یادرکھو! ہر قسم کی... ہمہ قسم کی عزتیں... کامیابیاں... بھلائی... چین... سکون ...راحت کی جگہ جنت ہے...''

...الا وان الشر کلہ بحو فیرہ فی النار...

''یادرکھو! ہر قسم کی مصیبت، تباہی، عذاب، بربادی کا ٹھکانا جہنم ہے۔''

پاکستان! اللہ کی بڑی نعمت

یہ اتنا خوبصورت ملک ہے... چھ براعظم دنیا میں آباد ہیں اللہ نے مجھے چھ کے چھ میں پھرایا ہے... یہ اتنی حسین وادی ہے کہ ایسا حسن کہیں نہیں... یہ فرنائل زمین ہے کہ ایسی ساری دھرتی میں کہیں نہیں... اس کے اتنے خوبصورت موسم ہیں ساری دھرتی میں کہیں نہیں.. اس کا ایسا خوبصورت میٹھا پانی ہے ساری دھرتی میں کہیں نہیں...

ایک آم کو رکھ دو سارے کمرے میں خوشبو پھیلا دے گا...امریکہ اور افریقہ کے دس ہزار آم رکھ دو ...ایسا لگتا ہے جیسے مٹی پڑی ہو ...میں مکہ میں تھا مجھے جیالوجسٹ ملا...جیالوجسٹ ...وہ مجھ سے کہنے لگا ...میں اپنے علم پہ تمہیں بتا رہا ہوں کہ پاکستان جیسی دھرتی ،زمین ...بطور زمین پوری دنیا میں کسی کے پاس کوئی نہیں...

تمہارے ملک کو ایک کینسر لگا... وہ خیانت کا لگا...اگر تمہارے ملک میں خیانت نہ ہوتی... بددیانتی نہ ہوتی تو یہ دنیا میں جنت کا ٹکرا تھا...یہ ہماری بدقسمتی ہے ...میں آپ سے ہاتھ جوڑ کے کہتا ہوں ،حضور ﷺ کی پاک زندگی اپنے لیے نمونہ بناؤ...ان کو سامنے رکھ چلو.....

میرے دوست تھے سکریٹری ریٹائر ہوئے...کچھ دن کے لئے اسلام آباد گئے اور پھر وہاں سے چند دنوں بعد واپس آ گئے ...میں ملاقات کو گیا...کہنے لگے میں تو اسلام آباد سے جلدی واپس آ گیا ہوں... منت کی تھی کہ مجھے پنجاب ہی بھیج دو...لاہور میں ہی کسی کھڈے لین لگادو ...اس لیے کہ ساری زندگی دیانت سے گزرے گی...

جب میں گیا اسلام آباد...تو چھ مہینے میں مجھے لگا...یا میں پاگل ہو جاؤں گا ...یا میں کرپٹ ہو جاؤں گا...کیونکہ شام کو جب سیکریٹری جمع ہوتے... کوئی کہتا امریکہ میں اتنا بنا لیا...انگلینڈ میں اتنا بنا لیا...اتنے پلاٹ بن گئے ...اتنی زمین بن گئی...اتنے گھر بن گئے... چھ مہینے سن سن کر...

میں نے کہا... میرا تو آج تک ذاتی گھر ہی نہ بن سکا اور میں سکریٹری تک پہنچ گیا... اور میں آج تک گھر نہیں بنا سکا...تو میرے سامنے دوراستے بن گئے... یا تو میں پاگل ہو جاتا...یا میں انہیں کی طرح کرپٹ ہو جاتا...تو میں منت کر کے واپس آ گیا... کہ بھئی اللہ کے واسطے واپس بھیج دو...اس ملک کو جو کینسر لگا ہے...وہ بددیانتی کا لگا ہے...

بھائیو! اللہ سے مانگ لو...کس انداز سے روئے یہ بھی لکھا ہوا ہے...ذرا دیکھو اس پیغمبر نے پتھر کے پجاریوں کو کہاں سے کہاں پہنچادیا... کوئی دنیا میں سیف اللہ بن کے نہیں آیا تھا...

خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی بہادری

یہ ولید کا بیٹا حاضر ہوا نور ایمان سے منور ہوا... موتہ کا میدان ہے... شکست کے آثار مکمل ہو چکے ہیں...نڈر حضرت زید رضی اللہ عنہ شہید ہو چکے ہیں... دوسرے سپہ سالار خستم جعفر رضی اللہ عنہ بھی شہادت پا چکے ہیں... تیسرے سپہ سالار عبداللہ بن روحہ رضی اللہ عنہ بھی شہید ہو چکے ہیں...

ایک لاکھ لشکر کفار نے تین ہزار مسلمانوں کے لشکر کو گھیرے میں لیا ہوا ہے... نکلنے کا راستہ نظر نہیں آرہا... جھنڈا گر چکا ہے... حضرت ثابت بن اکرم بدری صحابی ہیں... انہوں نے جھنڈا اٹھایا بڑی مشکل سے... اور کہا کون جھنڈا پکڑے گا؟....

دس آدمی تھے... انہیں شہید کیا اور اوپر سے حملہ کردیا... ان کے حملے سے اتنی بڑی فتح شکست میں بدل گئی... اور جب ایمان لے آئے تو سیف اللہ بن کر لہرانے لگے....

خلفاء راشدین کے فضائل

ایک یہودی کہنے لگا... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے... تمہارے نبی کا کوئی درجہ نہیں... تو آپؓ نے... اس کے منہ پر زور سے تھپڑ مارا... وہ روتا ہوا آپ ﷺ کے پاس آیا... پوچھا کیا ہوا... کہا مجھے عمر نے مارا ہے... پیچھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے... پوچھا تو نے کیوں مارا ہے... کہنے لگے اس نے آپ ﷺ کی شان میں گستاخی کی ہے....

کہا اے عمر اسے راضی کرو... یہودی تو سن! ابراہیم خلیل... موسیٰ کلیم عیسیٰ روح... میں اللہ کا حبیب ہوں فخر سے نہیں کہتا... پھر آپ ﷺ ایک دم اپنی ذات سے ہٹے اپنی امت پر آئے... میرا کیا پوچھتا ہے میری امت کا پوچھ... اللہ نے اپنے دو ناموں میں سے میری امت کا نام چنا ہے....

اس وقت جھنڈا پکڑنا موت تھا... تین کمانڈر کٹ چکے تھے... زیدؓ، جعفرؓ، عبداللہؓ... لوگوں نے کہا تو ہی پکڑ لے... کہا کہ میرے بس کی بات نہیں کوئی اور پکڑے... کسی نے کہ خالدؓ کو پکڑا دو... خالدؓ نے کہا کہ میں نیا آدمی ہوں کسی پرانے کو پکڑا دو... لوگ بولے خالد کو پکڑا دٗ خالدؓ کو....

حضور ﷺ مسجد نبوی میں تشریف فرما ہیں... تینوں کمانڈوں کے جنت میں جانے کی خبر بتا چکے ہیں... ایک ہزار کلو میٹر کا فاصلہ ہے... پھر آپ ﷺ چپ ہو گئے... آخر خالدؓ نے جھنڈا اٹھایا اور دوسرے ہاتھ سے تلوار لہرائی... تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا... ثم صلی الله سیفا من سیوفه... اب اللہ نے اپنی تلواروں میں سے ایک تلوار کو نکال کیا ہے....

یہاں سے سیف اللہ کا لقب پڑا ہے... جب خالد بن ولیدؓ کے انتقال کا وقت آیا... تو وہ رونے لگے اور کہنے لگے... کہ میں نے (۱۰۰) سے زیادہ جنگیں لڑیں ہیں... میرے جسم پر ایک بالشت بھی ایسی جگہ نہیں ہے... جہاں تیر، تلوار یا نیزے کا زخم نہ ہو... لیکن دیکھو میں بستر پر عورتوں کی طرح مر رہا ہوں....

علماء فرماتے ہیں کہ وہ میدان جہاد میں شہید ہو ہی نہیں سکتے تھے... کیوں کہ وہ سیف اللہ تھے... یہی وہ خالد بن ولیدؓ ہیں جنہوں نے جنگ احد میں پلٹ کر حملہ کیا تھا... کفار مکہ کو شکست ہو گئی اور وہ بھاگ گئے تھے... تو ضرار ابن الخطاب قریشی نے خالدؓ سے کہا... کہ تیرے جیسے جری جرنیل کے ہوتے ہوئے ہمیں شکست ہو گئی؟... وہ کہنے لگے کہ میں کیا کروں... کوئی راہ نظر ہی نہیں آتی...

مجھے کوئی راہ نظر آئے تو میں کچھ کروں...

اتنے میں گھوڑے کی لگام کھینچی اور پلٹ کر دیکھا... تو وہ درہ یا ٹیلہ جس پر حضور ﷺ نے پچاس آدمی کھڑے کیے تھے خالی تھا... انہوں نے ایک سو آدمیوں کو لیا... اور ایک خشک نالے کے اندر چلتے ہوئے اور اس ٹیلے پر آئے... وہاں صرف دس آدمی تھے... انہیں شہید کیا اور اوپر سے حملہ کر دیا... ان کے حملے سے اتنی بڑی فتح شکست میں بدل گئی... اور جب ایمان لے آئے تو سیف اللہ بن کر لہرانے لگے....

خلفاء راشدین کے فضائل

ایک یہودی کہنے لگا... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے... تمہارے نبی کا کوئی درجہ نہیں... تو آپؓ نے... اس کے منہ پر زور سے تھپڑ مارا... وہ روتا ہوا آپ ﷺ کے پاس آیا... پوچھا کیا ہوا... کہا مجھے عمر نے مارا ہے... پیچھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے... پوچھا تو نے کیوں مارا ہے... کہنے لگے اس نے آپ ﷺ کی شان میں گستاخی کی ہے....

کہا اے عمر اسے راضی کرو... یہودی تو سن! ابراہیم خلیل... موسیٰ کلیم... عیسیٰ روح... میں اللہ کا حبیب ہوں فخر سے نہیں کہتا... پھر آپ ﷺ ایک دم اپنی ذات سے ہٹے اپنی امت پر آئے... میرا کیا پوچھتا ہے میری امت کا پوچھ... اللہ نے اپنے دوناموں میں سے میری امت کا نام چنا ہے....

اس وقت جھنڈا پکڑنا موت تھا... تین کمانڈر کٹ چکے تھے... زید،
جعفر، عبداللہ... لوگوں نے کہا تو ہی پکڑ لے... کہا کہ میرے بس کی بات
نہیں کوئی اور پکڑے... کسی نے کہ خالد کو پکڑا دو... خالد نے کہا کہ میں
نیا آدمی ہوں کسی پرانے کو پکڑا دو... لوگ بولے خالد کو پکڑا دُ خالد کو....

حضور ﷺ مسجد نبوی میں تشریف فرما ہیں... تینوں کمانڈروں کے جنت میں
جانے کی خبر بتا چکے ہیں... ایک ہزار کلومیٹر کا فاصلہ ہے... پھر آپ ﷺ چپ
ہو گئے... آخر خالدؓ نے جھنڈا اٹھایا اور دوسرے ہاتھ سے تلوار لہرائی... تو رسول اللہ
ﷺ نے ارشاد فرمایا... ثم صلی اللہ سیفا من سیوفه... اب اللہ نے اپنی
تلواروں میں سے ایک تلوار کو نکال کیا ہے....

یہاں سے سیف اللہ کا لقب پڑا ہے... جب خالد بن ولیدؓ کے انتقال کا
وقت آیا... تو وہ رونے لگے اور کہنے لگے... کہ میں نے (۱۰۰) سے زیادہ جنگیں
لڑیں ہیں... میرے جسم پر ایک بالشت بھی ایسی جگہ نہیں ہے... جہاں تیر، تلوار یا
نیزے کا زخم نہ ہو... لیکن دیکھو میں بستر پر عورتوں کی طرح مر رہا ہوں....

علماء فرماتے ہیں کہ وہ میدان جہاد میں شہید ہو ہی نہیں سکتے تھے... کیوں
کہ وہ سیف اللہ تھے... یہی وہ خالد بن ولید ہیں جنہوں نے جنگ احد میں

اللہ کا نام سلام ہے... میری امت کا نام مسلمین ہے... اللہ کا نام مومن
ہے... میری امت کا نام مومنین ہے... تم پہلے آئے ہم تمہارے بعد آئے...
جنت میں تم سے پہلے جائیں گے... آپ ﷺ نے فرمایا میں جنت کو اونٹنی پر سوار
ہوں گا... اور میری اونٹنی کی نکیل بلال حبشی کے ہاتھ میں ہوگی... اور وہ میرے
ساتھ ساتھ سب سے پہلے جنت میں جائے گا....

پھر آپ ﷺ نے ابوبکر کو دیکھا... میں ایک آدمی کو جانتا ہوں جس کے
ماں باپ کو بھی جانتا ہوں... جنت میں آئے گا تو آٹھوں دروازے کھل جائیں گے
... فرشتے کہیں گے... مرحبا مرحبا... ادھر آئیں ادھر آئیں... سلمان فارسیؓ
نے گردن اٹھائی اس اونچی شان والا کون ہے یا رسول اللہ؟... آپ ﷺ نے فرمایا
یہ ابوبکر....

پھر آپ ﷺ نے فرمایا اللہ لوگوں کو دیدار عام کرائے گا... ابوبکر کو دیدار
خاص کرائے گا... پھر آپ ﷺ نے فرمایا میں نے جنت میں محل دیکھا... جس کی
اینٹ یاقوت کی ہے... میں نے سمجھا میرا ہے... میں اس میں جانے لگا تو دربان
نے کہا... یہ تو عمر بن خطاب کا محل ہے یا رسول اللہ!... آپ نے فرمایا عمر تیرا
غصہ یاد آیا اس لیے اندر نہیں گیا ہوں.... ورنہ اندر جا کر دیکھ ہی لیتا... حضرت
عمر رونے لگے... کہا میں آپ پر غصہ کھاؤں گا یا رسول اللہ!....

پھر آپ ﷺ نے حضرت عثمان کو دیکھا... عثمان! اے عثمان!... جنت
میں ہر نبی کا ایک ساتھی ہے... میرا ساتھی تو ہے عثمان....

پھر آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا... ہاتھ پکڑ کے اپنی طرف کھینچ کر فرمایا... اے علی تو راضی ہو.... جنت میں تیرا گھر میرے گھر کے سامنے ہوگا... تو فاطمہ کے ساتھ اس گھر میں میرے سامنے رہے گا... حضرت علی رضی اللہ عنہ رونے لگے... میں راضی ہوں یارسول اللہ!...

پھر آپ ﷺ نے طلحہ رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ کو کہا... اے طلحہ! اے زبیر! جنت میں ہر نبی کے مددگار باڈی گارڈ... جیسے بادشاہوں کے دائیں بائیں کھڑے ہوتے ہیں... کہا ایسے میرے دائیں بائیں طلحہ اور زبیر ہوں گے...

اللہ نے اس امت کو عزت بخشی... لوگوں کو جنت کا شوق اور جنت کو حضرت سلیمان کا شوق... حضرت مقداد کا شوق... حضرت علی کا شوق... ایک حدیث میں آتا ہے کہ جنت کو مقداد کا شوق ہے... علی وسلمان کا شوق ہے... یہ کہاں سے عزت آئی... ختم نبوت کا کام ملا ہے... (لمبی عمروں کی وجہ سے) نمازیں تو پہلی امتوں کی زیادہ... روزے ان کے زیادہ... حج ان کے زیادہ... زکوٰۃ ان کی زیادہ... درجہ ہمارا زیادہ....

موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی... اے اللہ! میری امت سے اچھی بھی کوئی امت ہے... جس پر بادلوں کے سائے ہوئے... من وسلویٰ آئے... اللہ تعالیٰ نے فرمایا آپ کو پتہ نہیں ہے کہ... اے موسیٰ! ساری امتوں پر امت احمد کو... وہ عزت حاصل ہے جو مجھے تمام مخلوقات پر حاصل ہے....

بوٹ پالش کرنے والا آئن اسٹائن سے عقلمند کیوں؟

ایک چھوٹا سا سیل ہے انسان کے جسم میں... وہ ہمیں نظر نہیں آتا سوائے خوردبین کے... کہ اس کے ساتھ دیکھنے سے نظر آتا ہے... ایک فیلس ہے جو انسولین بناتا ہے... اس کے بگڑنے پر انسان کو شوگر ہو جاتا ہے... جب یہ انسولین بنانا چھوڑ دیتا ہے... تو اس کو کنٹرول کرنے سے شوگر کا جو سسٹم ہے وہ خراب ہو جاتا ہے....

پھر شوگر کی وجہ سے کھانا ہضم نہیں ہوتا... اس لئے سارا کام خراب ہو جاتا ہے... اس ایک سیل جو کہ خوردبین سے نظر آتا ہے... بغیر اس کے نظر نہیں آتا... اس وقت تک اس پر لاکھوں انسان پی ایچ ڈی کر چکے ہیں... اور ارب ہا ارب ڈالر اس پر خرچ کر چکے ہیں... تو اس ایک سیل کے فنکشن کا پورا حال معلوم نہیں ہوسکا... تو انسانی جسم کل ۲۵ کھرب سیل پر مشتمل ہے....

یہ سارے اندازے ہیں... ۲۵،۲۶ کھرب سیل سے بنا ہوا انسان ہے... ایک سیل میں اتنے جہاں کا دماغ لگا... اور اتنے پیسے لگے... اور نتیجہ یہی ہے... کہ ابھی تک پورا فنکشن معلوم نہیں ہوسکا... تو پھر یہاں عالم ہونے کا کون دعویٰ کرے گا... کوئی بھی علم ہو... زراعت کا علم ہو... تجارت کا علم ہو... سیاست کا علم ہو... قانون کا علم ہو... ریاضی کا علم ہو...

کسی میں بھی... سوائے جہالت کے اعتراف کے اور کوئی چارہ ہی نہیں...

یہ تو مانی ہوئی بات ہے... کہ ناقص علم والے کا منصوبہ بھی ناقص ہوگا... اور اس کی اسکیم بھی ناقص ہوگی... یہ تو نقص ہمارا فطری نقصان ہے... ہم فطری طور پر ناقص ہیں... چاہے آئن اسٹائن ہو....

میں تو کہتا ہوں کہ بازار میں بیٹھ کر جوتیاں سینے والا... وہ بھی آئن اسٹائن سے زیادہ سمجھدار ہے... کہ آئن اسٹائن اپنے رب کو نہیں پہچان سکا... اور حضرت محمد ﷺ کی رسالت کا سوچ نہ سکا... اور یہ بوٹ پالش کرنیوالا... اپنے اللہ کو بھی جان گیا... اور حضرت محمد ﷺ کو بھی پہچان گیا ہے....

درد بھری دعا!

یا اللہ! اے ہمارے مہربان اور کریم اللہ... تو دیکھ رہا ہے چاروں طرف غفلت کی فضا ہے... نافرمانیوں کی فضا ہے... ان فضاؤں میں تیرے چند بندے... تیرے سامنے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہیں... اپنے گناہوں پر نادم ہیں... سابقہ زندگی سے شرمسار ہیں... آئندہ تیرے سامنے عہد کرتے ہیں... تیرے فرشتے جو یہاں موجود ہیں ہم ان کو گواہ بناتے ہیں... یہ زمین کہ جس پر ہم بیٹھے ہیں... ہم اسے گواہ بناتے ہیں.. کہ آج ہم تیری بارگاہ میں توبہ کرتے ہیں... یا اللہ! ہماری توبہ کو قبول فرما....

آج تک جو زندگی تیری نافرمانی میں گزری... یا اللہ! تو اسے معاف فرما دے... اپنے فضل وکرم سے معاف فرمادے... یا اللہ! تو معاف نہ کرے تو ہم اس

کے حق دار ہیں... اور تو معاف کردے تو تیری رحمت ہے... تیرا فضل ہے تیرا کرم ہے... یا اللہ! جیسے وہ بنی اسرائیل کے نوجوان نے کہا تھا... کہ عذاب دے کے تیرا ملک زیادہ نہیں ہوگا... اور معاف کر کے تیرا ملک کم نہیں ہوگا... وہ تو موسیٰ علیہ السلام کا امتی تھا... اس پہ تیری رحمت ایسی جوش میں آئی... کہ تو ساری دنیا کو معاف کرنے کے لئے تیار ہو بیٹھا....

ہم تو سارے تیرے حبیب ﷺ کے امتی ہیں... بے شک ہم ایسے تو نہیں ہیں... جیسے ہمارے پہلے تھے... ہم تو خود اسلام کے نام پر بدنما دھبہ ہیں... لیکن ہیں ہم تیرے ہی حبیب کے امتی... موسیٰ علیہ السلام سے زیادہ تجھے اپنا حبیب محبوب ہے... سارے نبیوں سے زیادہ تجھے محبوب ہے... اس کی امت ساری امتوں سے زیادہ محبوب ہے... ہم بھی تیری بارگاہ میں توبہ کرتے ہیں... آج تو اپنی رحمت کا دروازہ کھول دے... جس رحمت کو تو نے اس نوجوان کیلئے کھولا تھا....

پیارے اللہ! ہم سارے حاضرین کی خطاؤں سے درگزر فرما دے... گناہوں کو معاف کردے... ہماری زندگی میں جتنی غلطیاں ہوئیں معاف کردے ... یا اللہ! آئندہ وہ محبت والی زندگی عطا فرما... جس میں تیری اطاعت ہو... آج تک تیری نافرمانی کی لذتوں کو چکھا ہے... آج سے اپنی بارگاہ میں اٹھنے کی لذت بھی عطا فرمادے... اپنے سامنے رونے دھونے کی لذت بھی نصیب فرمادے....

یا اللہ! اس دھوکے کی زندگی کی جتنی بھی آج رنگینیاں ہیں... اس نے ہمیں برباد کردیا ہے... ہمارے دل کی دنیا اجڑ گئی ہے... یا اللہ! کٹی پتنگ ہیں اور بھٹکے

ہوئے راہی ہیں... ہمیں انگلی سے پکڑ کر ان گمراہی کی فضاؤں سے ہدایت کی روشنی میں پہنچا دے... یا اللہ! ان کانوں نے آج تک گانے بجانے کی لذت کو چکھا ہے... یا اللہ! ہمیں اپنے ذکر کی آوازوں کی لذت... قرآن کی لذت نصیب فرما دے... ان آنکھوں نے آج تک نافرمانی کی لذت کو چکھا ہے... یا اللہ! ان آنکھوں میں محبت کے آنسو بھر دے... اپنی اطاعت کے آنسو بھر دے....

اے اللہ! وہ قطرہ آنکھ کے آنسو کا... جو جہنم کے دریا بجھا دیتا ہے... وہ قطرے ہماری آنکھوں سے گرا دے... اے اللہ! آج تک جسم تیری نافرمانی میں استعمال ہوا ہے... اسے اپنی فرمانبرداری میں استعمال ہونے والا بنا دے... اے اللہ! تو دیکھتا ہے... ہم تجھے نہیں دیکھتے... تو ہماری سنتا ہے... ہم تیری نہیں سنتے... ان فضاؤں میں تیرے دین پہ چلنا بڑا ہی مشکل ہو گیا ہے....

یا اللہ! جو نوجوان تیری طرف بڑھ رہے ہیں... بڑی ہی مشقت سے گزر رہے ہیں... یا اللہ! قدم قدم پہ رہزن ہیں... رکاوٹیں ہیں... تیرے دین پہ چلنے والوں کیلئے مشکلات ہیں... نافرمان زندگی کیلئے سڑکیں بڑی ہموار ہیں... اور ساتھی مددگار ہیں... یا اللہ! وہ جو تیرے حبیب ﷺ نے کہا تھا کہ... ایک وقت آئے گا میرے دین پہ چلنا ایسا ہوگا... جیسے ہاتھ میں انگارہ رکھنا... آج یہی ہمارا حال ہے... ایک قدم اٹھاتے ہیں تو سو آوازیں سننے کو ملتی ہیں....

یا اللہ! ایمان پہلے ہی کمزور ہے ساتھی ملتا کوئی نہیں... یا اللہ! ہمیں جما دے... ہمیں ثابت قدمی نصیب فرما دے... اے اللہ! ان فضاؤں کے زہر سے

ہمیں بچالے... یا اللہ! قدم قدم پہ تیرے دین کو برباد کرنے والے پھندے لگا کر بیٹھے ہیں... ہماری ساری نسل بہہ گئی....

اے اللہ! جس کی اولاد ہی بگڑ گئی اس کو کوٹھی کیا چین دے گی... اس کی دولت اس کو کس کام آئے گی... ہم اپنا اصل سرمایہ گم کر بیٹھے ہیں... ہماری نوجوان نسل شیطان کے ہاتھوں بہہ گئی... بک گئی... ہماری نسل ہمیں واپس کردے... ہمیں ہماری نسل واپس کردے... ان کی زبانوں پہ پھر سے قرآن کو زندہ کردے... ان کے قدموں کو رقص گاہوں سے اٹھا کر مسجد کی طرف پھیر دے... ان کے ہاتھوں سے گانے بجانے کے آلات واپس لے لے... ان کے ہاتھوں میں قرآن پکڑادے... ان کے ہاتھوں میں قرآن پکڑادے....

ان کی زندگیوں سے بے حیائی کو نکال دے... اور انہیں حیا کی چادر نصیب فرما... جن کی حیا پر فرشتوں کو بھی حیا آتی تھی... آج انہی بچیوں نے حیا کی چادر تار تار کردی ہے... انہیں دوبارہ حیا نصیب فرمادے... انہیں دوبارہ پاکیزہ زندگی نصیب فرمادے....

یا اللہ! ہمارے جذبات جو تیری نافرمانی میں ڈھل گئے ہیں... انہیں اپنی محبت میں ڈھال دے... جو رات غفلت میں گزرتی تھی... وہ رات راز و نیاز کی بنادے... جو دل تیرے غیر کے لئے تڑپتا تھا... اسے اپنے لئے تڑپا دے... جو زبان تیری مخلوق کی تعریف کرتی تھی... اسے اپنی تعریف میں لگالے... اپنے حبیب ﷺ کی تعریف میں لگالے....

حرام کی کمائی کا اثر

تو میرے بھائیو! یہاں وہ نظام ہے... کہ جو اگر اللہ ہٹا لے تو یہ جو آپ کہتے ہیں... کہ نہیں کمائیں گے تو کہاں سے کھائیں گے... تو اللہ کی قسم! ہم خود اپنے نوالوں سے مر جائیں... کہ وہ بادشاہ ہے وہ دیکھ رہا ہے... کہ یہ حرام لقمہ اس کے منہ میں جا رہا ہے... پھر بھی معدہ میں جانے دیتا ہے... وہ دیکھ رہا ہے کہ یہ شراب ہے... یہ اس کے منہ میں جا رہی ہے... پھر بھی اس کے منہ میں جانے دیتا ہے....

وہ دیکھتا ہے کہ یہ رشوت کا مال ہے... جو اس کے پیٹ میں جا رہا ہے... سود ہے جو اس کے پیٹ میں جا رہا ہے... یہ خیانت کا مال ہے جو اس کے پیٹ میں جا رہا ہے... یہ حلال ہے جو اس کے پیٹ میں جا رہا ہے... اس کے باوجود وہ مہلت دیتا ہے...

انسانی جسم! اللہ کی نشانی

پھر آگے غذا کا جانا... پھر اس کا تقسیم ہونا... برابر.... غذا یہاں گئی اور اثر سر تک پہنچا... پاؤں کے ناخن تک پہنچا... جس کو جتنا ملتا ہے... اتنا پہنچا... سر کو پہنچا... داڑھی کے بال بڑھے... سر کے بال بڑھے... یہ بال کیوں نہیں بڑھتے ... اگر اللہ غذا کو ضرورت سے زیادہ چلا دے... تو یہی بال بڑھتے بڑھتے ہماری آنکھوں پر... یہی پلکیں بڑھتے بڑھتے ہماری آنکھوں پر... تو ہم دیکھنے کے قابل

ہی نہ رہیں....

تو پھر یہاں بال اگاتا ہے... یہ ماتھے کیوں خالی کر دیتا ہے... یہ جگہ کیوں خالی کر دیتا ہے... یہ ادھر تو بال اگتے ہیں یہ جگہ کیوں خالی کر دیتا ہے... یہ ناخن ادھر تک تو آتا ہے... یہ ادھر تک کیوں نہیں چلا جاتا... ہر چیز کو اس کی غذا دینا... اس کے مطابق... کانوں کو اتنی غذا دی... کہ پھر ان کی بڑھتی کا کام ختم کر دیا....

جیسے بچے کا قد بڑھتا ہے ویسے اس کے کان بڑھتا رہتا... تو اڑھائی اڑھائی فٹ کے تو کان ہی ہو جاتے... کون پھر ان کو سنبھالتا... ساری غذا کو پیٹ میں اکٹھا کر دے... تو پھر گنبد بنتے چلے جائیں... ساری غذا کو سروں میں لے آئے... تو بڑے بڑے مینار بنتے چلے آئیں... ساری غذا کو ہاتھوں میں لے آئے... تو بانس بنتے چلے جائیں... ساری غذا کو پاؤں میں ڈال دے... تو ہاتھی کے پاؤں بنتے چلے جائیں....

آپ ذرا غور تو فرمائیں کہ... وہ کس طرح ایک ایک چیز کو غذا پہنچاتا ہے... پھر اس میں فاضل مادوں کو باہر نکالتا ہے... ایک گردے میں دس لاکھ چھلنیاں لگی ہوئی ہیں... اور اس میں جو چھوٹی چھوٹی سی نالیاں ہیں... جن میں سے پیشاب نیچے جا رہا ہے... صاف خون اوپر جا رہا ہے... ان کو اگر کھول کر بچھایا جائے... تو بہتر میل نالیاں اللہ نے گردے میں چھپائی ہوئی ہیں....

کتے سے وفاداری کا سبق سیکھو

مزے ہوگئے بھائی کیا کریں... بھائی توبہ کرلیں... شیطان کیا کہتا ہے... اللہ بڑا غفور الرحیم ہے لہٰذا سب کام کرو... جھوٹ بھی بولو... شراب بھی پیو... رشوت بھی لو... سب یہ تمام کام کیوں کرو کہ اللہ بڑا غفور الرحیم ہے... یہ عجیب فلسفہ چل پڑا ہے... اللہ بڑا مہربان ہے جی... لہٰذا سب جھوٹ... رشوت... بددیانتی ...خیانت... تمام کام کرو... کیونکہ اللہ بڑا مہربان ہے....

ہاں بھئی کتے سے سبق لو... کہ ایک روٹی کے ساتھ وہ وفا کرتا ہے... کہ ساری زندگی آپ کا در نہیں چھوڑتا... آپ اس کو ماریں تو آگے ٹوں کرتا ہے کاٹتا نہیں ہے... آپ کے سامنے لیٹ جاتا ہے اور پٹنے کو تیار ہوجاتا ہے... دو دن روٹی نہ ڈالو... آپ کے در کو چھوڑ کے کسی دوسرے کے در پر نہیں جاتا....

اللہ تھوڑا سا جھٹکا دے دے تو سب کی ہائے ہائے... ہم ہی ملے ہیں اللہ کو اور کوئی ملا ہی نہیں... تو بھائی اللہ کریم ہے... تو ہم کیا کریں کہ ہم توبہ کریں... جو میرے اوپر اتنا احسان کررہا ہے... تو میں بھی اس کے احسان کا بدلہ دوں... جس نے ہواؤں کو حکم دیا چلو میرے بندے کے لئے... کبھی بادلوں کے ٹولے لے کر کبھی کشتیوں کو لے کر...

جس نے زمین کو حکم دیا کہ نکالو اپنے خزانے کبھی سونے کی شکل میں... کبھی چاندی کی شکل میں... کبھی پیتل کی شکل میں... کبھی لوہے کی شکل میں... کبھی

تانبے کی شکل میں... کبھی کھوٹ کی شکل میں... کبھی تلواروں کی شکل میں...

جس طرح بادلوں کو حکم دیا... کہ برسو میرے بندوں پر قطرہ قطرہ بن کے...انا صببنا الماء صبا ثم شققنا الارض شقا فانبتنا فیھا حبا و عنبا و قضبا و زیتونا و نخلا و حدائق غلبا و فاکھۃ و ابا متا عا لکم ولانعامکم... ہوائیں چلیں... بادل اٹھے... فرش سے قطرہ قطرہ بن کے زمین پہ پھیلی... دانہ پانی اندر گیا... بلبل زرخیز ہوئی... پھر ہم نے دانہ ڈالا... اس کی ایک شاخ اوپر گئی... اس کی جڑ نیچی گئی... اس کو غذا پہنچائی... زمین کی رگوں سے سمیٹ کر جڑ تک غذا کو پہنچایا....

پھر اس کو اٹھایا ہے جو اوپر اٹھایا ہے کہیں شاخ نکلی... کہیں ڈالی نکلی... کہیں پھول نکلا... کہیں شگوفہ نکلا... کہیں پھل لگا... اس میں مٹھاس ڈالی... اس میں رس ڈالا اس میں رس بھرا... اس میں ذائقے بدلے... اس میں ذائقے بھرے... ہر رنگ الگ... مٹھاس الگ... ذائقہ الگ... خوشبو الگ....

ہر ایک پر نام لکھا... فرشتوں کو مقرر کیا... کہ جب تک یہ آم میرے بندے کے منہ میں نہ چلا جائے... میرے پاس واپس لوٹ کے مت آنا... اتنے بڑے رحم وکرم کے نظام کو چلانے والے کے سامنے سر جھکانے کے بجائے... شیطان کے سامنے جھکائیں گے تو کہاں جائیں گے؟....

اللہ سے وفاداری کا انعام

تو بھائیو! ہم اللہ کے سامنے جھک جائیں توبہ کرلیں... اللہ کہتا ہے مجھ سے دوستی لگا کے دیکھ... پھر دیکھ میں کیسے دوست بن کے دکھاتا ہوں... تصافینی اصافیک ... مجھ سے تعلق صاف رکھ... دیکھ میں کیسے صاف تعلق رکھتا ہوں... یعرض عنی وانا مقبل علیک ... تو منہ موڑ جا... تو منہ موڑ جا... میں پھر بھی تجھے بلاتا رہوں گا... آجا! آجا! آجا!....

...من تقرب الی تلقیة من بعید ... جو میری طرف کو چلتا ہے... میں آگے بڑھ کر اس کا استقبال کرتا ہوں....

...سمعة التی یسمع بھا... اے میرے بندے! جب تو میرے زیادہ قریب ہوتا ہے... میں تیرے کان بن جاتا ہوں جس سے تو سنتا ہے....

...وعینہ التی یبصر بھا ... میں تیری آنکھ بن جاتا ہوں... جس سے تو دیکھتا ہے....

...ویدہ التی یبطش بھا ... میں تیرے ہاتھ بن جاتا ہوں... جس سے تو پکڑتا ہے....

...ورجلہ التی یمشی بھا ... میں تیرے پاؤں بن جاتا ہوں... جس سے تو چلتا ہے....

اتنا اونچا مقام... یہ اللہ کی بارگاہ میں لے لیتا ہے... کہ جبرائیل بھی اس

کی گردکود یکھتا رہ جاتا ہے یہ...لا الــه الا الله ... میں سب کچھ چھپا ہوا ہے... یہ اقرار معرفت... یہ اقرار عبدیت... یہ اقرار توحید... سب سے کٹ کر اپنی سواری کو اللہ کی طرف پھیر دیں....

...تـر کتھا و لیلی و سعداء بمعزل ... میں نے چھوڑ دیا لیلیٰ کو... میں نے چھوڑ دیا سعداء کو...وعـدت الـیٰ مسحوب اول منزل ...اور میں اپنے محبوب کی طرف لوٹ گیا...فـنـادت بهـا الاشـواق مهـلا فهـذه منازل من تـحـوی رویـدک فـانـزل ... تو میرے شوق نے مجھے پکارا کہ رک جا! تھم جا! ٹھہر جا... سامان رکھ دے... تیری منزل آ گئی کہ تیرے محبوب کا گھر آ گیا....

دنیا مچھر کا پر ہے

اس دنیا کی حقیقت کیا ہے؟... کھیل کود... تماشا... زیب و زینت... فخر و تکبر... یہ حقیقت ہے... جیسے ہم دیکھتے ہیں کہ بچے چھوٹی چھوٹی گاڑیوں سے کھیلتے ہیں... تو بڑے آدمی کہتے ہیں بچے کھیل رہے ہیں... جب یہ بڑا ہوتا ہے تو یہ بڑی بڑی گاڑیوں کو خریدتا ہے... کاروبار کرتا ہے... اور اپنی گاڑیوں کو اپنے لئے فخر سمجھتا ہے....

تو جیسے ہماری نظر میں بچے کھیل رہے ہیں... اللہ کی نظر میں ہم کھیل رہے ہیں... بچے مٹی کے گھر بناتے ہیں... تو ہم کہتے ہیں کہ بچے کھیل رہے ہیں... ہم سنگ مرمر کے گھر بناتے ہیں... تو اللہ تعالیٰ کی نظر میں ہم کھیل رہے ہیں...

چھوٹے بچے گڈی گڈے کی شادیاں کرتے ہیں... تو ہم کہتے ہیں بچے کھیل رہے ہیں... ہم بڑے ہو کر اپنے بچے بچیوں کی شادیاں کرتے ہیں... تو اللہ تعالیٰ کی نظر میں ہم کھیل رہے ہیں....

تو یہ دنیا ایک کھیل ہے... تماشا ہے... چند روزہ زندگی ہے... دھوکے کا گھر ہے... متاع الغرور ہے... متاع قلیل ہے... مچھر کا پر ہے... مکڑی کا جالا ہے... اس کی قیمت بھی تھوڑی ہے... ثلثہ ایام... دنیا کی زندگی تین دن کی ہے... یوم امس مضی... ایک دن گزر گیا... ما ہیدک منہ شیء... ساری دنیا مل کر بھی اسے واپس نہیں لاسکتی... یوم غدا... ایک کل آنے والا ہے... لا تدری اتدرکہ ام لا... کسی کو دعویٰ نہیں کہ کل کا دن میرا ہے... یوم انت فیہ... وہ وقت جو میرے اوپر گزر رہا ہے... یہ میری زندگی ہے... یہی میری متاع ہے....

جنت کا انگور

آپ ﷺ کے پاس ایک بدو حاضر ہوا... بدو کہنے لگا: یارسول اللہ ﷺ! جنت میں کھجور ہے؟... آپ ﷺ نے فرمایا: ہے... بدو نے کہا: ایک دانہ کتنا بڑا ہے؟... آپ ﷺ نے فرمایا: ایک دانہ بارہ ہاتھ لمبا ہے... یہ سوال پر نہیں آپ نے خود بتایا... جنت کی کھجور بارہ ہاتھ لمبی... ایک بدو بولا: یارسول اللہ ﷺ! انگور ہے؟... آپ ﷺ نے فرمایا: ہے... ایک گچھا کتنا بڑا ہوگا؟....

آپ نے دیکھا ہوگا کہ کوے صبح صبح کیسے تیز اڑتے ہیں... تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیز رفتار کوا ایک مہینہ اڑتا رہے... نہ تھکے نہ بیٹھے نہ ستائے... نہ اڑتے ہوئے دائیں بائیں جائے... سیدھا اڑے... اڑتے اڑتے ایک مہینے میں ایک انگور کا گچھا ختم ہوگا....

یارسول اللہ ﷺ! ایک دانہ کتنا بڑا ہوگا؟... آپ ﷺ نے فرمایا: کہ تیرے باپ نے کبھی چھترا ذبح کیا... کھال کھینچی؟... ڈول بنایا؟... فرمایا جتنا بڑا ڈول ہوگا اتنا بڑا ایک دانہ ہوگا... تو کہنے لگا کہ میری بیوی اور مجھے ایک دانہ ہی کافی ہے... آپ ﷺ نے فرمایا: تیرے سارے گھر کو کافی ہے... تیرے قبیلے کو کافی ... کلوا واشربوا ... آمیرے بندے کھا... پی... اب کھانے کا وقت آرہا ہے....

دنیا میں حرام سے بچنے کا انعام

دنیا کے حرام سے بچا... روکھی سوکھی پر گزارہ کیا... سود چھوڑا... رشوت چھوڑی... حرام چھوڑا... ہر چیز سے بچ بچا کر روکھی سوکھی پر رہا... آجا... لحم طیر امما یشتھون... پرندے آرہے... دوڑتے آرہے... بھاگے ہوئے آرہے... لڑائی کرکے آرہے... ایک پرندہ کہہ رہا ہے... مجھے کھاؤ... دوسرا کہہ رہا ہے مجھے کھاؤ...

گھر کی مرغی ذبح کرنے جاؤ تو آگے آگے جائے... پورے واپڈا ٹاؤن

میں پھرا پھرا کر تھکا کر رکھ دے... آج پرندے خود اٹھ کر آرہے ہیں... مجھے کھائیے... مجھے کھائیے... مجھے کھائیے... پرندوں میں مقابلہ ہورہا... کس بات کا؟... یہ نہ کھایا جائے میں کھایا جاؤں....

ایک پرندہ کہہ رہا ہے اللہ کے ولی میری بھی سن... میں نے جنت الفردوس کا گھاس کھایا... سبیل کے چشمے کا پانی پیا... ادھر سے کباب نکلے گا... ادھر پکا نکلے گا... بول میں کھلاؤں... کہے گا کھلا... اپنے پر پھیلائے گا... اس کے ستر ہزار پر ہوں گے... اسے ایسے ہوا میں لہرائے گا... ہر پر میں سے کھانے کی الگ الگ قسمیں گرتی چلی جائیں گی... اب کھالے... سود چھوڑا تھا نا... یہ اس کا انعام ہے....

میرے محترم بھائیو دوستو بزرگو! ہر انسان اس دنیا میں جانے کیلئے آیا ہے... اور ہر چیز کو یہاں فنا ہے... ہر وقت ہماری زندگی کا سفر گھٹتا جارہا ہے... اور ہم اپنی قبر... اپنی موت سے قریب تر ہوتے جارہے ہیں... وہی قبر جو یا تو جنت کا باغ بنے گی یا جہنم کا گڑھا... اور انسان کی زندگی تو نام ہی مصائب اور حادثات کا ہے... ایک بہت بڑی حقیقت آنے والی ہے... وہ یہ کہ اس انسان کی زندگی میں ... سب سے بڑی جو مصیبت آنے والی ہے وہ موت ہے....

ایک حدیث میں آتا ہے کہ... ابن آدم پر سب سے بڑی مصیبت و آفت موت ہے... اور انسانی فطرت یہ ہے کہ... ہر انسان زندگی کی چھوٹی چھوٹی مصیبتوں کے بارے میں بھی سوچتا ہے... منصوبے بناتا ہے... پروگرام بناتا ہے

... کل کی سوچ رکھتا ہے....

مخلوقات الٰہی میں کوئی مخلوق ایسی نہیں... جو کل کی سوچ رکھتی ہو... چیونٹی غلہ اکٹھا کرتی ہے... شہد کی مکھی چھتا بناتی ہے... کل کی سوچ کر نہیں بلکہ اپنی فطرت سے مجبور ہو کر... اس کو یہ خبر نہیں کہ کل کو میرے کام آئے گا... اس کی یہ جبلت اللہ نے بنا رکھی ہے... کہ وہ جمع کرتی رہتی ہے....

خوبصورت بدن اور کیڑوں کی غذا

انسان سوچ سمجھے منصوبے کے مطابق کل کی فکر کرتا ہے... اللہ تعالیٰ بھی ہمیں کل کے لئے پریشان کر رہا ہے... فکرمند کر رہا ہے... اتقو اللہ... ڈرو... لتنظر نفس ما قدمت لغد واتقو اللہ ... دیکھو کل کیلئے آگے کیا بھیج رہے ہو... اور اللہ کے نبی ﷺ بھی فرما رہے ہیں کہ... غدا الحساب ولا عمل ... کل حساب ہے پھر عمل کوئی نہیں کر سکے گا....
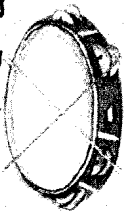
پھر انسان یہ دنیا چھوڑ جاتا ہے... کتنے ارمانوں سے یہ گھر بنائے ہیں... سجائے ہیں... حتی کہ چڑیا بھی گھونسلا بڑے شوق سے بناتی ہے... بیا بھی بڑے شوق سے تنکے اکٹھے کرتا ہے... اور اپنے لئے گھونسلا بناتی ہے... یہ فطرت ہے کہ اپنے رہنے کیلئے انسان کتنے ارمانوں سے گھر بناتا ہے... اور پھر خاموشی سے چھوڑ کر... لوگوں کے کندھوں پر سوار ہو کر... اندھیری کوٹھری میں جا کر سو جاتا ہے....

اسپین سے کمبل منگوائے اوڑھنے کے لئے... دس برس بھی اس کمبل کو

استعمال نہ کیا تھا... کہ بڑے آرام سے مٹی کی چادر اوڑھ کر سو گئے... پورے ملک سے سب سے اعلیٰ ڈیزائن منتخب کر کے... اپنے لئے شاندار پلنگ بنوائے... اور جب جانے لگے... تو ایک دم اٹھ کر مٹی کے بستر پر جا کر ہمیشہ کے لئے سو گئے... اپنی خواب گاہ میں خوبصورت قمقمے لگوائے... اور اچانک وحشت اور تنہائی کے گھر میں... اور کیڑوں کے گھر میں جا کر ہمیشہ کے لئے سو گئے....

بدن پر ایک چیونٹی چڑھ جائے... تو جھاڑ دو گے مار دو گے... آج دیکھ اس کے بدن پر کروڑوں کیڑے چڑھے ہوئے ہیں... اس چہرے کو گرمی سے بچاتا ہے... دھوپ سے بچاتا ہے... اسی چہرے پہ آج کیڑوں کا حملہ ہے... کوئی اس کی آنکھ نکال رہا ہے... کوئی اس کے گال کھا رہا ہے... کوئی اس کے دیگر بدن کو کھانے پر لگا ہوا ہے....

قبر کی خوفناک پکار

وہ پیٹ جس کو بھرنے کے لئے ساری عمر دھکے کھاتا ہے... وہ پیٹ پہلے قبر میں جا کر پھٹ جاتا ہے... تو اللہ نے فرمایا... دنیا کو لالچ کی نظر سے نہ دیکھا کر... کیونکہ قبر میں سب سے پہلے آنکھیں نکال کر کیڑے کھائیں گے....

تو جس انسان کا یہ حسرت ناک انجام ہو... کہ موت اس کی شکاری ہو... آفات کے پھندے چاروں طرف سے اس پر کسے جا چکے ہوں... مصیبتوں کی کھائیاں قدم قدم پر اس کے لئے کھود دی گئی ہوں... غموں کے بادل کبھی اس کے

افق سے ہٹے ہی نہ ہوں... وہ خوشیوں کی کرن بجلی کی کرن کی طرح آکر گزر جائے
... پریشانیوں اور تفکرات کے سمندروں میں ڈوبا ہوا ہو... اور بیماریاں اس کے
ساتھ اپنا کردار ادا کر رہی ہوں... دوستوں کی بے وفائیاں... اولاد کی نافرمانیاں
... اس کے دل پر نشتر لگا رہی ہوں....

قبر روزانہ اسے پکار رہی ہو... **انا بیت الوحشة انا بیت الظلمة**...
میں تنہائی کا گھر... میں اندھیروں کا گھر... میں کیڑے مکوڑوں کا گھر... میرے
پاس آنا ہے تو کچھ زادِ راہ لے کر آنا... اس دنیا کو ذرا غور سے گہرائی سے دیکھو... تو
کتنی ناپائیدار... بے فائدہ... بے وفا اور بے قرار ہے... کہ جہاں کسی پل انسان
کو قرار نہیں سکون نہیں....

تھوڑی سی خوشی دیکھتا ہے... اور پھر چاروں طرف سے غموں کے بادل...
ایک خوشی کے حصول کے لئے ہزاروں پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں... اور خوشی کے آکر چلے
جانے کا پتہ بھی نہیں چلتا... اور پھر وہی تنہائیاں... وہی غم اور پریشانیاں اس کا
مقدر بن جاتی ہیں... اور پھر ایک دن اس زندگی کی تار بھی توڑ دی جاتی ہے... اور
اٹھا کر اپنے ہی قبر میں اتار آتے ہیں....

دوسروں کا مال ضبط کرنے کا انجام

میرے بھائیو! مسلمان کا حق لے کر کوئی نہ مرجائے... ایک بالشت زمین دبا کے مرگیا... تو ساتوں زمینوں کا طوق بنا کر اس گلے میں ڈال دیا جائے گا... کسی کی امانت کھا کر مرگیا... وہ بیچارہ روتا... پیٹتا رہ گیا اور وہ اپنی طاقت میں ہڑپ کر گیا....

قیامت کا دن ہوگا... اللہ تعالیٰ کے دربار میں آئے گا... یا اللہ! میری امانت اس سے لے کر دو... اللہ تعالیٰ کہے گا: اس کی امانت دو... وہ کہے گا: میرے پاس ہے ہی نہیں... اللہ تعالیٰ کہے گا: ہے... پڑی ہوئی ہے... میں نے رکھی ہے... وہ کہے گا: کہاں؟... اللہ تعالیٰ کہے گا ہاویہ میں ہے... دوزخ کے آخری درجے میں ہے... جا کے اٹھا کے لے آ....

تو فرشتے اس کو لے جائیں گے اور اس کو دھکا دیں گے... وہ گرتا ہوا پہلے جہنم سے گزرے گا... پھر حطمہ سے... پھر لظی سے... پھر سعیر سے... پھر سقر... پھر جحیم سے... پھر ہاویہ میں پہنچے گا... ہاویہ میں منافقین جلائے جائیں گے... ہاویہ کی آگ دوزخ کی آگ میں سب سے زیادہ خطرناک ہے....

سب سے ہلکی آگ جہنم ہے... جہاں مسلمان جلائے جائیں گے... گناہگار... نافرمان مسلمان... جو کبیرہ گناہ کرتے مرگئے... اور توبہ نہ کی وہ اس میں جلائے جائیں گے... اس کے نیچے حطمہ اس میں عیسائی ہوں گے... اس کے

نیچے لظی اس میں یہودی ہوں گے... پھر سعیر اس میں ستاروں کے پجاری... درخت مخلوقات کے پجاری ہوں گے... پھر سقر اس میں مجوسی ہوں گے... پھر جحیم اس میں مشرکین ابوجہل ہوں گے... پھر ہاویہ اس میں منافق ہوں گے....

امانت ہڑپ کرنے والا مسلمان ہے... لیکن ہاویہ میں جا رہا ہے... وہ امانت کو اٹھائے گا... زمین ہے تو اٹھائے گا... کپڑا ہے تو اٹھائے گا... پیسہ ہے تو اٹھائے گا... جو بھی ہے اٹھائے گا... بکری ہے... گائے ہے... اٹھائے گا کندھے پر رکھے گا... پھر یہ ساری دوزخ پار کرتا... کرتا جب جہنم کے کنارے پر آئے گا... تو اللہ پھر اس کا قدم پھسلا کر دوبارہ گرائے گا... پھر یہ گرتا ہوا ہاویہ میں جائے گا....

پھر امانت کو اٹھائے گا اور پھر چڑھنا شروع کرے گا... پھر اوپر جائے گا پھر اللہ اس کو نیچے گرائے گا... یہ اللہ کرتا رہے گا جب تک وہ چاہے گا... کیا چسکا آیا کسی کے چند ٹکے ہضم کرنے کا... تو مسلمانوں کا حق لے کر کوئی نہ مرے....

بھائیو! ہلاکت اور بربادی اور تباہی ہے کسی کا حق کھا کے مرجانا... ہمارے ہاں بہت وباء پھیل گئی ہے... تو اللہ کے واسطے میرے بھائیو!... اپنے آپ کو بچاؤ لوگوں کا حق کھانے سے....

پھلوں میں ذائقہ ڈالنے والی ذات

میرے بھائیو! اللہ تعالیٰ کو ساتھ لئے بغیر ہم کچھ نہیں... کہیں کے نہیں... جس زمین پر رہتے ہیں وہ زمین اللہ کی ہے... ان الارض للہ... جس پانی کو پیتے ہیں وہ پانی اللہ کا ہے... انا صببنا الماء صبا... جو پھل کھاتے ہیں وہ درخت اللہ کے ہیں... فانبتنا بہ حدائق ذات بھجہ... ماکان لکم ان تنبتوا شجرھا... یہ درخت ہم نہ اگا سکیں... نہ اگا سکتے ہیں....

جو اس سے پھل نکلتا ہے وہ پھل اللہ کے قبضے میں ہے... وما تخرج من ثمرات من اکمامھا... انظروا الی ثمرۃ اذا ثمر و ینعہ... وہ کون ذات ہے جو پتھر کی طرح آم کو... سبز... کھٹا... کڑوا... پتے کڑوے... لکڑی کڑوی... پانی پھیکا... کھاد بے ذائقہ... زمین بے ذائقہ اور اس ساری بے رنگ... بے کیف بے بو چیزوں میں سے ایک دم اس کی قدرت ظاہر ہوتی ہے... اور ایک پھل نکلتا ہے جو لکڑی کی طرح سخت ہوتا ہے....

پھر کیا طاقت ہے جو اس کو نرماتی ہے... پھر اس میں رس کو بھرتا ہے... پھر اس میں مٹھاس لاتا ہے... پھر اس میں خوشبو ڈالتا ہے... پھر اس کا رنگ بدلتا ہے... پھر اس کے ذائقے بدلتا ہے... پھر اس کے سائز بدلتا ہے... پھر اس کی قسمیں بناتا ہے... صنوان... غیر صنوان... یسقی بماء واحد... ونفضل بعضھا... علی بعض فی الاکل... ایک آم کا ذائقہ اور دوسرے اور... ایک

کھجور کا ذائقہ اور دوسری کا اور... ایک انگور کا ذائقہ اور دوسرے کا اور....

ایک انار کو دیکھو کیسے گن گن کے دانے پردوں میں لپیٹ کے رکھتا ہے... کیسے حساب سے اس میں ڈالتا ہے... اپنے رب کی پیکنگ دیکھو... اپنے رب کا بنایا ہوا سنگترہ دیکھو... اس کی کیسے پھانکیں بناتا ہے... اس میں رس کیسے بھرتا ہے... اس میں بیج کیسے لگاتا ہے... اس کے اوپر کور کیسے چڑھاتا ہے... اس کی پیکنگ کیسے کرتا ہے... اس میں رنگ کیسے بھرتا ہے....

اس رنگ میں جمال اور خوبصورتی کیسے پیدا کرتا ہے... پھر پتہ نہیں کہاں سے خوشبو آتی ہے جو اس کے اندر ڈال دیتا ہے... ایک پنکھڑی ہے... جس کی مہک پورے کمرے کو مہکا رہی ہے... ایک گلاب کا پھول ہے جو سارے گھر میں خوشبو پھیلا رہا ہے... ایک رات کی رانی کا پھول ہے... جو رات کے آتے ہی سارے گھر میں مہک جاتا ہے....

...انظروا... اللہ تعالیٰ کہتا ہے دیکھو تو سہی... ما کان لکم ان تنبتوا شجرھا... تم میں طاقت ہے تو اللہ کے بغیر ایک درخت تو بنا کر دکھاؤ؟... ایک پھل تو بنا کے دکھاؤ؟... یہ نظام چلایا... اسے پختہ کیا... اس کو پکایا... پھر اس پر نام لکھا... کہ یہ شجاع آباد کا آم ہے... تجھے جا کر کیماڑی کے عبدالرحمٰن کے منہ میں پڑنا ہے... ایک فرشتہ ساتھ لگایا... اس نے تڑوایا... جس مالک کے باغ سے آم نکلا اسے نہیں کھانے دیا... بلکہ جسے چاہا اسے کھلایا... کیا اللہ کی اس قدرت کا کوئی انکار کرسکتا ہے؟....

آخرت کے وحشت ناک مناظر

تو میری بہنو! ہم تو دنیا کے سامنے ایسے پھنسے کہ موت بھولی... اللہ کے سامنے کھڑا ہونا بھولا... کیا وحشت ناک منظر ہے... کہ جہاں سب بہن بھائی پیچھے ہٹ جائیں گے... اس دن ماں بیٹی... بہن بھائی... خاوند بیوی... جدا جدا... ایک دوسرے کے قریب بھی نہ ہوں گے... ہر آدمی کی پکار ہوگی... یا اللہ! مجھے بچالے... جہنم کے شعلے لپک لپک کر انسانوں کو للکار رہے ہوں گے....

مجھ اور آپ سے جواب طلبی ہو رہی ہوگی... اور عورت کا دل تو ویسے بھی کمزور ہوتا ہے... بتا کہاں گیا جو تجھے دیا تھا... کہاں گیا جو تجھے پہنایا تھا... جو مجھے مال دیا... رزق دیا عقل دی... اس کا کیا کر کے آیا ہے... ہر مرد و عورت کانپ رہا ہوگا... بڑوں بڑوں کے پتے پانی ہو جائیں گے... دائیں طرف دیکھے گا اعمال اپنے نظر آئیں گے... بائیں طرف دیکھے اعمال اپنے نظر آئیں گے... سامنے دیکھے گا جہنم کی چیخ و پکار ہوگی....

اے کاش! میں آج کے لئے کچھ کر لیتا... میں لوگوں کی نہ مانتا... اپنے ہاتھ دبائے گا... اس دن ہاتھ چبا جائے گا لیکن کچھ بھی کام نہ آئے گا... نکلے ہوئے آنسو جہنم کی آگ کو ٹھنڈا کر دیتے ہیں... آپ ﷺ نے فرمایا... میں نے ایک مومن کو دیکھا جو جہنم میں گر رہا تھا..... اور جہنم سے نکال کر ایک طرف کھڑا کر دیا گیا....

انسان کہے گا کہ کہاں چھپوں کوئی راستہ نہیں ہے... کوئی چھپنا چاہے تو چھپ نہیں سکتا... بھاگنا چاہے تو بھاگ نہیں سکتا... کہاں بھاگوں... اللہ فرمائیں گے آج تیرے پاؤں باندھ دیئے جائیں گے... آج میں تجھے بتاؤں گا کہ تو نے کون سے گناہ کیے ہیں...

نافرمانی کے باوجود فرشتے عذاب کیوں نہیں برساتے

دنیا میں اللہ کتنا رحیم ہے... پردے ڈالتا ہے... چھپاتا ہے... درگزر کرتا ہے.... ہماری آنکھ غلط دیکھتی ہے... فرشتہ آ کر تھپڑ نہیں مارتا... میرے پاؤں غلط چلتے ہیں... فرشتے کی لاٹھی میرے پاؤں نہیں توڑتی... اللہ مہلت دیتا ہے... میری بہنو! آسمان اور زمین پوچھتے ہیں اے اللہ! اگر اجازت دے دے تو میں کروٹ لے لوں؟... نیچے کا اوپر کردوں؟... سمندر کہتے ہیں اے اللہ! اجازت دے میں خشکی پر چڑھ جاؤں... جو پانی کی موج چند لاکھ کو لے کر جا سکتی ہے... سارے انسانوں کو بھی لے کر جا سکتی ہے....

فرشتے پوچھتے ہیں یا اللہ! اجازت دے ہم انہیں غرق کردیں... ہم انہیں تباہ و برباد کردیں... اللہ فرماتے ہیں اگر تم نے پیدا کیا ہے تو پکڑ لو... مہلت نہ دو... اگر میں نے پیدا کیا ہے تو میرے اور میرے بندے کے معاملات میں دخل اندازی نہ کرو... شاید کبھی یہ بھٹکا ہوا راہی دل میں توبہ کرلے... تو میں تو اس کی توبہ قبول کرلوں....

میری بہنو! اللہ تو اتنا کریم ہے... کہ ساری زندگی انسان اس کی نافرمانی کرتا رہے... آخر وقت بھی خیال آجائے... تو اللہ کی رحمت اسے اپنی آغوش میں لے لیتی ہے... ماں باپ سے زیادہ رحیم ہے... زیادہ مہربان ہے....

امت محمدیہ کی افضلیت کی وجہ

میرے بھائیو اور دوستو! ہم بے وفا نکلے... اس لئے ہم کہہ رہے ہیں آج تبلیغ میں نکل کر اللہ سے عہد و پیمان کرو... ہماری نمازیں آج ہمیں اللہ سے نہیں جوڑ رہیں... ہمارے حج آج ہمیں اللہ سے نہیں جوڑ رہے... ہمارے روزے آج ہمیں اللہ تعالیٰ سے تعلق نہیں دے رہے... اس لئے کہ ہمارا کلمہ کچا ہے... ہم نے کلمے کی دعوت کو دینا چھوڑ دیا ہے....

اس کلمے والی دعوت کو لے کر اگر یہ امت پھرنے والی بنے گی... اس پر حضور ﷺ نے فرمایا... ان الجنة حرمت علی الانبیاء حتی ادخلها وانها لمحرمته علی الامم حتی تدخلها امتی... سارے نبیوں پر جنت حرام ہے... جب تک میرا قدم نہ پڑے... اور ساری امتوں پر جنت حرام ہے... جب تک میری امت کا قدم نہ پڑے... کیوں؟....

کیا ہم نمازیں زیادہ پڑھتے ہیں... یا ہم زیادہ مال خرچ کرتے ہیں... یا ہمارے پاس کوئی زیادہ عبادات ہیں بنی اسرائیل سے؟... بنی اسرائیل کا ایک ایک عابد گرجے میں داخل ہوتا تھا... اور تین تین سو برس باہر نکل کر نہیں دیکھتا تھا... باہر

کیا ہو رہا ہے... تو ہماری نماز اس کے مقابلے میں کیسے ٹکر کھا سکتی ہے....

نہیں نہیں... یہ امت رب کے نام کو لے کر پھرنے والی ہے... یہ سفیر ہے... آپ کو پتہ ہے سفیر کو کتنی مراعات ہوتی ہیں... سفیر سے کتنی رعایت کی جاتی ہے... یہ امت سفیر ہے... لہٰذا اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کر دیا کہ جنت کا افتتاح میرے نبی سے ہوگا... اور میری نبی کی امت سے ہوگا....

وہ درخت جس کو اللہ نے اپنے ہاتھ سے بنایا

عیسیٰ علیہ السلام سے اللہ نے کہا میں نے شجر طوبیٰ دے دیا ہے اس امت کو، عیسیٰ علیہ السلام نے کہا یا اللہ... وما طوبیٰ... وہ طوبیٰ کیا ہے... عرضها بیدی طوبیٰ... وہ درخت ہے جسے میں نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے اس کا تنا سونے کا... من ذهب اسفلها اعلاها من جواهر ... نیچے سونا اوپر جواہر... مقلدها الدر والیاقوت... موتی یاقوت اس میں ٹانکے ہیں... سمغها زنجبیل و عسل... اس کی گوند شہد اور زنجبیل...

...اسالها سندس واستبرق ... اس کے خوشوں میں سے ریشم کے جوڑے نکلتے ہیں، باریک ریشم کے جڑ میں سے تین چشمے نکالے ہیں... المعین کاس من معین لا یصدعون عنها ولا ینزفون ...وہ معین کا چشمہ اسے تو پینے والا ہے... تجھے سرور تو ہوگا نشہ نہیں ہوگا... تجھے لذت تو آئے گی سر میں درد نہیں ہوگا....

...والسلسبیل عینا فیھا تسمیٰ سلسبیلا ... جس میں زنجبیل کی ملاوٹ ہے...یسقون فیھا کاسا کان مزاجھا زنجبیلا ... سلسبیل میں زنجبیل ہے اور اس کے اندر سے نکل رہا ہے...والرحیق یسقون من رحیق مختوم ختامہ مسک ...وہ رحیق کا چشمہ ہے جس کا ختام مسک ہے کستوری... پئے گا... پی کر گلاس کی تہہ میں دیکھے گا... کستوری بیٹھی ہوئی ہے....

اس پانی کا ایک قطرہ انگلی کے پورے سے لگا کر آسمان دنیا سے نیچے لٹکا دے... تو حضور ﷺ نے فرمایا ساری کائنات اس پانی کے قطرے سے خوشبودار ہو جائے گی... کیا خیال ہے... کیا خیال ہے جو چشموں پر بیٹھ کر پئے گا... جس کا ایک قطرہ سارے عالم کو معطر کر دے گا... کیا خیال ہے... جنت کی عورت کے بالوں کا گچھا اگر اس دنیا میں آجائے... تو ساری کائنات اس کے بالوں سے روشن ہو جائے... کیا خیال ہے....

حوروں کے حسن کا منظر

ان بیویوں کا جن کی انگلی کا ایک ایک پورا...بنان من بینھا ھلدء کتم الشمس کما کتم الشمس ضوء النجوم ...اگر اس کی انگلی کا ایک پورا سورج کے سامنے آجائے... تو سورج ایسے غائب ہو جائے جیسے تارے سورج کے سامنے ہو جاتے ہیں...اس کے چہرے کا حسن و جمال کیا حال ہوگا؟....

اللہ تعالیٰ نے جبرائیل سے کہا جاؤ میری جنت کو دیکھو...جبرائیل جنت میں

آئے... ایک نور کی تجلی اٹھی جبرائیل فرشتہ سجدہ میں گر گیا... خر ساجدا ... کیا کہتا ہے مجھے اللہ اپنا دیدار کرا رہا ہے... سجدے میں پڑا ہے... اللہ تعالیٰ کے دیدار سے خوش ہو رہا ہے... آواز آئی... ارفع راسک یا روح الامین... اے روح الامین کیسے سجدہ کر رہے ہو؟... سر اٹھاؤ....

سر اٹھا کر دیکھا... فاذا ھو بحورا ... ایک کھڑی ہے جنت کی حور جو اس کے سامنے کھڑی ہے... یتجلل وجھھا نورا ... اس کے چہرے کا نور چمک رہا ہے... اس کے چہرے کے نور کی چمک سے جبرائیل جیسا مقرب فرشتہ جو سدرہ المنتہیٰ پر رہتا ہے... وہ بھی دھوکا کھا گیا... کہنے لگا اللہ کو دیکھ رہا ہوں... حور کو دیکھ رہا ہوں....

جبرائیل بھی حسن دیکھ کر پریشان

میرے بھائیو! جس کی وہ بیوی بنے گی... جبرائیل کو بیوی کی ضرورت نہیں ہے... جس کی وہ بیوی بنے اس کا اندازہ لگاؤ کیا حال ہوگا... اس کی خوشیوں کا کیا حال ہوگا..... چالیس چالیس برس تو یوں بیوی کو دیکھتا رہے گا..... صرف دیکھنا نظرۃ واحدۃ ایک نظر چالیس برس کی..... دیکھنے میں ہی مزا آ رہا ہے..... ایک معانقہ ستر برس کا...

جبرائیل علیہ السلام حیران ہو کر کہنے لگے... اور تجھے اللہ نے کس لئے پیدا کیا ہے؟ تو وہ جواب میں کہتی ہے... لمن الرمرضات اللہ علیٰ ھوا...... مجھے
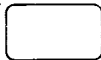
میرے اللہ نے ان بندوں کے لئے پیدا کیا ہے... جو اپنی خواہشات کو اللہ کے حکم پر قربان کرتے ہیں... ہاں دکان نہیں دیکھتے... خواہشات کو نہیں دیکھتے... بیوی بچوں کی ضروریات کو نہیں دیکھتے... اللہ کے امر کو دیکھتے... حضور ﷺ کے طریقوں کو دیکھتے ہیں...

عیسیٰ علیہ السلام نے کہا: یا اللہ! وہ پانی کیسا بہترین ہے؟... اور وہ درخت کیسا اعلیٰ ہے؟... اسقنی من ماء ھا ... وہ پانی مجھے بھی پلا... اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے میرے نبی! میری بات سن لے... حرام علی الانبیاء حتی یشرب منھا احمد ... سارے نبیوں پر وہ پانی حرام ہے... جب تک میرا نبی احمد ﷺ اس کو نہ پی لے... و حرام علی الامم ... اور ساری امتوں پر وہ پانی حرام ہے... جب تک میرے نبی کی امت نہ پی لے..... ارے میرے بھائیو! ہم اپنی قدر پہچان لیں....

اچھے اخلاق پیدا کرو

ایک صحابی آئے... حضور ﷺ کے سامنے بیٹھے... یارسول اللہ ﷺ! دین کیا ہے؟... آپ ﷺ نے فرمایا: اچھے اخلاق... وہ یہاں سے اٹھ کر دائیں طرف آیا... یارسول اللہ ﷺ! دین کیا ہے؟... آپ ﷺ نے فرمایا: اچھے اخلاق... وہ یہاں سے اٹھ کر پیچھے آ کے بیٹھ گیا... یارسول اللہ ﷺ! دین کیا ہے؟....

آپ ﷺ پورا ایسے مڑے پھر فرمایا: بھائی! تو کب سمجھے گا؟... تو کب سمجھے

گا؟... دین یہ ہے کہ غصے نہ ہوا کر... اچھے اخلاق... ایک صحابی نے پوچھا... ما الاسلام ... اسلام کیا ہے؟... آپ ﷺ نے فرمایا... اطعام الطعام وطیب الکلام ... میٹھا بول بولنا... کھانا کھلانا اسلام ہے... وہ بولا ایمان کیا ہے؟... آپ ﷺ نے فرمایا... الصبر والسماحه ... صبر کرنا اور سخاوت کرنا... صبر کرنا اور معاف کرنا....

وہ بولا... ای الاسلام افضل؟ ... سب سے بہترین اسلام کیا ہے؟... آپ ﷺ نے فرمایا... من سلم المسلمون من لسانه ویده ... جس کے ہاتھ سے... جس کی زبان سے مسلمان کی عزت محفوظ رہے... آبرو محفوظ رہے... وہ سب سے بڑا مسلمان ہے... اس نے پوچھا... ای الایمان افضل؟ ... سب سے بہترین ایمان کیا ہے؟... آپ ﷺ نے فرمایا... حسن الاخلاق ... اچھے اخلاق سب سے بہترین ایمان ہے....

اسلام.........اخلاق

ایمان.........اخلاق

اچھا ایمان......اخلاق

اچھا اسلام......اخلاق

ایک اور سنو! ایک صحابی آئے... یارسول اللہ ﷺ! میں چاہتا ہوں میرا ایمان کامل ہو جائے... آپ ﷺ نے فرمایا... حسن خلقک یکمل ایمانک ... اپنے اخلاق اچھے کرلے... ایمان کامل ہو جائے گا....

توبہ کرو اور کراؤ

میرے بھائیو! اللہ آپ سے راضی ہو... اللہ آپ سے خوش ہو... کہ یا اللہ! توبہ کہ اللہ بھی خوش ہو جائے... اور جب آپ واپس لوٹیں تو نئی خواہش لگی ہو... پرانی خواہش ختم ہو چکی ہو... نامہ اعمال بدلا جا چکا ہو...

اے فرشتو! میرے ان بندوں کے گناہوں کو بھول جاؤ... اے اسلام آباد کی زمین بھول جا... میرے بندے کے گناہ جتنے تیرے کلیجے پر کئے تھے... بھول جا... میرے بندے کے گناہ جو اس نے دکان کے اندر کئے تھے... اے زمین کہ گواہ ہو... اے آسمان کہ گواہ ہو... میرے بندے نے توبہ کر لی ہے....

میں نے اب نئی تھائی لگا دی ہے... اللہ سب کو بھلا کر نیا ورقہ ہاتھ میں پکڑا دے گا... اب آج سے نیا لفظ لکھو... تو بھائی! یہ کوئی میرا ناجائز مطالبہ ہے؟... یا صرف تبلیغی جماعت کے ذمے ہے کہ توبہ کریں... ارے! ہم سب توبہ کریں... اوروں کو تیار کریں... جس طرح آپ کو میں تیار کر رہا ہوں... اس میں میری ذات کا کیا سوال ہے.... یہ تو کائنات کے سردار کا دو جہانوں کے سردار سید الکونین ﷺ کا فرمان ہے... کرو کرواور ایسا کرو جو ہمیشہ کے لئے نصیب ہو....

ابوذر غفاری ﷺ کی عاشقانہ موت

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ پر سکرات الموت طاری ہے... جنگل میں ایک بیٹی اور ایک بیوی ہے بس اور کوئی پاس نہیں... آپ کی بیوی کہنے لگی ہائے مصیبت ہائے غم... ابوذر ﷺ نے پوچھا کیا بات ہے کہنے لگی کہ کون تیرا جنازہ پڑھے گا... کون تجھے دفنائے گا... کون تیری قبر کھودے گا... اس وقت ان کے پاس کفن کا کپڑا بھی کوئی نہ تھا....

تو حضرت ابوذر ﷺ فرمانے لگے... وما کذبت وما کذبت ... اللہ کی بندی نہ میں جھوٹ بول رہا ہوں... اور نہ مجھ سے جھوٹ بولا گیا ہے... میں ایک محفل میں تھا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تھا..... کہ ایک تم میں سے..... یعیش وحیدا ویموت وحیدا ویحشر وحیدا ویصلی علیه طائفة من المسلمين... کہ تم میں سے ایک اکیلا رہے گا... اکیلا مرے گا... اور حشر میں بھی اکیلا اٹھے گا... اور اس کی نماز جنازہ مسلمانوں کی ایک جماعت پڑھائے گی....

اور میں دیکھ رہا ہوں... کہ وہ سب جو وہاں موجود تھے مر چکے... اور میں ہی ان سے میں سے اکیلا بچا ہوں... تو میرے رب کی قسم میرے نبی ﷺ کا فرمان جو ہے... لا ریب فیه ... اس میں کوئی شک نہیں... مجھے یہ نہیں پتہ کہ کون آئے گا... کہاں سے آئے گا... لیکن مجھے اتنا پتہ ہے کہ کوئی آئیں گے... اور میرا جنازہ پڑھائیں گے....

وہ کہنے لگی... والی وقد انقطع الحاج... اب کہاں سے کوئی آئے گا... جبکہ حج کا زمانہ گزر چکا ہے... ربذ مکے اور عراق کے راستے میں تھا... تو حاجی جو عراق سے آتے تھے اس راستے میں سے گزرتے تھے... ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا... تقطع الطریق... چل جا جا کے اس راستے کو دیکھ کوئی آ رہا ہے کہ نہیں....

کوئی نہیں آیا... ایک دن گزرا... دوسرا دن گزرا... تیسرا دن انتظار میں گزرا... اور جان آخری دموں پر ہے... اور ابوذر رضی اللہ عنہ اپنی بیٹی کو بلا کر فرما رہے ہیں ... کہ بیٹی میرے مہمان آئیں گے جنازہ پڑھنے... ان کے لئے کھانا تیار کرلو. حق الیقین تھا... لا ریب فیه...

تھوڑی دیر کے بعد غبار اٹھا... اور ابوذر رضی اللہ عنہ کی بیوی نے ہاتھ ہلا کر ان کو متوجہ کیا... اور دیکھا کہ بیس اونٹنیوں پر سوار کون؟... عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی... ان سے پوچھا کہ... هل لكم من رغبة ابی ذرؓ ... کیا تمہیں ابوذر رضی اللہ عنہ کی کوئی رغبت اور چاہت ہے... وہ کہنے لگے کہ ابوذر کو کیا ہوا؟... جواب ملا کہ وہ سکرات الموت میں ہیں... هو فی سکرات الموت... اور کوئی ان کا جنازہ پڑھنے والا نہیں ہے... صحابہ رضی اللہ عنہم رونے لگے... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا... ہمارے ماں باپ ابوذر رضی اللہ عنہ پر قربان....

پاس گئے تو ابوذر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ... مجھے کفن وہ دے جس نے حکومت کا کبھی کوئی کام نہ کیا ہو... تو ایک انصاری نوجوان کہنے لگے.... کہ آج تک میں نے حکومت کا کوئی کام نہیں کیا... اور یہ احرام کی چادر ہے... میری ماں نے اپنے

ہاتھ سے تیار کی ہے... کہا ٹھیک ہے تو مجھے کفن دے گا....

اور جب انتقال ہوگیا... جنازہ پڑھ لیا... تو بیٹی کہنے لگی کہ کھانا تیار ہے کھا لیجئے... پوچھا آپ کو کیسے خبر تھی کہ اتنے لوگ آرہے ہیں... ان کا کھانا بنانا ہے... کہا کہ میرے ابا نے کہا تھا کہ میرے مہمان آئیں گے... کہیں موت کی مشغولی تمہیں ان کی خدمت سے باز نہ رکھے... تو حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ رونے لگے... اور کہنے لگے وہ ابی ذر زندہ بھی سخی تھے اور مر کر بھی سخی....

جہنمیوں کا لباس

کچھ وہ لوگ ہوں گے جن کی نیکیوں کا پلڑا ہلکا ہو جائے گا... تو اللہ کی طرف سے اعلان ہوگا... فلاں فلاں کی بیٹی... فلاں فلاں کا بیٹا... اس کی نیکیاں گھٹ گئی ہیں اور یہ ناکام ہوگیا... اسے جہنم میں ڈال دیا جائے... اس اعلان کے ہوتے ہی اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا....

ان کا لباس سنو... سرابیلھم من قطران... کہا ان کی شلوار لائی جائے کس چیز کی؟... تارکول کی یعنی لُک کی جو سڑکوں پر ڈالی جاتی ہے... اس کو شلوار اور کرتا پہنایا جائے... کس چیز کا... ثیاب من نار... آگ کا کرتا... ان کے سروں پر دوپٹہ لایا جائے... ان کے سروں پر پگڑی باندھی جائے... کس چیز کی... تغشی وجوھھم النار... ان کے چہروں پر آگ چڑھ جائے گی... ان کے سروں پر بھی آگ چڑھ جائے گی....

ان کو لے جایا جائے... کہاں؟... الی جھنم ... جہنم کی طرف وہاں گھر کیسے ہیں؟... نار احاط بھم سرادقھا ... آگ کی چادریں ہیں جن کی دیواریں بنا کر گھر بنایا گیا ہے. یہاں کی چارپائیاں بچھاؤ... وہ کس چیز کی ہیں؟... لھم من جھنم مھاد... انگارے اکٹھے کرکے ان کی چارپائی بنائی گئی ہے....

اس پر بستر بچھاؤ... وہ کیا ہے؟... من فوقھم غواش ... آگ کی موٹی تہہ کی چادریں بنا کر ڈال دی جائیں گی... لھم من فوقھم ظلل من النار . اوپر آگ... ومن تحتھم ظلل... نیچے آگ... ذالک یخوف اللہ بہ عبادہ... یہ بات تھی جس سے تمہیں تمہارا اللہ ڈراتا رہا... اور ڈرا رہا ہے... اگر نارووال میں کچھ کر لیتے تو آج یہ دن دیکھنا نہ پڑتا....

اللہ کے لئے جیو اللہ کے لئے مرو

میرے بھائیو! اللہ کے لئے مرنا... اللہ کے لئے جینا... اللہ کے لئے تڑپنا... نہ ماں سکھاتی ہے نہ ابا سکھاتا ہے... بلکہ خالی ہاتھ بچوں کو روانہ کرتے ہیں... ماں کہتی ہے میں نے اپنی بیٹی کو سب کچھ دے دیا ہے... سارا کچھ دے دیا... جائیداد میں سے بھی حصہ دے دیا... کپڑا بھی دے دیا... زیور بھی دے دیا... صندوق بھی دے دیا... یہ بھی دے دیا... وہ بھی دے دیا....

جب بھی مستورات میں بیان ہو... تو میں یہ سوال کیا کرتا ہوں... کہ اپنی بیٹی کو اللہ کا تعلق بھی دیا ہے یا نہیں دیا... اپنی بیٹی کے ہاتھوں کو تو نے سجا دیا چوڑیوں

سے... کانوں کو تو نے سجا دیا کانٹوں سے... ماتھے کو تو نے سجا دیا ٹکے سے... گردن کو تو نے سجا دیا ہار سے... پاؤں کو تو نے سجا دیا پازیب سے... تن کو تو نے سجا دیا ریشمی کپڑوں سے....

دل کو کیوں نہ سجایا اللہ کی محبت سے؟... اللہ نے جو خالی بھاکر بھیج دیا... کل یہ کیسے پہاڑ جیسی زندگی گزار سکے گی... جب تک اللہ کا تعلق نہیں ہوگا... تو اس کی زندگی کو سکون کیسے نصیب ہوگا... یہ تو پرائے گھر میں جا رہی ہے... بہو بن کے جا رہی ہے بیٹی بن کر نہیں جا رہی... تو جب اس پہ کوئی دکھ آئے گا... تو یہ تمہارا سر کھائے گی یا اللہ کو یاد کرے گی....

ابا کہتا ہے میں نے بیٹے کو کاروباری بنا دیا ہے... ایم۔اے کی ڈگری بھی کروادی... نوکری بھی لگ گئی... یا تاجر کہتا ہے میرا بچہ سارا کاروبار سنبھال لیتا ہے... بس اب ہم نے بیٹے کی شادی کر دینی ہے... اس کا گھر آباد ہو جائے... ارے اس کو کاروبار تو سکھایا ہے... لیکن اسے اللہ سے تعلق بھی سکھایا ہے یا نہیں سکھایا... کل کو ایک نئی زندگی اس کے ساتھ چلنے والی ہے... کہیں اپنی حکمت میں اس کی زندگی کو تباہ و برباد نہ کر بیٹھے....

تو نے چائے میں میٹھا کیوں نہیں ڈالا... اسی پر ہی لڑائی ہو گئی... تو نے میرا بٹن کیوں نہیں لگایا... اسی بات پر اس کی بے عزتی کر کے رکھ دی... کمانے والا تو بنایا لیکن انسان نہ بنایا بلکہ درندہ بنا دیا....

ارے میرے بھائیو! اپنے بچوں کو پہلے انسان بناؤ... پھر ان کی شادیاں

کرو... اپنی بیٹیوں کو پہلے اللہ کا تعلق سکھاؤ... پھر ان کی شادیاں کرو... زیور دے دیا... کپڑے دے دیئے... کہتے ہیں سب کچھ دے دیا... نہیں نہیں اللہ کی قسم! اگر اللہ کا تعلق نہیں دیا تو کچھ بھی نہیں دیا....

ستائیس سال بعد توفیق نماز

مانچسٹر میں ایک آدمی سے ملے سید ہاشمی... حضرت حسین ؓ کی اولاد... بیٹا بھی عیسائی... دو بیٹیاں بھی عیسائی... بیوی بھی عیسائی... سارا شجرہ نسب گھر میں لٹکا ہوا تھا... شیخ عبدالقادرؒ کا درمیان میں نسب نامہ آتا تھا... میں نے اس کے بیٹے سے پوچھا تم مسلمان ہو؟... کہا نہیں میں کیتھولک ہوں... میں نے کہا کیوں تیرا باپ تو مسلمان ہے... کہا میری ماں کیتھولک ہے میں بھی کیتھولک ہوں... یہ اس کا حال تھا....

ہم ملنے گئے تو اس نے ایسی چڑھائی کی... کہ اچھا پاکستان میں اسلام پھیل گیا کہ انگلستان میں تبلیغ کرنے آگئے... وہاں رشوت ہے... زنا ہے... یہ ہے یہ ہے... جاؤ وہیں تبلیغ کرو... ہمارا وقت ضائع نہ کرو... اگر پیسے زیادہ ہیں تو ہمیں دے دو... یہاں بھی اب بے روزگاری بڑھ رہی ہے... ہم یہاں لوگوں میں تقسیم کردیں گے... اتنی بے عزتی کی کہ رب کا نام....

اتنے میں اس کی بیوی آگئی... اس نے ہیلو ہیلو کرنے کے لئے اپنا ہاتھ بڑھایا... تو ہم نے سلام نہیں کیا... ہم نے کہا بھئی ہم تو غیر عورت سے ہاتھ نہیں

ملاتے... تو اسے اتنا غصہ آیا کہ اس نے کہا تم نے میری بیوی کی توہین کر دی ... ہمارے ہی سامنے کھڑے ہو کر اس کو گلے لگا کر چومنے لگا... یہ بڑے جاہل لوگ ہیں... ان کو تمہارا پتہ نہیں... ان کو آداب کا ہی نہیں پتہ....

میں نے کہا... حضرت! آپ ہمارے ساتھ کھانا کھانا پسند فرمائیں گے؟... صرف آپ کو کھانے کے لئے بلانا ہے... پندرہ منٹ میں نے اس کی منت کی کہ آپ کھانا آ کر کھا جائیں... آخر وہ تیار ہو گیا کہ اچھا ٹھیک ہے... لیکن مجھے لے کر جاؤ... ہم گئے اس کو لے کر آئے....

کوئی میرے خیال میں پندرہ بیس لاکھ کا اس نے زیور پہنا ہوا ہوگا ... سونے کا... جواہرات کا اور ہیروں کا اور پتہ نہیں کیا کیا... یہ کم سے کم میں بتا رہا ہوں... ممکن ہے اس سے زیادہ ہو... ہم نے اسے مسجد میں بٹھایا... اس نے بیان سنا... جب ہم اسے چھوڑنے کے لئے گئے ناں... تو کہنے لگا کہ ستائیس سال کے بعد پہلی دفعہ مسجد میں آیا ہوں... ستائیس سال کے بعد....

ایک عید کیا... جمعہ کیا... نماز کیا... کہا ستائیس سال کے بعد آج مسجد میں آیا ہوں... میں نے کہا کام بن گیا... جو کہہ رہا ہے کہ میں ستائیس سال کے بعد مسجد میں آیا ہوں... تو معلوم ہوتا ہے وہ پرانا ایمان جاگ رہا ہے... پھر دو دن بعد دوبارہ اس سے ملنے گئے... پھر اس کو مسجد میں لائے کھانا کھلایا... بات سنائی پھر دو دن چھوڑ کے پھر اس کو لائے....

تیسرے دن کھڑا ہو گیا... کہا میرا نام لکھو تین دن کے لئے... صبح صبح اس
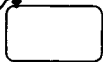
کا ٹیلی فون آیا مجھے... مسجد میں کیا جادو کر دیا ہے تم لوگوں نے... میں نے کہا کیا ہوا؟... کہا میری زبان سے زور زور سے کلمہ نکل رہا ہے... میں اپنے آپ کو روک بھی رہا ہوں مشکل سے کہ مجھے کیا ہو گیا ہے؟... میں نے کہا ایمان زندہ ہو گیا ہے اور کچھ بھی نہیں ہوا... ہاں پھر جو اس نے ہمارے ساتھ وقت لگایا... وہ جو روتا تھا اس کو دیکھ کے ہم روتے تھے....

پھر اس کے بعد اس کا خط آیا (ابھی تک اس کے خط آتے رہتے ہیں)... کہا وہ دن آج کا دن نہ اس کی تہجد قضا ہوئی ہے... اس دن سے نہ اس کی نماز قضا ہوئی ہے... نہ روزہ قضا ہوا ہے... ستائیس سال کی زکوٰۃ یہاں پاکستان میں دے کر گیا ہے... پورے ستائیس سال کی زکوٰۃ... اور پہلے دن کہا تھا میں کوئی فالتو ہوں... کہ یہاں آیا ہوں وقت ضائع کرنے....

پھر جو اس کا خط آیا اس میں کیا تھا... آپ انگلستان آجائیں... سارا خرچہ میرے ذمے... رہائش میرے ذمے... اور یہاں کی شہریت لے کے دینا میرے ذمے... یہاں آ کے تبلیغ کرو... یہاں کے مسلمانوں میں تبلیغ کی بھی بہت ضرورت ہے... ایسے لاکھوں کروڑوں ہیرے بکھرے پڑے ہیں....

آگے سنئے! پھر کہنے لگا میری بیوی کو دعوت دو... ہم نے کہا تیس سال تو تو نے اس کے سامنے گزارے آوارگی کے... ہماری بات اسے کیسے سمجھ میں آئے گی؟... کہا نہیں تم دعوت دو... ہم خیر گئے اس کی بیوی سے بات کی... وہ کہنے لگی پہلے یہ مجھے مسلمان بن کر دکھا دے... پھر میں مسلمان ہو جاؤں گی... وہی کہا جس

کا ہمیں خطرہ تھا....

ہمارے دل اللہ کی عظمت سے خالی ہیں

ہم نے اپنے وجود کا استعمال اس طرح نہیں سیکھا... جس کی ڈور اللہ اور اس کے رسول کے ہاتھ چلی جائے... ایک آدمی آپ کے ساتھ ڈیلنگ کر رہا ہے... اور اندر سے تھکا ہوا ہے اور پریشان ہے... اور دل ہی نہیں چاہتا بات کرنے کو... مگر پھر بھی خندہ پیشانی کے ساتھ بات کر رہا ہے ...مال کا لالچ اور اس کا طمع اس کی طبیعت کو توڑ کر کے... آپ سے بات کروا رہا ہے... اور اپنی بات منوا رہا ہے....

اس طرح ایک آدمی دوکان پر بیٹھا ہوا ہے اور اونگھ رہا ہوتا ہے... وہ آپ کو دیکھ کر کھڑا ہو جاتا ہے... روٹی کا نوالہ منہ میں ہوتا ہے... اس کو چھوڑ کر کھڑا ہو جاتا ہے... چائے کی پیالی ہاتھ میں ہوتی ہے... اس کو رکھ کر کھڑا ہو جاتا ہے... اور اس کے جسم پر مال کا قبضہ ہے... ادھر آرڈر آتا ہے وہ اسی کے مطابق اپنے جسم کو استعمال کر رہا ہوتا ہے....

اگر اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے کوئی آرڈر آجائے... تو اس سے ہمارے جسم میں کوئی ہل چل پیدا نہیں ہوتی... کیونکہ ہم نے اس کو سیکھا نہیں ہے... مثال کے طور پر ہم گاڑی چلانا سیکھ جاتے ہیں... چلانے کا نظام دل میں آجاتا ہے... سامنے کوئی رکاوٹ نظر آتی ہے تو پاؤں خود بخود بریک پر چلا جاتا ہے....

اب اس کو بتانے کی ضرورت نہیں ہوتی... کہ بریک مارے آگے رکاوٹ ہے... ایسا کوئی نہیں کرتا کیونکہ ہم نے وقت لگا کر اس کو سیکھا ہے... تو پاؤں اور ہاتھ خود بخود استعمال ہوتے ہیں... اس کے لئے نہ کوئی اس کو بتاتا ہے... اور نہ خود اپنے کو تیار کرتا ہے... کیونکہ اس نظام کو سیکھا ہوا ہے... اس لئے ہاتھ اور پاؤں خود بخود صحیح استعمال ہوتے ہیں....

اب دوسری طرف آجایئے... کوئی آدمی بازار میں جارہا ہے سامنے لڑکی کھڑی ہے... اب یہاں اس کو آنکھوں کی بریک لگ جانی چاہیے... آنکھ کی بریک لگ جائے... اور آنکھ جھک جائے اور رک جائے... چونکہ اندر کا نظام صحیح نہیں ہے... کیونکہ اس پر محنت نہیں ہوئی ہے... اب یہاں پر آنکھ کے پردے کو بریک لگنا چاہئے....

کیونکہ اندر کا نظام اللہ اور رسول کے حوالے نہیں کیا ہوا ہے... خواہشات کو شیطان کے حوالے کیا ہوا ہے... اس لئے آنکھ کھلی رہتی ہے... گاڑی کی ٹکر سے آنکھ کی ٹکر زیادہ خطرناک ہے... گاڑی کی ٹکر جان لے گی... اور آنکھ کی ٹکر ایمان لے گی... یہ چونکہ سیکھا ہوا نہیں ہے... اس لئے بریک نہیں لگتا... ہاتھ غلط طرف جارہا ہے....

اگر اس پر اللہ اور رسول کا قبضہ ہوتا... کہ خود بخود اس کو روک کر پیچھے لے جاتا... اس طرح زبان غلط بولنے لگتی ہے... اللہ اور رسول کا اس کی زبان پر قبضہ ہوتا... تو زبان پر بریک لگتا... خواہش غلط جگہ چلنے لگتی ہے... اگر اللہ اور رسول کا

قبضہ ہوتا تو وہیں رک جاتی....

نماز کی اہمیت پیدا کرو

جس کی نماز ٹھیک ہو جائے گی ناں... اس کی پوری زندگی ٹھیک ہو جائے گی... آپ پریشان نہ ہوں کہ ہم ایک دم کیسے کریں... آپ پہلے نماز شروع کریں... نماز ایک ایسی طاقت ہے جو ہر برائی سے کھینچتی آئے گی... کہا کیا کریں... جھوٹ بھی بولتے ہیں پھر نماز کا کیا فائدہ؟... یہ شیطان کا چکر ہے....

انہوں نے کہا ہماری کمائی ٹھیک نہیں ہے... نماز کا کیا فائدہ؟... یہ بھی شیطان کا چکر ہے... ساری برائیوں سے نکلنے کا راستہ بتا رہا ہوں ... آپ نماز زندہ کریں... اپنے آفس میں... اپنے دفتر میں... جونہی نماز کا وقت ہو جائے... فوراً دوڑیں نماز کی طرف... اور اہتمام اور پابندی کے ساتھ نماز شروع کریں... ہر نماز کے بعد دعا مانگیں....

اللہ کے قرآن کا وعدہ ہے..ان الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفخشاء و المنکر ... تم نماز شروع کر دو میں تمھیں ساری برائیوں سے نکال دوں گا... شیطان نے الٹا چکر دے رکھا ہے...جی جھوٹ بولتا ہے ایسی نماز کا کیا فائدہ...جی رشوت لیتا ہے ایسی نماز کا کیا فائدہ، نہیں....

بھائی آپ دو پرچوں میں فیل ہو رہے ہوں... یہ فائدہ ہے... یا ایک پرچے میں فیل اور ایک پرچے میں پاس ہو رہے ہوں... یہ فائدہ ہے؟...ایک

آدمی جھوٹ بھی بولتا ہے... نماز بھی نہیں پڑھتا... دونوں پرچوں میں فیل ہوگیا ناں!... اور نماز شروع کردی جھوٹ بول رہا ہے... چلو ایک میں تو پاس ہوگیا... اور یہ اس کا نماز پڑھنا باقی برائیوں سے بھی نکال دے گا....

کامل مسلمان کون؟

ایک صحابی آئے... یارسول اللہ ﷺ! ایک آدمی نماز بھی پڑھتا ہے... چوری بھی کرتا ہے... آپ ﷺ نے فرمایا... اس کی نماز عنقریب اس کو چوری سے ہٹا دے گی... نماز زندہ کریں جہاں بھی ہوں... اپنی وردی کو پاک رکھیں اور نماز پڑھیں... اور کہیں مسجد دور ہے تو کوئی کپڑا ساتھ رکھیں... مصلیٰ ساتھ رکھیں... کوئی پلاسٹک کی چیز صاف رکھیں... ورنہ فٹ پاتھ کو صاف کر کے وہیں نماز پڑھ لیں....

زمین کو اللہ نے پاک بنایا ہے... اگر اس پر گندگی کوئی نہیں پڑی تو زمین پاک ہے... فٹ پاتھ پہ نماز پڑھتے نظر آئیں ناں... تو یہ وہ تبلیغ ہے جو ہماری تقریروں سے وہ اثر نہیں ہوگا... جو آپ لوگوں کا فٹ پاتھ پر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے اثر ہوگا... نماز شروع کریں اور اللہ سے مانگنا شروع کریں... وہ دنیا بھی دے گا اور آخرت بھی دے گا... اور بھائی اوروں کو اس کے لئے تیار کریں....

یہ تین باتیں ہیں جس پر جا کے اسلام مکمل ہوتا ہے... خود دین پہ چلے اوروں کو دعوت نہ دے... تو ادھورا مسلمان ہے... اوروں کو دعوت دے اور خو

دین پہ نہ چلے... یہ بھی ادھورا مسلمان ہے... پورا مسلمان وہ ہے جو خود بھی دین پہ چلے اوروں کو بھی دین کی دعوت دے... اور اس کے لئے سارا جہان سارا عالم پھرے... سارے عالم میں اللہ کے دین کا پیغام پہنچانا... ہم اور آپ کے ذمے ہے... اللہ آپ کو ساری دنیا پھرائے گا... جو نیت کرتا ہے اللہ اس کو اس کی نیت کے بقدر صلہ دیتا ہے....

نافرمان قوموں کا عبرتناک انجام

1) یہ دیکھو قارون زمین میں جا رہا ہے... منهم من اخذته الصيحة ... یہ دیکھو، قوم ثمود پہ فرشتے کی چیخ پڑ رہی ہے... جعلنا عاليها سافلها ... یہ دیکھو لوط کی قوم زمین سے اوپر اٹھا کر آسمان تک پہنچا کر پھر زمین پہ ماری جا رہی... اوپر کا نیچے اور نیچے کا اوپر ہو رہا ہے... ارسلنا عليهم حجارة من سجيل منضود مسومة عند ربک... صرف یہ نہیں کیا....

...جعلنا عاليها سافلها وارسلنا عليها حجارة من سجيل منضود مسومة عند ربک ... صرف الٹایا نہیں بلکہ ان کے سر کے اوپر نوک دار پتھر پڑ رہے ہیں... فاخذت الذين ظلموا الصيحة ... یہ فرشتے کی چیخ آ رہی ہے... فاخذتهم الرجفة... یہ دیکھو زلزلہ آ رہا ہے....

2) ...فاخذنه وجنوده فنبذنهم فی اليم ... یہ دیکھو فرعون اور اس کا لشکر سمندروں میں ڈوبتا چلا جا رہا ہے...

3) ...ارسلنا علیھم ریحا صرصرا ... یہ دیکھو قوم عاد پر تندو تیز ہوا آرہی ہے...فتری القوم فیھا صرعی ... دیکھو تو ان کے سر الگ پڑے ہوئے ہیں... دھڑ الگ پڑے ہوئے ہیں...

...الم تر کیف فعل ربک بعاد ... دیکھتے نہیں... تمہارے جیسے اور تم سے بڑے مجرم قوم عاد سے اللہ تعالیٰ نے کیا کیا؟...ارم ذات العماد لم یخلق مثلھا فی البلاد ... وہ تم جیسے تو نہیں تھے، اس مسجد کے ستون کی طرح ان کے قد تھے... گنبدوں کی طرح ان کے سر تھے...

4) ...وثمود الذین جابو السخر بالواد ... یہ قوم ثمود جس نے پہاڑوں میں شہر بنائے...

5) ...وفرعون ذی الاوتاد ... یہ فرعون جس نے سولیوں پہ لٹکایا...الذین طغوا فی البلاد... یہ سرکش ہوئے...فاکثروا فیھا الفساد ... فساد مچایا... فصب علیھم ربک سوط عذاب ...ان پر تیرے رب کے عذاب کا کوڑا برسا... اور پھر وہ ایسے ہوگئے جیسے کبھی تھے ہی نہیں.... کم ترکوا من جنت ... دیکھو ان کے باغات کھڑے ہوئے ہیں... پھل کھانے والے کوئی نہیں... وعیون... چشمے بہتے ہیں... پانی پینے والا کوئی نہیں...وزروع... کھیتیاں پکی پڑیں اور کوئی کاٹنے والا نہیں... و مقام کریم ...پاک موجود ہیں... سیر کرنے والا کوئی نہیں....

...و نعمة... ان کے کلب... ان کے ہوٹل... ان کی رقص گاہیں... ان

کی شراب خانے... ان کی رات کی محفلیں سب پڑی ہوئی ہیں... پر ان محفلوں کے سجانے والے... جا کر اندھیروں کے گھر میں بس گئے ہیں....

کہاں چلے گئے؟... کانوا فیھا فاکھین ... کبھی ہوا کرتے تھے... کبھی رہا کرتے تھے... کبھی ہوتے تھے اور پھر کیا ہوا؟... پھر رب کا عذاب آیا... کذالک ... یہی کیا کرتا ہے تیرا رب... کذالک اخذ ربک اذا اخذ القری ... تیرا رب ایسے ہی پکڑتا ہے بستی والوں کو... جب لاہور کو پکڑے گا تو ایسے ہی پکڑے گا...وھی ظالمۃ ... کسی شہر کا نام لے لیں... آپ ناراض نہ ہو جائیں... ملتان لے لیں... میرا ہی ضلع ہے....

جب ملتان کو پکڑے گا تو ایسے ہی پکڑے گا... کراچی کو پکڑے گا تو ایسے ہی پکڑے گا...وھی ظالمۃ ...وہ ظالم تھے تو ان پر اللہ کی پکڑ آئی...ان اخذہ الیم شدید ... تیرے رب کی پکڑ بڑی زبردست ہے...ان بطش ربک لشدید ... شدید پکڑ والا...شدید العقاب ... بڑی سخت پکڑ والا....

حرام کھانے والے تاجر کا واقعہ

ہمارے دور اول کی حکومتیں اسلام کے پھیلانے کا ذریعہ تھیں... ان کی تجارتیں اسلام کے پھیلانے کا ذریعہ تھیں... ہماری تجارتیں اسلام کو مٹانے کا ذریعہ ہیں... یمن میں ہماری جماعت گشت کر رہی تھی... تو کراچی کے ساتھی تھے ... عبدالرشید وہ گشت میں بات کر رہے تھے....

ایک بڑی دکان تھی تاجر کی... اس سے کہا کہ ہم آپ کے بھائی ہیں ... پاکستان سے آئے ہیں... اس نے ایک دم گریبان پکڑلیا... اور کہا تم پاکستانی ہو اور پھر زور سے جھٹکا دیا... تو سارے گھبرا گئے... پتہ نہیں کیا چکر ہے؟... اس کو گھسیٹتا ہوا پیچھے اسٹور میں لے گیا... پیچھے بڑا اسٹور تھا... اس میں گھی کے کنستر لگے ہوئے تھے....

کہنے لگا یہ سارا گھی پاکستان سے آیا ہے... اس نے ایک کھولا اور الٹا دیا... اتنا گھی باقی ساری مٹی بھری ہوئی تھی... اس پاکستانی نے پیسہ تو کمالیا لیکن یہ نہیں سوچا... کہ اس کے ساتھ کتنے جہنم کے بچھو میری قبر میں آگئے ... تو بھائی پہلے دیانت کا دوردورہ تھا....

دیانتدار غلام

عبداللہ بن مبارک ایک غلام ہے ان کے آقا باغ میں آتے ہیں... انار کا باغ ہے... ایک انار تو لاؤ... انار لائے تو کھٹا... کہا عجیب آدمی ہے... دس سال ہو گئے تمہیں اس باغ میں کام کرتے ہوئے... اتنا پتہ نہیں کھٹا کون سا ہے اور میٹھا کون سا ہے؟... کہا آپ نے مجھے اجازت تھوڑی دی ہے چکھنے کی؟... دس سال سے کام کر رہا ہوں... اور مجھ پر حرام ہے ایک دانہ بھی چکھا ہو... مجھے کیا پتہ کھٹا کون سا ہے اور میٹھا کون سا ہے... تو اس کی آنکھیں پھٹ گئیں... یہ دیانت تھی... نیچے سے لے کر اوپر تک....

ریڑھی والے کے آنسو

ایک بار میں فیصل آباد جا رہا تھا... صبح صبح نماز پڑھ کے نکلا... ایک ریڑھی والا... سفید داڑھی سفید پگڑی... ریڑھی لگا کے کھڑا ہے اور روئے جا رہا تھا... میں کھڑا ہو گیا... بڑے میاں... نورانی چہرہ اور مزدوری کر رہے ہیں... اس سے بڑا ولی کون ہوگا... میں نے کہا بابا جی کیوں رو رہے ہو؟... تو سیب کی پیٹی اس کے سامنے پڑی ہوئی تھی....

وہ میرے سامنے الٹادی... تو اس کی اوپر کی سطح پر دس بارہ سیب تھے وہ ٹھیک تھے... باقی سارے نیچے گلے ہوئے تھے... وہ کہنے لگا کہ بیٹا میں غریب آدمی ہوں... ایک پیٹی لاتا ہوں بارہ گیارہ بجے تک بک جاتی ہے... جو پیسے ملتے ہیں ان سے روٹی لے کر گھر چلا جاتا ہوں... آج کسی ظالم نے میرے بچوں کی روزی چھین لی ہے....

اس نے بھی تجارت کی ہے... لیکن کسی کے بچوں کی منہ سے نوالہ چھین لیا ہے... کسی کی ضرورتوں پر چھری چلا کر تجارت... یہ شیطان کا تاجر ہے یہ رحمان کا تاجر نہیں ہے... تو ہم وہ تجارت سیکھیں جس سے ہماری دنیا بھی بنتی چلی جائے... اور آخرت بھی بنتی جائے... اور دنیا میں اسلام بھی پھیلتا چلا جائے... ہم نے تو سیکھا ہی نہیں... سیکھنے کے لئے بھی کہتے ہیں کہ وقت لگاؤ....

ہے کوئی اللہ سے زیادہ مہربان

میرے بھائیو! اللہ کے واسطے ہم اپنی حیثیت کو دیکھیں... اللہ خود کہہ رہا ہے... انہ کان ظلوما جھولا ... تم تو پرلے درجے کے جاہل ہو... تم پرلے درجے کے ظالم ہو... میری نہیں مانو گے تو جہالت کا شکار ہو کے ہلاک ہو جاؤ گے ... ہمارے لئے نظام اور ہے ہمیں توبہ کرنی پڑے گی... ان کے لئے نظام اور ہے....

ان کو چھٹی ہے موت تک جو مرضی کرلیں... موت کے بعد اللہ تعالیٰ ال[illegible] اکٹھا پکڑے گا... ہمیں توبہ کرنی پڑے گی... اللہ تعالیٰ کو ساتھ لینا ہے تو توبہ کرنی پڑے گی... اپنے مالک کو ناراض کرلیں اپنے خالق کو راضی کرلیں...لوجد اللہ توابا رحیما...

پھر آپ دیکھیں گے کہ اللہ سے زیادہ مہربان کوئی نہیں... اللہ کو راضی کر[illegible] کیلئے توبہ کرنے کیلئے حکومت نہیں چھوڑنی ہے... حکومت میں وہ چھوڑنا ہے جو ا[illegible] کو ناپسند ہے... اللہ تعالیٰ کی ذات اثر سے پاک ہے... کہ ہم نے گناہ کئے ا[illegible] توبہ کیسے کریں....

کعبے کس منہ سے جاؤ گے غالب
شرم تم کو مگر نہیں آتی

غالب بیچارہ غلطی کھا گیا... بھائی ہم نے تو جانا ہی کالا منہ لے کر ہے...

اے اللہ! اب تو معاف کر ہی دے... وہاں سے معافی کے دروازے کھل گئے....

زمین میں دھنسنے والا مالدار

میرے بھائیو! ہم اللہ کی طرف لوٹ آئیں... اللہ پاک کے لئے گناہ معاف کرنا کوئی بڑی بات نہیں... صرف توبہ کرنی پڑے گی... قارون کا نام آپ نے سنا ہوگا... اس جیسا گناہ گار آج دنیا میں کوئی نہیں ہوگا... اس نے موسیٰ علیہ السلام پر زنا کی تہمت لگائی... موسیٰ علیہ السلام کو جلال آ گیا... اللہ تعالیٰ سے دعا ....

تو اللہ نے فرمایا زمین تیرے تابع ہے... جو کہے گا کرے گی... موسیٰ علیہ السلام سجدے میں گرے دعا مانگ رہے تھے... تو سر اٹھا کر زمین کو کہا پکڑو اسے ...زمین نے جب کھینچا تو قارون نے چیخ ماری... اے موسیٰ! معاف کردو... موسیٰ علیہ السلام نے کہا اور پکڑو... اس نے کہا موسیٰ! مجھے معاف کرو... موسیٰ علیہ السلام کہا اور پکڑو....

وہ معافی مانگتا اور موسیٰ علیہ السلام زمین کو کہتے رہے اور پکڑو... یہاں تک کہ سارا زمین میں غرق ہوگیا... قارون قارون ہے... اور آپ قارون نہیں ہیں مسلمان ہیں... وہ دھنس گیا زمین میں....

اللہ کی سنو... دیکھو اللہ کیا کہہ رہا ہے... ما افضک یا موسیٰ ...اے موسیٰ تیرا دل کتنا سخت ہے... مجھے میری عزت کی قسم! اگر مجھ سے ایک دفعہ توبہ کی

اپیل کرتا تو میں اٹھا کر باہر پھینک دیتا... ہم قارون تو نہیں ہیں... اگر چہ بہت گناہ ہیں... میرے رب کی قسم وہ اللہ کی قدرت کے سامنے کچھ بھی نہیں ہیں.....

بے وقوف مسافر

ہائے ہائے بڑے ہم دھوکہ کھا گئے بھائی... بہت دھوکہ کھا گئے... ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس سے بھی بڑا کوئی ہوگا لوٹا ہوا مسافر... جو جنت دے اور دنیا خرید لے... اس سے بھی ہوگا کوئی مظلوم... انہوں نے تو لفظ اور بولا میں نے اس کو تبدیل کردیا... تاکہ آپ ناراض نہ ہوجائیں... کیونکہ ہم سارے ہی ایسے ہیں... جنہوں نے جنت بیچ دی اور دنیا خرید لی....

تو اس سے بھی کوئی بڑا ہوگا مجرم.... کہ جو جنت کی حوروں کا سودا کردے اور دنیا کی بے وفا عورتوں کو خرید لے... ان پاکیزہ عورتوں کو چھوڑ کر... یہاں کی عورتوں کے پیچھے بھاگتا پھرے.....

اور کتنا نادان ہے وہ شخص... جو جنت کے عالیشان گھروں کے پیچھے... جنت کے عالی شان گھروں کو چھوڑ کر... ان دنیا کے گھروں میں سودے کرلے... اور وہاں کی سلطنتوں کو دھکا دے کر... یہاں کی چند دنوں کی حکومتوں کو خرید لے... اس سے بڑا لوٹا ہوا مسافر کوئی نہیں ہے....

ہم بڑا دھوکہ کھا گئے... تو اللہ تعالیٰ ایک لڑکی بھیجے گا لڑکی... اس طرح بیٹھا ہوا ہوگا... تو اس کے کندھے پر ہاتھ مارے گی... تو اس کو ایسے مڑ کے دیکھے گا...

جب اس کو یوں دیکھے گا... اس کا ایسا حسن ہوگا کہ وہ پورا ہی مڑ جائے گا اس کی طرف... اور اسے اپنا چہرہ اس کے چہرے میں نظر آئے گا... وہ کہے گی... یا ولی اللہ امالک فینا من رغبۃ... آپ کو میرا شوق کوئی نہیں؟....

وہ کہے گا کیوں نہیں؟... لیکن تو ہے کون؟... یہ سوال اس بات کی علامت ہے کہ... یہ جو اللہ نے اسے پہلے ہی جنت کی بیویاں عطا کردی ہیں... اس پر زائد ہے اور آگیا ہے تحفہ... تو کون ہے؟... میری جنت میں تو نہیں تھی... تو وہ جواب دے گی... میں ان میں سے ہوں جن کے بارے میں آپ کے رب نے کہا ہے... ولدینا مزید... میرے بندے تجھے ملتا ہی رہے گا... آ تو سہی... ملتا ہی رہے گا ...ملتا ہی رہے گا... ملتا ہی رہے گا....

جنت کے گانے

جنتی جنت میں اللہ کے دیدار سے واپس آئے گا... تو اس کی بیوی اسے پکارے گی... جنت کی حور... یا ولی اللہ... یوں مڑے گا دیکھنا چاہے گا... ایک نظر ادھر پڑے گی... اور ایک نظر دائیں بائیں نظارے پر پڑے گی... وہ دائیں بائیں کے نظارے ایسے ہوں گے... کہ چالیس سال کھڑا ایسے دیکھتا رہے گا... بس ایسے دیکھتا رہے گا... ایسے دیکھتا رہے گا... دیکھنے کی چاہت اب اللہ پوری کررہا ہے....

تو یہ ایسے تخت پر دراز ہوگا... دو لڑکیاں سر پہ بیٹھی ہوں گی... دو پاؤں کی

طرف بیٹھی ہوں گی... یہ ان سے کہے گا میں دنیا میں گانا نہیں سنتا تھا... اللہ نے حرام کیا تھا... میں نہیں سنتا تھا... تو یہ اسے کہیں گی تم نے کس حرام چیز کا نام لے دیا... تم ہم سے سنو... ہم تمہیں جنت کا گانا سناتی ہیں....

تو یہ گائیں گی... اور اس کے ساتھ جو دائیں بائیں درخت ہیں ان کو ہوا چھیڑے گی... تو پتوں اور ڈالیوں میں ٹکراؤ ہوگا... اس ٹکراؤ سے ایک میوزک مدہم سروں میں شروع ہوگا... ان کی آواز اور اس کا ساز یہ دونوں مل کر ایک سماں پیش کریں گے..... کہ یہ یوں بیٹھا بیٹھا ستر سال سنتا رہے گا..... اس کا جی نہیں بھرے گا....

یہاں کتنا گانا سنایا جا رہا ہے... ستر برس سن رہا ہے اور اس کا نشہ چڑھتا جا رہا ہے... چڑھتا جا رہا ہے... چڑھتا جا رہا ہے... وہ رک جائیں گی... اس کا دل نہ ہوگا کہ یہ بس کریں... یہ نہیں چاہے گا کہ یہ بس کریں....

سب سے پہلا پانی کا جہاز

قوم نوح کی سرکشی پر نوح علیہ السلام کو حکم دیا گیا کہ ایک کشتی بناؤ... کشتی بنانی شروع کی... بن گئی... کہا جوڑا جوڑا ڈالو... یا اللہ... ماذا افعل بالاسد والبقر... والذئب والعناق... والفار والھرۃ ... یا اللہ جوڑے جوڑے کو کیا کروں؟... ایک طرف شیر ایک طرف گائے... ایک طرف بھیڑیا ایک طرف بکری... ایک طرف بلی ایک طرف چوہا... یہ تو ایک دوسرے کو کھا جائیں گے... تو

یہ باقی بچیں گے کیسے؟....

اللہ تعالیٰ نے فرمایا...من القی بینهم العداوة یا نوح ...اے نوح! ان میں دشمنی کس نے ڈالی ہے... کہا اے اللہ! آپ نے ڈالی ہے... کہا... وسنلقی بینهم المودہ... پھر میں ان میں اب محبت ڈالوں گا...اب کوئی کسی کو کچھ نہیں کہے گا... جو تیری کشتی میں آئے گا وہ بچے گا... جو تیری کشتی سے ہٹے گا وہ برباد ہوگا....

سب سے پہلے چیونٹی کے جوڑے کو اٹھا کر کشتی میں رکھا... کہتے ہیں تواضع انسان کو کہیں سے کہیں تک پہنچا دیتا ہے... چیونٹی سب سے زیادہ متواضع ہے... اس لئے سب سے پہلے چیونٹی کے جوڑے کو اٹھا کر اپنی کشتی میں بٹھایا....

قوم نوح اور عذاب الٰہی

قوم نوح کی نافرمانی پر اللہ کا حکم آیا...ففتحنا ابواب السماء بماء منهمر ...وفجرنا الارض عیونا ...فا لتقی الماء علی امر قد قدر .... آسمان پھٹا... بادل نہیں... آسمان پھٹا... امام بخاریؒ کی حضرت علیؓ سے ادب المفرد میں روایت ہے کہ... یہ جو آسمان پر اندھیری راتوں میں ایک سفید نشان ہوتا ہے... جسے سائنسدان پتہ نہیں کیا کیا کہتے رہے ہیں... یہ سب بکتے ہیں....

...صدق اللہ و رسولہ... جو اللہ نے کہا وہ سچ ہے... اور جو اللہ کے حبیب نے کہا وہ سچ ہے... حضرت علی ﷛ اپنی طرف سے نہیں کہہ رہے... حضور

ﷺ سے سنا ہوا کہہ رہے ہیں... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرما رہے ہیں... کہ یہ وہ نشان ہیں جہاں سے قوم نوح پر اللہ نے آسمان کو پھاڑا... اور انسانوں پر پانی برسایا....

اور پانی ایسے برسا... کہ پانی پر ایک فرشتہ مقرر ہے... لیکن وہ پانی اتنا سرکش تھا... کہ پانی اس فرشتے کے ہاتھ سے بھی بے قابو ہوگیا... انا لما طغی الماء حملنکم فی الجاریة ... یہ پانی سرکش ہوا... مفسرین نے لکھا ہے سرکش ہونے کا کیا مطلب ہے؟... کہ جو فرشتہ اس پانی کے نظام کو سنبھالتا ہے... اس فرشتے کے ہاتھ سے بھی پانی بے قابو ہوگیا... اللہ براہ راست اپنے امر سے اسے چلا رہا تھا....

یہ کلمے کی طاقت کا ظہور ہو رہا ہے... آج کے کلمے نماز سے کچھ نہیں ہوگا... لوگ ہم سے کہتے ہیں تمہارے کلمے نماز سے کیا ہوگا؟... ہم کہتے ہیں کچھ بھی نہیں ہوگا... اس لئے کہ یہ کلمہ نماز... کلمہ نماز ہی نہیں ہے... یہ تو صورت ہے... حقیقت ہوتی تو کہاں سے کہاں تک بات چلی جاتی....

کامیاب کون؟ ناکام کون؟

تو جس رب نے ہمیں بنایا ہے... اس رب نے مقصد بھی اپنے علم سے دیا ہے... ایسے نہیں چھوڑ دیا... کیا ہم اپنے بچے کو آزاد چھوڑ سکتے ہیں... ہم اس کو انگلی پکڑ کے چلاتے ہیں کہ تجھے یہ کرنا ہے... اب یہ کرنا ہے... اب یہ کرنا ہے... اب یہ کرنا ہے....

یہی کچھ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ کررہا ہے کہ تم کچھ بھی نہیں... بچے ہو... وہ کرو جو میں کہہ رہا ہوں... یہ کرو یہ کرو... یہ کرو... تو اللہ تعالیٰ یوں کہہ رہے ہیں... فمن زحزح عن النار وادخل الجنة فقد فاز ... جو دوزخ سے بچ گیا اور جنت میں پہنچ گیا تحقیق وہ کامیاب ہو گیا....

دوسری طرف... فمن ثقلت موازینه فاولئک هم المفلحون ... جس کی نیکیوں کا پلڑا وزنی ہو گیا یہ کامیاب ہو گیا... ومن خفت موازینه فاولئک الذین خسروا انفسهم فی جهنم خالدون ... جس کی نیکیوں کا پلڑا ہلکا ہو گیا یہ ناکام ہو گیا....

قوم نوح کے تین آدمیوں پر اللہ کا عذاب

اللہ نے قوم نوح کے باطل کو ایسے توڑا کہ ایک شخص نہ بچا... تین آدمی ایک غار میں چھپ گئے... انہوں نے کہا یہاں تو کوئی نہیں آئے گا... نہ پانی آئے گا نہ کوئی اور آئے گا... اوپر سے پتھر رکھ لیا... غار میں چھپ گئے... مطمئن ہو گئے... اللہ اگر چاہتا تو پانی کو باہر سے بھی داخل کر سکتا تھا... لیکن وہ اپنی قدرت کو دکھانا چاہتا ہے....

تینوں کو پیشاب آیا... ایسے زور سے پیشاب آیا کہ روک نہیں سکے... تینوں پیشاب کرنے بیٹھے... اب اللہ تعالیٰ نے پیشاب کو جاری کر دیا... اب پیشاب بند ہی نہیں ہوتا... وہ پیشاب نکلتا جا رہا ہے... نکلتا جا رہا ہے... حتیٰ کہ تینوں اپنے

پیشاب میں غرق ہو کے مر گئے... اللہ نے کسی کو نہ چھوڑا اور اپنے کلمے والے کی بات کو سچا کیا....

اور اپنے کلمے والے نوح کو جیسے اس نے کہا تھا... لا تذر علی الارض من الکافرین دیارا... یا اللہ ایک بھی چلتا ہوا مت چھوڑنا... اللہ نے کہا میرے نوح دیکھ لے... تیرے کلمے پر میں نے ایک کو بھی زندہ نہیں چھوڑا... سب مرے پڑے ہیں... سب برباد ہوئے پڑے ہیں....

میرے بھائیو! آج اس کلمے کو زندہ کرنے کی ضرورت ہے... جب بھی باطل ٹوٹا ہے اس کلمے کی طاقت سے ٹوٹا ہے... لیکن کون سا کلمہ؟... جو کلمہ حقیقی معنوں میں کلمہ ہے... ہر نبی نے آ کے اس کلمے کی دعوت دی....

موسیٰ علیہ السلام کا اللہ سے سوال؟

موسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کی بات ہوئی... تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا: یا اللہ!... انک توسع علی الکافر... یا اللہ! آپ کافر کو بہت زیادہ دیتے ہیں... تو اللہ تعالیٰ نے جواب نہیں دیا... کہ اس کی وجہ یہ ہے، یہ ہے، یہ ہے... اللہ تعالیٰ نے دوزخ کا دروازہ کھول دیا... کہ ذرا دیکھو میں نے کافر کے لئے کیا تیار کیا ہے....

جب موسیٰ علیہ السلام نے دوزخ دیکھی... تو کہنے لگے: یا اللہ! تیری عزت وشہنشاہی کی قسم! اگر کافر ساری دنیا کا بادشاہ بن جائے... قیامت تک بلاشرکت

غیر کے حکومت کرے... اور مر کے یہاں چلا جائے کچھ نہیں اس نے دیکھا... کچھ نہیں دیکھا....

پھر موسیٰ علیہ السلام نے دوسرا سوال کیا: یا اللہ!...انک تقدر علی المومن... یا اللہ! ایک مومن پہ آپ بڑی تنگی ڈالتے ہیں...

ایک روایت میں آتا ہے ایک وقت میں ایک کافر مر رہا تھا... ایک مسلمان مر رہا تھا... ایک ہی جگہ پر... وقت قریب ہے... کافر کہتا ہے مجھے مچھلی چاہیے... مجھے مچھلی چاہیے... تو وہ مچھلی دریا میں موجود لیکن منڈی میں نہیں موجود... اللہ کا غیبی نظام حرکت میں آیا... اس مچھلی کو پکڑوایا....

اس کو بازار میں بھجوایا... ادھر سے اس کے آدمی کو بھجوایا... وہ مچھلی خریدی گئی... پکوائی گئی... کھلائی گئی... اس کے بعد وہ مر گیا... مسلمان مر رہا ہے... اس کی صراحی کا پانی پاس پڑا تھا... پیاس کی شدت تھی... اس نے جو یوں پکڑنا چاہا... صراحی کو انگلیاں جا ٹکرائیں... صراحی الٹ کر گری... پیاسا ہی مر گیا....

تو فرشتہ کہنے لگا... یا اللہ! اس کی جان نکالی تو مچھلی وہاں سے لا کے کھلائی... اپنے کی جان نکالی تو پانی بھی نہ پینے دیا... پیاسا ہی اٹھا لیا... تو موسیٰ علیہ السلام کا سوال اور یہ سوال برابر ہو رہا ہے... ایک سوال اکٹھا کر دوں تاکہ تینوں کا ایک ہی جواب ہو جائے....

کافر پر فراخی اور مسلمان پہ تنگی کیوں؟

ایک واقعہ ایک موسیٰ علیہ السلام کا سوال اور ایک حدیث... ایک مسلمان ماہی گیر اور ایک کافر دونوں مچھلی کے شکار پہ آئے... مسلمان نے جال ڈالا... بسم اللہ الرحمن الرحیم... واپس کھینچا تو خالی... کافر نے جال ڈالا... بسم اللات والعزیٰ... لات وعزیٰ کے نام سے... جال مچھلیوں سے بھرا ہوا باہر آیا...

پھر مسلمان نے کہا... بسم اللہ الرحمن الرحیم ... جال خالی... کافر نے کہا... بسم اللات والعزیٰ ... تو جال بھرا ہوا... شام تک شکار ہوتا رہا... کافر کی مچھلیاں اور کشتی بھر رہی... مسلمان ہر دفعہ خالی... خالی، خالی، خالی... آخری دفعہ جال ڈالا... کافر نے اور آخری دفعہ ڈالا مسلمان نے....

کافر کا جال دگنا بھر کے آیا... اور مسلمان کے جال میں ایک مچھلی آئی... اس نے کہا: یا اللہ! تیرا شکر ہے... ایک پر بھی تیرا شکر ہے... اس کو جو نکالا... جال کھولا اور پکڑا تو پھسل کے پھر پانی میں... اس نے کہا: یا اللہ! یہ بھی تیرا شکر ہے... تو وہ فرشتہ جو مسلمان کا تھا وہ بیچارہ نہ رہ سکا....

تو اب یہ تین باتیں اکٹھی ہو گئیں... تینوں کا ایک ہی سوال ہے... یا اللہ! اپنے کو یوں تڑپا کے دیا... ترسا دیا... دشمن کو یوں بھر دیا... وہ فرشتہ یا اللہ! اسے پیاسا مارا... اسے دریا سے مچھلی نکال کے کھلائی... تیسرا موسیٰ علیہ السلام کا سوال

...یا اللہ! آپ مسلمان کو بڑی تنگی دیتے ہیں....

تینوں کا جواب اللہ نے ایک دیا... جواب ایک دیا... یہ تین مختلف واقعات مختلف زمانوں کے... جواب چونکہ ایک ہے... اس لئے میں نے سب کو اکٹھا کر کے ایک جواب بنا دیا... اللہ نے یوں جنت کا دروازہ کھول دیا... موسیٰ دیکھو ذرا مسلمان کا گھر تو دیکھو... ٹھکانہ تو دیکھو... جگہ تو دیکھو... میرے فرشتو! ذرا میری جنت تو دیکھو... دیکھو، دیکھو....

تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا یا اللہ!...بعزتک وجلالک ...یا اللہ! تیری عزت اور شہنشاہی کی قسم!... اگر مسلمان کے ہاتھ کٹے ہوں...لو کان القطع الیدین والرجلین... اور پاؤں بھی کٹے ہوں... صرف اتنا ہی نہ ہو کہ ہاتھ پاؤں کٹے ہوئے ہوں...مکبا علی وجھہ ... ناک رگڑتا پھر رہا ہو... موسیٰ علیہ السلام کہہ رہے ہیں یا اللہ! ایسا ہو مسلمان... لیکن اس کی خبر گیری کرنے والا بھی کوئی نہ ہو وہ ناک رگڑتا پھر رہا ہو....

ایسا تو ایک گھنٹہ بھی عذاب بن جاتا ہے... موسیٰ علیہ السلام نے کہا یا اللہ! زندگی بھی قیامت تک کی گزارے... اس کے لئے تو ہر پل قیامت ہے... لیکن موسیٰ علیہ السلام کہہ رہے ہیں قیامت تک زندہ رہے... ہاتھ پاؤں کٹے ہوں... ناک رگڑتا زمین پہ چلے... لیکن اگر مر کے یہاں پہنچ جائے... یا اللہ! تو اس نے کوئی دکھ نہیں دیکھا مزے ہی مزے ہیں....

ہمارا سب سے بڑا مسئلہ موت ہے

پوری دنیا کے مردوں اور عورتوں کیلئے ایک مسئلہ ایسا ہے جو مشترک ہے... ہر گھر میں بے شمار مسائل ہیں... لیکن نوعیت مختلف ہے... ایک مسئلہ ساری دنیا کے مردوں اور عورتوں کیلئے ایسا ہے جو مشترک ہے... وہ کیا ہے؟....

وہ یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب پر موت کو طاری کرنے والے ہیں... کل نفس ذائقة الموت ... ہر نفس نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے... یہاں نفس کا لفظ استعمال کیا ہے... وہ مرد کے لئے بھی ہے اور عورت کے لئے بھی ہے... کیونکہ اس کی کوئی مؤنث نہیں آتی... نفس ہر مرد اور عورت کے لئے استعمال ہوتا ہے....

تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے... کل نفس ذائقة الموت ... ہر نفس کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے... یہ جتنے مرد بیٹھے ہیں... اور پردے میں جتنی خواتین بیٹھی ہیں... ہم سب پر ایک دن ایسا طے ہو چکا ہے کہ....

یہ بولتی زبانیں بند ہو جائیں گی...

یہ دیکھتی آنکھیں بجھ جائیں گی...

یہ سنتے ہوئے کانوں کے تار ٹوٹ جائیں گے...

یہ دھڑکتے ہوئے دل خاموش ہو جائیں گے...

اور یہ چلتا پھرتا وجود انسان کے بجائے میت کہلانے لگے گا... میت سے

کچھ دیر پہلے کہتے تھے وہ جارہا رہے... اور اب کہیں گے میت جارہی ہے...
میت....

قوم ہود پر قحط کا عذاب

ہود علیہ السلام ایسی قوم کے مقابلے میں آئے... جن کے بارے میں ابن کثیرؒ نے لکھا ہے... کہ ان کا بچہ تین سو برس میں جا کے بالغ ہوتا تھا... ایسے طاقتور تھے... ہزار ہزار برس کی عمریں تھیں... ستونوں کی طرح قد تھے... ہود علیہ السلام سے ٹکر لی... ہود علیہ السلام کسمپرسی کی حالت میں تھے... ایک لا الہ الا اللہ ان کے پاس تھا... ہود سے ٹکراتے ہیں...من اشد منا قوۃ... ہم سے بڑا طاقتور کون ہے؟... دعوت چلتی رہی اور اعمال بگڑتے رہے....

میرے بھائیو! ایک بات اور بھی ذہن میں رہے... اللہ تعالیٰ اس وقت تک ڈھیل دیتا ہے.... جب تک کوئی دعوت دینے والا پیدا نہیں ہوتا... جب دعوت دینے والا پیدا ہو جاتا ہے... تو ڈھیل دینے کا زمانہ مختصر ہونا شروع ہو جاتا ہے... یہاں تک کہ ڈھیل کا زمانہ ختم ہو کر... پھر یا تو اللہ پاک ہدایت دے دیتے ہیں... یا اللہ پاک ہلاک فرما دیتے ہیں....

زبردست قحط آیا... ہر چیز کھا گئے... کتے... بلی... چوہے ہر چیز کھا گئے... درختوں کے پتے کھا گئے... کہنے لگے کیا کریں؟... ہود علیہ السلام کے پاس آئے... کچھ راستہ بتاؤ، فرمایا... استغفروا ربکم ثم توبوا الیہ ... میرے رب کے

سامنے جھکو... استغفار کرو...

...**یرسل السماء علیکم مدرارا... ویزدکم قوۃ الی قوتکم ولا تتولو مجرمین** ... ارے میں جو کہتا ہوں کہ میرے رب کی مان لو... تمہارا کام بن جائے گا اور تم بربادی سے بچ جاؤ گے... انہوں نے کہا یہ نہیں ہوسکتا... انہوں نے کہا اچھا پھر تیار ہو جاؤ... انہوں نے ایک وفد بیت اللہ بھیجا... کہ جاؤ وہاں سے دعا مانگو... بیت اللہ پر وفد آیا....

اللہ تعالیٰ نے تین بادل اٹھائے... کہا ان میں سے پسند کرو... ایک کالا... ایک سفید... ایک سرخ... کہنے لگے نہ سفید میں پانی ہوتا ہے... نہ سرخ میں پانی ہوتا ہے... کالے بادل میں پانی ہوتا ہے، کہنے لگے... **ھذا عارض ممطرنا** ... یہ بادل ہمیں چاہئے... یہ ہم پر بارش برسائے گا... اللہ تعالیٰ نے فرمایا.. بس ٹھیک ہے... **بل ھو مااستعجلتم به... ریح فیھا عذاب الیم... تدمر کل شی بامر ربھا ... فاصبحواالا یری الا مساکنھم** ... کہا اب جاؤ... بادل تمہارے پیچھے پیچھے آرہا ہے...

اب یہ وطن پہنچے اور وہ بادل آیا اور اس میں سے ہوا نکلی... اللہ نے فرشتے سے کہا: ہوا کے خزانے میں سوراخ کرو... اور اس قوم کو ہلاک کرو... فرشتے نے پوچھا: یا اللہ کتنا سوراخ کروں؟... **علی قدر من خر ثور** ... کہا جتنا بیل کی ناک کا نتھنا ہوتا ہے... اتنا بڑا سوراخ اس خزانے میں کروں؟....

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اگر اتنا سوراخ کرو گے... تو ساری کائنات ہی

برباد ہو جائے گی... تو یا اللہ کتنا سوراخ کروں؟... کہا ایک انگوٹھی کے بقدر سوراخ کرو... اس میں سے جو ہوا نکلی... وہ اتنی تیزی سے نکلی کہ جو فرشتہ ہواؤں کو چلاتا ہے... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک فرشتہ ہواؤں پر مقرر ہے... لیکن جب وہ ہوا چلی جسے اللہ نے عاد پر چلایا....

...بـریـحـا صـرصـرا عـاتـیـة ...عاتیہ کا مطلب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا... کہ وہ ہوا فرشتے کے ہاتھوں سے بھی بے قابو ہوگئی... سرکش ہوگئی... فرشتہ بھی عاجز ہوگیا... اللہ کا امر اس ہوا کو چلا رہا تھا... اور وہ ہوا آئی اور چلی... اور بھنور میں گھومی اور ان کو اوپر اٹھایا... اٹھا اٹھا کے پہاڑوں میں مارا... ان کے بھیجے پھاڑے... ان کا سر الگ ہوگیا... دھڑ الگ ہوگیا...

انہیں ہوا نے اٹھایا اور ان کو آپس میں ٹکرایا... اور ان کے سر ٹکراتے ان کی کھوپڑیاں پھٹتی... ان کے بھیجے نکل نکل کے گرتے... پھر ان کو الٹا کے زمین پہ مارتی... اور ان کی گردنیں الگ ہو جاتیں... اور ان کے سر الگ ہو جاتے... فتری القوم فیها صرعا ... کـانهـم اعجاز نخل خاویه ...فهل تری لهم من باقیة... سب کو برباد کر کے دکھا دیا... یہ کلمے کی طاقت کو ظاہر کیا جارہا ہے...

مرغی کے انڈے میں پیدائش کا نظام

انڈا خول ہے... اس کے اندر بچہ تیار ہوتا ہے... جب اللہ اس کو باہر نکالنا چاہتا ہے... تو بچے کی چونچ کے نیچے ایک سخت جھلی آجاتی ہے... اگر وہ سخت جھلی اللہ پیدا نہ کریں تو وہ انڈے کو توڑ نہیں سکتا... وہ سخت جھلی اس کی سخت ضرورت ہے... اس کے ذریعے سے وہ اس انڈے کو ٹھوکر مار کے توڑ دیتا ہے... پھر وہ باہر آتا ہے....

اب اس جھلی کی بھی کوئی ضرورت نہیں... کیونکہ اس کے ساتھ یہ دانہ نہیں چگ سکتا... یہ جھلی اس کے دانہ کھانے میں رکاوٹ ہے... جب باہر آجاتا ہے تو ایک ہفتے کے اندر یہ جھلی ٹوٹ کے ختم ہوجاتی ہے... پھر اس کی چونچ باقی رہ جاتی ہے....

اگر اس جھلی کے ساتھ انڈے بھی اندر رہیں تو باہر نہیں نکل سکتے... اور اگر وہ جھلی باہر بھی رہے تو وہ بچہ دانہ چگ نہیں سکتا... یہ اللہ کا نظام ہے جو مخلوق کے لئے بھی ہدایت پر ہے... اور انسان کے لئے بھی ہدایت پر ہے... یعنی اپنی ضروریات زندگی پوری کرنے کی ہدایت اللہ نے سب کو دے رکھی ہے....

تو میرے بھائیو! اللہ ہی اکیلا بادشاہ ہے... اس کائنات میں آسمان سے فیصلے اترتے ہیں... زمین میں ظاہر ہوتے ہیں... اگر زمین والے فیصلہ کریں اور آسمان والے کچھ نہ کریں... تو کچھ بھی نہیں ہوگا... اور آسمان والے فیصلہ کرلیں

اور زمین والے نہ کریں... تو ہو جائے گا....

گانا اور ناچنا بھی کوئی زندگی ہے

اللہ کے واسطے بھائیو! میری بات سمجھو میں کوئی مقرر نہیں ہوں... میں خود دردمند ہوں... میں خود اس منزل تک پہنچنا چاہتا ہوں... شور مچا رہا ہوں شاید کوئی اور بھی ساتھ چلنے والا مل جائے... اکیلے سفر کرنا مشکل ہوتا ہے... منزل بھٹکی ہوئی ہے... انسانیت بھٹکی ہوئی ہے... توبہ کرو بھائیو... اس زندگی سے جس پر ہم چل پڑے ہیں....

یہ بھی کوئی زندگی ہے... گانا، ناچنا... کھانا، پینا... پہننا، پرونا... یہ بھی کوئی زندگی ہے... اور مر کے جا کے قبروں میں سو جانا... اور بھولی بسری داستان بن کے صفحہ ہستی سے مٹ جانا... یہ بھی کوئی زندگی ہے... کرو یا نہ کرو... میں زبردستی بول رہا ہوں... میں نے آپ کو شروع میں کہہ دیا... میری طبیعت میرا ساتھ نہیں دے رہی... اتنے بڑے مجمع کے ساتھ خیانت ہے... کہ اگر میں اپنی

طبیعت سے مجبور ہو کر چپ کر کے بیٹھ جاؤں....

نمرود کی موت لنگڑے مچھر کے ذریعہ

نمرود کے مقابلے میں ابراہیم علیہ السلام نے کلمے کی دعوت دی... اللہ نے لنگڑے مچھر سے پٹوا کے دکھا دیا کہ میں اصل کرنے والا ہوں... مچھروں نے نمرود کے لشکر کو برباد کردیا... نمرود کے لشکر پر مچھروں نے حملہ کیا... مچھروں نے کاٹ کاٹ کے نمرود کے لشکر کو برباد کیا....

نمرود بھاگا اور اپنے محل میں پہنچا... اور بیوی سے کہا میرے لشکر کو تو مچھروں نے برباد کیا... اور وہ سب ہلاک ہوگئے... اتنے میں ایک لنگڑا مچھر بھنبھناتا ہوا کمرے میں آیا... نمرود کے سر پر گھوما... کہنے لگا ایسے مچھر تھے جنہوں نے برباد کیا... اور وہی آ کے اس کی ناک میں گھسا... اور اللہ نے اسے دماغ میں پہنچایا... اور اس کے سر پہ جوتے پڑتے رہے... اور جوتے پڑتے رہے... بھیجہ پھٹ کے مرگیا... اللہ نے کلمے کی طاقت کو دکھا دیا....

پانچ انمول باتیں

حضرت شفیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں... کہ میں نے پانچ چیزوں کو تلاش کیا... اور ان کو پانچ جگہ پایا...

1) رزق کی برکت... چاشت کی نماز میں ملی...

2) قبر کی روشنی... تہجد کی نماز میں ملی...

3) منکر نکیر کے سوالوں کا جواب... قرأت میں پایا...

4) پل صراط سے پار ہونا... روزہ اور صدقہ میں پایا...

5) عرش کا سایہ... خلوت میں پایا....

حضور ﷺ کی مثالی پیدائش

جب بچہ آتا ہے تو لتھڑا ہوتا ہے... دھویا جاتا ہے... آپ ﷺ اس طرح دنیا میں آئے کہ دھلے دھلائے... پاک... پوتر... ایک نشان بھی ناپاکی کا جسم پر نہیں تھا... اور جونہی باہر آئے تو سارا کمرہ روشن ہوگیا... ایسے روشنی پھیلی... اور ماں آمنہ نے ساری کائنات دیکھی... شرق وغرب کی... حیران یہ بچہ کیا ہے؟... یہ بچہ کیسا ہے؟... گود میں لیا....

دیکھ رہی ہیں حیرت سے کہ ایک دم بادل چھا گیا... اور اس بادل کے اندر آپ ﷺ چھپ گئے... بادل کے اندر آپ ﷺ چھپ گئے اور حضرت آمنہ کو یوں لگا کہ بچہ گود میں نہیں... ایک دم آواز آئی بادل کے اندر سے... طوفوا به مشارق الارض ومغاربها... اس بچے کو مشرق ومغرب کا چکر لگواؤ... ليعرفوا باسمه ونعته وصورته ... تاکہ سارا جہان جان لے یہ کون ہے؟... کیا نام ہے؟... کیا شخصیت ہے؟....

واتوه خلق آدم..... اسے آدم علیہ السلام کا اخلاق دو...

ومعرفة شيث..... اور شیث علیہ السلام کی معرفت دو...

وشجاعة نوح..... نوح علیہ السلام کی دلیری دو...

وخلة ابراهيم..... ابراہیم علیہ السلام کی دوستی دو...

واستسلام اسماعیل..... اسماعیل علیہ السلام کی قربانی دو...

وفصاحۃ صالح..... صالح علیہ السلام کی فصاحت دو...

وحکمۃ لوط..... لوط علیہ السلام کی حکمت دو...

ورضا اسحاق..... اسحاق علیہ السلام کی رضا دو...

وبشری یعقوب..... یعقوب علیہ السلام کی بشارت دو...

وجمال یوسف..... یوسف علیہ السلام کا حسن دو....

وشدۃ موسیٰ..... موسیٰ علیہ السلام کی شدت دو....

و جهاد یوشع..... یوشع علیہ السلام کا جہاد دو....

وحب دانیال..... دانیال علیہ السلام کی محبت دو....

و وقار الیاس..... الیاس علیہ السلام کا وقار دو....

وقلب ایوب..... ایوب علیہ السلام کا دل دو....

و لحن داؤد..... داؤد علیہ السلام کی شیریں زبان دو....

وطاعۃ یونس..... یونس علیہ السلام کی اطاعت دو....

وعصمۃ یحییٰ..... یحییٰ علیہ السلام کی پاک دامنی دو....

وزهد عیسیٰ..... عیسیٰ علیہ السلام کا زُہد دو....

واغمصوہ فی اخلاق النبیین...... اور تمام نبیوں کے اخلاق اس بچے کے اندر سجا دو....

مسواک کی سنت سے فتح مل گئی

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے قلعہ فتح نہیں ہورہا تھا... سارے حیران ہیں... کہ وجہ کیا ہے قلعہ کیوں فتح نہیں ہورہا؟... تو اب توجہ کی کہ کس وجہ سے قلعہ فتح نہیں ہورہا... (میرے بھائیو! مسلمان کی سوچ دیکھو... کس بنیاد پر قیصر و کسریٰ کو انہوں نے توڑا)... آپس میں سوچ میں پڑے کہ قلعہ کیوں نہیں فتح ہورہا ہے؟... کہنے لگے ہم سے مسواک کی سنت چھوٹی ہوئی ہے....

نتیجہ یہ نکالا کہ قلعہ اس لئے فتح نہیں ہورہا... کہ مسواک کی سنت چھوٹی ہوئی ہے... سارے لشکر کو حکم دیا کہ سب مسواک کرو... اور ہمارا لوگ مذاق اڑاتے ہیں... کہ یہ کیا لکڑیاں منہ میں لے کر پھرتے ہو؟....

اب تو نیا زمانہ ہے... اب تو برش کرنا چاہئے... یہ کیا تم لکڑیاں منہ میں دیتے رہتے ہو؟... تو ایسے لوگوں کے ساتھ اللہ کی مدد آئے گی؟... مسواک کی سنت کے چھوٹنے پر اللہ کی مدد ہٹ گئی... کہ تم نے میرے حبیب ﷺ کی ایک سنت کو ہلکا سمجھا ہے... لہٰذا ہماری مدد تم سے دور ہوگئی....
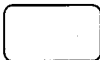
خوبصورت باندی کی قیمت کھجور کی گٹھلی

مالک بن دینار جا رہے تھے... بازار میں ایک باندی دیکھی... بڑی خوبصورت بڑی پرکشش... آگے اس کے خادم... کہا بیٹی! کہا کیا بات ہے؟... کہا میں تجھے خریدنا چاہتا ہوں... پہلے باندیوں کی خرید وفروخت ہوتی تھی... اور جو رئیس زادے عیاش ہوتے تھے ایک ایک لاکھ درہم کی خریدا کرتے تھے....

کہا بیٹی میں تجھے خریدنا چاہتا ہوں... وہ ہنسنے لگی... احمق... کیا میرے جیسی کو تو فقیر خریدے گا؟... کہا ہاں میں خریدنا چاہتا ہوں... تو اس نے خدام سے کہا اس کو پکڑلو... میں اسے اپنے آقا کو دکھاؤں گی چلو تماشہ ہی رہے گا... تو اس نوکرانی کے آگے نوکر تھے... تو انہیں پکڑ کر دربار میں لے آئے... اس کا سردار تخت پر بیٹھا تھا... تو ہنسنے لگی کہا آقا آج تو بڑا لطیفہ ہوا....

کہا کیا... کہا یہ بڑے میاں کہتے ہیں میں تمہیں خریدنا چاہتا ہوں... ساری محفل ہنسنے لگی... اس نے کہا بڑے میاں کیا آپ واقعی خریدنا چاہتے ہیں؟... کہا ہاں میں خریدنا چاہتا ہوں... کہا کیا پیسے دو گے؟... کہنے لگے ویسے تو بہت سستی ہے... میں زیادہ سے زیادہ کھجور کی دو گٹھلیاں دے سکتا ہوں... صرف گٹھلیاں نہیں..... وہ گٹھلیاں جنہیں چوس کر پھینک دیا ہو..... جن پر ذرا بھی کھجور نہ لگی ہو....

سارے ہنسنے لگے سردار بھی ہنسنے لگا... بڑے میاں یہ آپ کیا کہہ رہے

ہیں؟... کہا بات یہ ہے کہ اس میں بہت ساری کمیاں ہیں... اس کی وجہ سے کہہ رہا ہوں... کہا کیا ہیں؟... کہا خوشبو نہ لگائے تو اس کے پسینے سے بدبو پڑ جائے... روزانہ دانت صاف نہ کرے... تو منہ کی بدبو سے قریب بیٹھنا مشکل ہو جائے... روزانہ کنگھی نہ کرے... تو سر میں جوئیں پڑ پڑ کر تیرے سر میں بھی پڑ جائیں....

چار سال اور گزر گئے تو بوڑھی ہو جائے گی... پیشاب پاخانہ اس میں اور غم اس میں... دکھ اس میں لڑائی اس میں غصہ اس میں... اپنی خواہش پوری کرنے کے لئے تجھ سے محبت کرتی ہے... اس کی محبت سچی نہیں غرض کی محبت ہے... ایک لونڈی میرے پاس بھی ہے... خریدو گے؟... کہا وہ کون سی ہے؟....

کہا وہ بھی سن لو... وہ مٹی سے نہیں بنی... مشک عنبر زعفران اور کافور سے بنی ہے... اس کے چہرے کا نور اللہ کے نور میں سے ہے... (یہ حدیث پاک کا مفہوم ہے)... اس کی کلائی... صرف کلائی سات دنیا کے اندھیروں میں آجائے... تو ساتوں دنیا کے اندھیرے روشنیوں میں بدل جائیں گے... اور اس کی کلائی سورج کو دکھائی جائے... تو سورج اس کے سامنے نظر نہیں آئے گا غروب ہو جائے گا....

سمندر میں تھوک ڈالے سمندر میٹھا ہو جائے... مردے سے بات کرے تو مردے میں روح پیدا ہو جائے... زندوں کو ایک نظر دیکھ لے کلیجے پھٹ جائیں... اپنے دوپٹے کو ہوا میں لہرا دے سارے جہاں میں خوشبو پھیل جائے... سات سمندر میں تھوک ڈالے میٹھے ہو جائیں... زعفران کے باغات میں اور مشک کے باغات میں پروان چڑھی ہے....

تسنیم کے چشمے کا پانی پیا... اور اللہ کی جنت میں پروان چڑھی ہے... اپنی محبت میں سچی ہے... بے وفا ہرگز نہیں... محبت میں سچی ہے... وفا میں پکی ہے... نہ حیض ہے نہ نفاس ہے... نہ پیشاب ہے نہ پاخانہ ہے... نہ غصہ ہے نہ لڑائی... وہ ہمیشہ راضی وہ ہمیشہ جوان وہ ہمیشہ ساتھ رہتی ہے... اس پہ موت نہیں آتی....

اب بتا میرے والی زیادہ بہتر ہے... یا تیرے والی زیادہ بہتر ہے؟... کہنے لگا جو آپ نے بیان کی وہ بہت بہتر ہے... کہا اس کی قیمت بتاؤں... کہا بتاؤ؟... کہا دو گٹھلیوں سے بھی زیادہ سستی ہے... کہا اس کی کیا قیمت ہے؟... کہا اس کی قیمت ہے اپنے مولیٰ کو راضی کرنے میں لگ جا... مخلوق کو راضی کرنا چھوڑ دے... خالق کو راضی کرنا اپنا مقصد بنالے... آدھی رات گزر جائے جب سارے سو رہے ہوں... تو اٹھ کے دو رکعت اندھیرے میں پڑھ لیا کر... یہ اس کی قیمت ہے....

یہ اس کی قدر ہے... جب خود کھانا کھائے تو غریب کو بھی یاد کرلیا کر... کہ کوئی غریب بھی ہے کہ جس کو پہنچاؤں... یہ ہوجائے تو یہ تیری ہوگئی... کہنے لگا اپنی باندی سے تو نے سن لیا جو اس نے کہا؟... کہا سن لیا... کہا تو اللہ کے نام پر آزاد ہے... سارے نوکر آزاد... سارا مال صدقہ... ساری دولت صدقہ....

اپنے دروازے کا جو پردہ تھا... اب وہ اتار کے کرتہ بنایا... اپنا لباس بھی صدقہ... اس نے کہا جب تو نے فقر اختیار کیا میرے آقا... تو میں بھی تیرے ساتھ اللہ کو راضی کرنے نکلتی ہوں... پھر دونوں کی مالک نے شادی کردی... پھر دونوں

اپنے وقت کے ایسے لوگ بنے... کہ لوگ ان کی زیارت کے لئے آتے تھے....

قیامت کا خوفناک نقشہ

وہ کیسا خوفناک دن ہے...یوم یجعل الولدان شیبا ...بچہ بوڑھا ہوجائے گا...یوم تشقق السماء بالغمام ... آسمان پھٹے گا...ونزل الملئکة تنزیل... فرشتے اتریں گے...الملک یومئذ نالحق للرحمن ... آج اپنے رب کی حکومت دیکھ لو گے کہ کیسی طاقتور ہے...

...اذا دکت الارض دکا دکا ...زمین توڑ دی گئی...وجاء ربک والملک صفا صفا ... آج اللہ اپنے فرشتوں کے ساتھ اتر رہا ہے... ویحمل عرش ربک فوقهم یومئذ ثمانیة ... آج اللہ کے عرش کو آٹھ فرشتوں نے پکڑا ہوا ہے...

...یوم نسیر الجبال ...جموں کشمیر کیا ہمالیہ پہاڑ بھی ہٹ جائے گا...و تری الاض بارزة ...زمین ننگی ہوجائے گی...وحشرنھم... ہم انہیں جمع کردیں گے... کیسے جمع کریں گے...کما خلقنکم اول مرة ... کیا مطلب؟ تن پہ تار نہیں، ننگے بدن ...

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا...ہائے ہماری بے پردگی... آپ ﷺ نے فرمایا...الامر اشد من ذاک ...اے عائشہ! کوئی کسی کو نہیں دیکھے گا...ایسا سخت حال ہوگا کہ کروڑوں نہیں بلکہ اربوں انسان مرد و عورت چل رہے ہوں

گے... لیکن اللہ کی قسم کوئی کسی کو ایک نظر بھی نہیں دیکھ سکے گا... بس ایسے نظر کی سیدھ میں جارہے ہوں گے....

...تشخص فیه الابصار... آنکھیں پھٹی ہوئی... کلیجے اچھلتے ہوئے... دل اڑتے ہوئے... وجود تھرتھراتا ہوا... ٹانگیں کانپتی ہوئی... لرزتی ہوئی... ٹانگیں وجود کو اٹھانے سے انکاری ہو رہی ہیں... لیکن آج کھڑا ہونا ہے اللہ کے سامنے....

آج اللہ خود آنے والا ہے... ابھی عدالت لگنے والی ہے... ابھی ترازو آنے والا ہے... ابھی جنت اور دوزخ آنے والی ہے... ابھی پل صراط آنے والا ہے... ابھی اللہ اپنے عرش کے ساتھ آنے والا ہے... ابھی حساب وکتاب کا نظام چلنے والا ہے... ابھی تو سب چوپٹ میدان میں کھڑے ہیں... کہ ایک دم دھماکہ ہوگا...

...وجاء ربک والملک صفا صفا... اللہ پہنچ گئے اپنے عرش کے ساتھ...ازلفت الجنة للمتقين ... جن آجائے وہ کھنچی چلی آئی اپنی ساری خوشبوؤں کے ساتھ...

جہنم کی ہولناکیاں

...و برزت الجحیم للغاوین ...دوزخ آجائے وہ کھنچی چلی آئی اپنے دھوئیں... آگ... انگاروں... پتھروں... سانپوں اور بچھوؤں کے ساتھ....

اے میرے بھائیو! جہنم کوئی حوالات نہیں... کہ اللہ دو چار دن رکھ کر آگے بھیج دے گا....اس کی آگ وہ ہے... جس کے کھولتے پانی کا ایک لوٹا سات سمندر میں ڈال دیں... تو ساتوں سمندر ابلنے لگ جائیں گے...اس میں انسان گھومے گا... مرد وعورت گھومیں گے... جیسے چاول ہانڈی میں گھومتے ہیں.....

کبھی کبھی ہانڈی کا ڈھکن اتار کر چاولوں کو ابلتا ہوا دیکھا کریں...اس طرح مرد وعورت جہنم میں گھوم رہے ہوں گے ...اور یہ پانی وہ نہیں جو سو کے ٹمپریچر پر کھولا ہے... بلکہ یہ پانی وہ ہے کہ اگر ایک لوٹا سات سمندر میں ڈالیں...تو ساتوں سمندر ابل جائیں گے... اس میں انسان کہاں تک برداشت کرے گا... اور کیا کچھ برداشت کرے گا....

...یطوفون بینها و بین حمیم ان ... کھولتے پانی میں گھوم رہے ہیں...یعرف المجرمون بسیمهم فیؤخذ بالنواصی والاقدام ... فرشتے پیشانی اور پاؤں سے پکڑ کر ملائیں گے ... جیسے ہم لکڑی کے دونوں سروں سے پکڑ کر انہیں ملا دیتے ہیں... گردن اور ٹانگوں کو آپس میں ملا کر باندھ دیں گے... اب کمر ٹوٹے گی نہیں بلکہ کمان کی طرح لچک جائے گی...اور پھر جہنم کے

کھولتے پانیوں میں ڈال دیا جائے گا... اللہ ہی نکالے تو نکالے اس کے سوا اب کوئی نہیں نکال سکتا....

پردے کی اہمیت

میرے بھائیو! جب امت سود کو حلال کرنے کے طریقے سوچے... زنا کو حلال کرنے کے طریقے سوچے... موسیقی پر بحث ہو کہ موسیقی حرام نہیں ہے... عورتوں پر بحث ہو کہ پردہ کوئی ضروری نہیں ہے... اس معاشرے کو کیا خبر کہ اللہ کیا ہے اور اللہ کا رسول ﷺ کیا ہے... انہیں کیسے حکموں کا پابند کیا جائے گا؟... انہیں پہلے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی عظمت بتائی جاتی... پھر یہ خود اس سیدھی راہ پر چلتے... بے قرار ہو کر چلتے... دیوانہ وار چلتے...

پانچ ہجری میں رات کو پردے کا حکم آیا... حضرت زینبؓ کے ولیمے پر رات کو پردے کی آیت نازل ہوئی... کہ عورتیں آج کے بعد بے پردہ باہر نہیں نکل سکتیں... فجر کی نماز کے بعد جہاں جہاں خبر پہنچی... عورتیں پردے میں آئیں....

ایک عورت بغیر پردے کے آگئی... دوسروں سے پوچھنے لگی کہ تمہیں کیا ہوا... انہوں نے کہا تمہیں خبر نہیں... وہ کہنے لگی نہیں مجھے تو کچھ خبر نہیں... پھر انہوں نے بتایا کہ رات کو پردے کا حکم آ گیا... انہوں نے حیرت سے کہا اچھا... پھر نماز کے بعد ایک بچے کو دوڑایا... کہ جاؤ میرے گھر سے چادر لے کر آؤ... وہ بچہ چادر لے کر آیا....

چادر سے پردہ کر کے گھر پہنچیں... تو ان کے خاوند نے فرمایا کہ تمہیں اس تکلف کی کیا ضرورت تھی... تمہیں تو وہاں جا کر پتہ چلا... اس لئے تم گھر آ کر پردہ شروع کر دیتیں... وہ فرمانے لگیں کہ اللہ کا حکم معلوم ہونے کے بعد... ایک قدم اس کی مرضی کے بغیر اٹھانے کی مجھ میں ہمت نہ تھی....

اللہ کو ساتھ لے لو

میرے بھائیو! اپنے اللہ سے تعلق قائم کرلو... اللہ کو ہر کام میں ساتھ لے لو... سب سے زیادہ آسان اللہ کو ساتھ لینا ہے... بڑا آسان بادشاہ ہے... اس کی قدرت اتنی بڑی ہے... کہ اس کی کوئی حد نہیں... اپنے بندوں سے تعلق اتنا ہے... کہ کائنات اجازت مانگتی ہے کہ نافرمانوں کو ہلاک کر دوں... تو اللہ کہتا ہے کہ نہیں... چھوڑو میں ان کی توبہ کا انتظار کرتا ہوں....

تو پہلا کام کرنے کا یہ ہے کہ اپنے اللہ کو ساتھ لینا ہے... تو اس کے لئے توبہ کریں... تبلیغ کوئی جماعت نہیں... یہ ایک محنت ہے... کہ ہر مسلمان اپنے اللہ سے جوڑ اور تعلق بنالے... مسئلے حل کروانا ہے تو اللہ سے حل کروالے... اس کو لیتے ہوئے کوئی گھبراہٹ ہوتی ہے... نہ پیچھے دیکھیں کہ بچ گیا ہے کہ نہیں... جو رہ گیا ہے تو کل آ کے لے لینا... اللہ کے ہاں یہ نہیں ہے....

وہ کہتا ہے مجھ سے لیتے رہو... جتنے چاہئیں... لیتے جاؤ... کتنوں کو ملے گا... تو فرمایا... لو ان اولکم وآخر کم وانسکم وجنکم وحکیم و

میتکم ورطبکم ویابسکم وذکرکم وانثی کم وصغیر کم وکبیر کم ... یہ سب کے سب کیا کریں... ایک میدان میں کھڑے ہو جاؤ... فاسئلونی... پھر مانگو یا اللہ! ہر ایک اپنی اپنی زبان میں مانگ لے....

پنجابی میں... پشتو میں... فارسی میں... سندھی میں... بلوچی میں... سارے اپنی اپنی زبان میں اللہ سے مانگ لو... سب اکٹھے ایک ہی آواز میں مانگ لو... تو اللہ تعالیٰ یہ نہیں کہے گا ارے بھائی کیا کر رہے ہو... اتنا شور... میں کن کن کی سنوں گا... باری باری مانگو... جتنا جی میں آتا ہے مانگو... فاعطیت کل انسان مسئلہ... تم سب مانگو اور میں تم سب کو دے دوں پھر....

...ما نقص ذالک مما عندی الا مما ینقص مخیة اذا دخل فی البحر... میرے خزانے میں اتنی بھی کمی نہیں آتی... جتنا سوئی کو سمندر میں ڈال کر باہر نکالا جاتا ہے... جس طرح اس سمندر میں کمی نہیں آتی.... اسی طرح تیرے رب کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں آتی....

اللہ کے غیر سے امیدیں توڑ دو

تو میرے بھائیو! اللہ سے امید غیروں سے نا امید... لا الہ نے سب کو کاٹ دیا... الا اللہ صرف ایک اللہ سے جوڑ دیا... لا الہ کسی سے کچھ نہیں ہوتا... الا اللہ اللہ سب کچھ کرتا ہے... لا الہ کوئی میرے کام نہیں کر سکتا... الا اللہ اللہ میرے سارے کام بنائے گا... لا الہ کا مطلب ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہم اللہ کے سوا کسی کو سجدہ نہیں کرتے....

لا الہ کوئی مجھے زندگی نہیں دے سکتا... الا اللہ اللہ ہی مجھے زندگی دے گا تو میں زندہ رہوں گا... لا الہ کوئی مجھے غنی نہیں کرسکتا... الا اللہ اللہ ہی چاہے گا مجھے مال ملے گا... لا الہ کوئی مجھے فقیر نہیں بنا سکتا... الا اللہ اللہ ہی چاہے گا تو میں فقیر بنوں گا... لا الہ کوئی میری حفاظت نہیں کرسکتا... الا اللہ اللہ چاہے گا میری حفاظت کرے گا....

لا الہ کوئی کسی کی محبت کسی کے دل میں پیدا نہیں کرسکتا... الا اللہ جب اللہ چاہے گا تو محبت پیدا ہوگی... لا الہ کوئی مجھے خوش نہیں کرسکتا... الا اللہ اللہ چاہے گا مجھے خوشی ہوگی... لا الہ کوئی مجھے غم نہیں دے سکتا... الا اللہ اللہ چاہے گا میرے دل میں غم آئے گا....

لا الہ کوئی زمینوں کو سرسبز نہیں کرسکتا... الا اللہ اللہ چاہے گا سرسبزی آئے گی... لا الہ ایٹم سے ہمارا ملک عزت نہیں پائے گا... الا اللہ اللہ چاہے گا تو عزت ملے گی... کائنات کے ذرے ذرے پر اللہ نے لا الہ کی چھری چلائی ہے... سب سے دل ہٹالو اور ایک اللہ کی طرف دل پھیرلو....

ماں باپ سے زیادہ مہربان کون؟

وہ ایسا رحیم وکریم ہے کہ جب تک آدمی توبہ کرتا ہے... معافی ہوتی رہتی ہے... ماں باپ سے آدمی ایک دفعہ نافرمانی کرکے معافی مانگے تو وہ کردیں گے ... دوسری دفعہ تیسری دفعہ کریں گے... تو پھر وہ کہیں تونے وطیرہ بنارکھا ہے... ہمارا مذاق اڑاتا ہے... تو ہماری نافرمانی کرتا ہے پھر کہتا ہے معاف کرو....

اللہ پاک کی ذات کے قربان جائیں... ساری زندگی توبہ توڑتا ہے اور ساری زندگی کہتا ہے... اے اللہ معاف کردے... پرہو بچی توبہ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ...ان تستغفرنی غفرت لک ...اے بندہ تو کہتا ہے کہ معاف کردے تو میں معاف کرتا ہوں... تو پھر توبہ توڑتا ہے اور پھر کہتا ہے اے اللہ ...ان استقالنی... پچھلا معاہدہ تو خراب ہوگیا اب میں نیا معاہدہ کرتا ہوں....

پھر نئے سرے سے توبہ کرتا ہوں... میرے پچھلے جرم کو معاف کردے... تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے...ان استقالنی عفوته ...بندہ کہتا ہے کہ پچھلی چھوڑ دو... تو میں کہتا ہوں کہ اچھا چھوڑ دیئے ختم کردیئے...ان استعاذنی اعذته...بندہ کہتا ہے اے اللہ پناہ دے دے... تو میں دوبارہ پناہ دینے کے لئے تیار ہوجاتا ہوں....

...لو بلغت ذنوبک عنان السماء ... تم اتنے گناہ کرو کہ زمین بھر جائے... سیارے ستارے بھر جائیں... پھر تمہارے گناہ میرے آسمان کو جائیں... میرا آسمان تیرے گناہوں سے کالا ہوجائے... لیکن پھر تجھے خیال آئے توبہ کا... اور تو کہے اے اللہ! تو مجھے معاف کردے....

تو اللہ تعالیٰ کہتے ہیں...غفرت لک ولا ابالی... میں سارے ہی معاف کردیتا ہوں... مجھے کوئی پوچھنے والا نہیں... ایسا کوئی نہیں ملے گا کہ جب ہم کہتے ہیں یا اللہ... وہ آگے سے کئی دفعہ کہتا ہے...لبیک لبیک یا عبدی ... جو ماں کا اکلوتا بیٹا... جگر کا ٹکڑا... آنکھوں کا تارا... جب کہتا ہے ماں وہ کہتی ہے

جی... وہ کہتا ہے اماں وہ کہتی ہے جی... وہ پھر کہتا ہے اماں وہ کہتی ہے چپ کر سر نہ کھا... باپ بھی یہ کہتا ہے... وہ کہتا ہے ابا تو وہ کہتا ہے جی... وہ کہتا ہے ابا وہ کہتا ہے ہوں... وہ کہتا ہے ابا وہ کہتا ہے بکواس نہ کر.....

اس مالک کے قربان جائیں... پورا جسم نافرمانی میں نمایاں ہے رواں رواں اللہ کی نافرمانی سے داغ دار ہے... سارا دامن تار ہے... اس زندگی کا کوئی گوشہ خیر نہیں کوئی عمل بھلائی کا نہیں... ان ساری گندگیوں کے باوجود.. اگر وہ ہاتھ اٹھا کر کہتا ہے یا اللہ.. تو اللہ کہتا ہے... لبیک لبیک یا عبدی... اور میرا بندہ بول تو سہی کیا کہتا ہے... ہم اللہ اللہ پکارتے ہیں وہ لبیک لبیک کہتا رہے گا... ہم پکارتے پکارتے تھک جائیں گے... وہ جواب دیتا نہیں تھکے گا....

غیب سے پانی کا تحفہ

حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا وہ پہلی خاتون ہیں جو دین کی خاطر شہید کر دی گئیں... ان کے خاوند حضرت یاسر رضی اللہ عنہ اور بیٹا عمار رضی اللہ عنہ بھی اس کام لئے ستائے گئے... اورانہوں نے اپنی جانیں قربان کر دیں....

حضرت خنسا رضی اللہ عنہا مشہور عربی شاعرہ تھیں... ان کے چار بیٹے تھے... جنگ سے پہلے ان کو جان دینے کی ترغیب دی... اور اگلے دن چاروں بیٹے شہید ہوئے... اس پر فخر کیا کہ میں اپنے چار شہید بیٹوں کے ساتھ جنت میں داخل ہوں گی....

حضرت زنیرہ رضی اللہ عنہا کی آنکھیں اللہ کے راستے میں ضائع ہوئیں...

ایک صحابیہ عورت اپنے چھوٹے بیٹے کو نبی پاک ﷺ کی خدمت میں لائیں... اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! اس کو جہاد میں لے جائیں... آپ ﷺ نے فرمایا اس کا ہم کیا کریں گے... اس عورت نے عرض کیا کہ کسی مجاہد کے ہاتھ میں دے دینا... تاکہ وہ تلوار کا حملہ میرے اس بیٹے کے جسم پر روکے....

ایک صحابیہ عورت ام شریک رضی اللہ عنہا ہیں وہ دعوت دیتی تھیں. کافروں نے اس کو بہت ستایا... اور آخر تنگ آ کر کافروں نے آپ کو مکہ سے باہر بستی میں ان کے میکے چھوڑ آنے کا فیصلہ کیا... وہ کافر لے کر چلے... راستے میں کھانے پینے کو کچھ نہ دیا... ایک جگہ وہ خود سائے میں آرام کر رہے تھے... اور یہ دھوپ میں بندھی ہوئی تھیں... مرنے کے قریب ہوگئیں... اللہ نے آسمان سے ایک ڈول میں پانی اتارا... اوران کے قریب آ گیا... اور اس کو پیا اس کو دیکھ کر وہ کافر مسلمان ہوگئے....

حضور ﷺ اور پہلوان کا مقابلہ

قربان جایئے آپ ﷺ پر... ایک پہلوان آیا اس کا نام رکانہ... کہنے لگا کہ میں تجھے اس وقت مانوں گا کہ تو میرے ساتھ کشتی کرے... نبی کی شان کتنی اونچی ہے... اور اپنی شان سے اتر کر کشتی کرنے پر بھی آمادہ ہے... تاکہ ایک آدمی جنتی بن جائے..... تو آپ ﷺ کشتی کے لئے تیار ہوگئے..... کہ رکانہ جنتی ہوجائے...
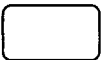
رکانہ ایک ہزار آدمیوں کے برابر تھے... اس کی طاقت کا اندازہ اس کے پوتے سے لگاؤ... حضرت امیر معاویہ ؓ کے پاس ایک گھوڑا لایا گیا... وہ گھوڑا اچھلتے اچھلتے اپنے اوپر سے آدمی کو گرادیتا تھا... کوئی اس پر سوار نہیں ہوسکتا تھا... حتیٰ کہ اس نے اپنے اوپر کسی کو سوار ہونے نہیں دیا... محمد بن یزید نے رکانہ کو کو بلایا....

ان سے کہا کہ یہ گھوڑا کسی کے قابو میں نہیں آرہا ہے... آپ اس کو قابو کرسکتے ہیں تو کرلیں... تو اس نے اسی وقت اس پر چھلانگ لگائی اور اس پر بیٹھ گیا... تو گھوڑا اس کو گرانے کے لئے ایک دم اچھل گیا... تو انہوں نے اپنی دونوں رانوں سے اس کو دبایا... تو اس گھوڑے کا پیٹ پھٹ کر آنتیں باہر نکل آئیں....

آپ اس سے اس کے دادا کی طاقت کا اندازہ لگایئے... کہ وہ کتنے طاقت ور تھے؟... چونکہ ہر نسل کے بعد طاقت گھٹتی ہے... تو وہ کتنے طاقتور تھے... تو آپ ﷺ نے کہا کلمہ پڑھ لیں تو میں کشتی کرتا ہوں... کہا پہلے آپ مجھے گرادیں... چنانچہ کشتی ہوئی اور آپ ﷺ نے اس کو اٹھا کر زمین پر دے مارا... تو اس نے کہا یہ کیا ہوگیا؟... میں پھسل گیا... فرمایا آجاؤ... پھر کشتی لڑی... آپ ﷺ نے زور آزمائی کر کے پھر اس کو زمین پر مارا....

کہنے لگا نہیں نہیں... یہ غلطی ہوگئی پھر لڑو... ابھی گرادیا تو مسلمان ہوجاؤں گا... آپ ﷺ نے پھر اٹھا کر زمین پر مارا... کہا اے محمد ﷺ! جب سے پیدا ہوا ہوں میری کمر زمین پر کسی نے نہیں لگائی سوائے تیرے... مان گیا کہ تو سچا نبی

ہے... نبوت کی شان کتنی بڑی بات ہے... اس کو بھی نیچے لے گئے کہ چلو اس کی جنت کا سودا ہو جائے....

۱۰۰ سال کی مسافت جتنا باغ

جنت میں باغات ہوں گے... ہر باغ سو سال کی مسافت کے برابر ہوگا... ان کے سائے گہرے ہوں گے... ان پر کانٹے نہیں ہوں گے... ان کے پتوں کا سائز ہاتھی کے کانوں کے برابر ہوگا... ان کے پھل تو تہہ بہ تہہ لگے ہوں گے... ایک کھجور کا گچھا ۱۲ ہاتھ کے برابر ہوگا... ایک کھجور کے دانے کا سائز ایک بڑے ڈول جتنا ہوگا... دودھ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ میٹھی... اور مکھن سے زیادہ نرم ہوں گی....

اندر بیج اور گٹھلی نہیں ہوگی... پودے کے تنے سونے کے ہوں گے... انگوروں کے گچھے بہت بڑے ہوں گے... ایک انگور کا سائز ایک بڑے ڈول جتنا ہوگا... کسی صحابی نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! کیا ایک گچھا یا ایک دانہ میرے اور میری کنبہ کیلئے کافی ہوگا... آپ ﷺ نے فرمایا ہاں تیرے اور تیرے قبیلے کے لئے کافی ہوگا....

دین زبردستی نہیں آتا

سنٹرل ماڈل سکول سے میں نے میٹرک کیا ہے... ہم ہوسٹل میں رہتے تھے... ہمارا ایک وارڈمین جو ہاسٹل کا انچارج تھا وہ نیک آدمی تھے... طالب حسین ان کا نام تھا... انہوں نے نماز سب پر لازمی کردی... اور حاضری لگاتے تھے... جو نہیں پڑھتا تھا اس کی بڑی ٹھکائی ہوتی تھی....

تو ایک دن عشاء کی نماز ہو رہی تھی... تو ہمارا ایک ساتھی اور دوست تھا... کلاس فیلو تھے... کمرہ بھی ایک... عشاء کی نماز ہو رہی تھی اور میں پچھلی صف میں کھڑا تھا... تو وہ بھی دوڑ کر آیا اور میرے ساتھ آ کر اس نے نماز کی نیت باندھی... چار رکعت نماز فرض وقت عشاء واسطے طالب حسین کے اللہ اکبر....

اگر حکومت اسلام لائے گی تو ایسا آئے گا... میں نے نماز توڑ دی... میں نے کہا کہ یہ کیا کہا ہے؟... کہنے لگا طالب حسین کی پڑھتا ہوں اللہ کی تو نہیں پڑھتا... جب اللہ کی پڑھوں گا تو پھر اللہ کی نیت کروں گا... ابھی تو طالب حسین کے ڈنڈے کی پڑھتا ہوں... اگر بغیر تربیت کے کہا جائے... کہ ہو جا محمدی تو ایسا ہی بنے گا....

۱۸ سال کے لڑکے کی تبلیغی محنت

اور اگر اس پر محنت ہو جائے... پھر یہ ہیرا جدھر جائے گا چمکے گا... پھر یہ لوگوں کی زندگیوں کو پلٹنے کا ذریعہ بنے گا... 1974ء میں ایک اٹھارہ سال کا لڑکا ایک چلہ لگا کر امریکہ گیا... اور پورے کیلی فورنیا میں کہیں مصلے کا نام ونشان نہیں... اور اس نے جب پانچ سال کے بعد سان فرانسسکو چھوڑا... تو وہ اَسّی مسجدیں بنا کر وہاں سے نکلا ہے... جب آدمی بن جاتا ہے تو ایسی فضاؤں میں بھی وہ باہر نکلتا ہے... اور ایسے ایسے نوجوانوں نے پلٹے کھائے کہ زندگیان بدلی... کہ حیران ہو گئے....

سیدہ فاطمہؓ کی پرنور جنت

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جیسی افضل خاتون اور کائنات میں کہاں سے آئے گی؟... لیکن وہ موت تک اپنا آٹا خود گوندھتی تھیں... اور تین تین دن کا فاقہ ان کے گھر میں آتا تھا... اور بھوک کی شدت کی وجہ سے دونوں شہزادے روتے تھے... اور بارہا ایسا ہوا کہ آپ نے اپنی زبان مبارک ان کے منہ میں ڈالی... اس کو چوس کر ان کی بھوک ختم ہوئی... لیکن جب اتنی بڑی آخرت ملی... تو دنیا کی تکلیف وغم بے مقصد ہوگئی۔

جنت میں نور کی ایک چمک اٹھے گی... سارے جنتی حیران ہو کے دیکھیں

گے... پوچھیں گے کہ یہ کیسی چمک ہے؟... اور کیسا نور ہے؟... ان سے کہا جائے گا اوپر کی جنت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمہ کسی بات پر مسکرا رہے ہیں... ان کے دانتوں سے جو نور نکلا ہے... اس نے ساری جنت کو چمکا دیا ہے...

تو یہ بھوک و پیاس تو بے معنی ہوگئی... حقیقت میں کامیاب ہوگئے... اتنا اونچا مقام بھی مل گیا... جب حضرت فاطمہؓ پل صراط پر سے گزریں گے... تو سارے میدان محشر میں اعلان ہوگا... اپنی آنکھیں نیچی کرلو... کہ فاطمہؓ بنت محمد ﷺ پل صراط سے گزر رہی ہیں۔ اگر آخرت ناکام ہوگئی تو دنیا کی عزت بے معنی ہے... اور آخرت کامیاب ہوگئی... تو دنیا میں ناکامی ہوئی... تو پھر مزے ہی مزے ہیں۔

نماز اللہ اور بندے کے درمیان بات چیت کا ذریعہ

اللہ تعالیٰ حدیث قدسی میں فرماتے ہیں... نماز میرے اور بندے کے درمیان آپس میں بات چیت ہے...

میرا بندہ کہتا ہے... الحمد للہ رب العلمین ... میں جواب دیتا ہوں... حمدنی عبدی... میرا بندہ میری تعریف کر رہا ہے...

میرا بندہ کہتا ہے... الرحمن الرحیم ... میں کہتا ہوں... اثنی علی عبدی... میرا بندہ میری ثنا بیان کر رہا ہے...

میرا بندہ کہتا ہے... ملک یوم الدین ... میں کہتا ہوں... مجدنی

عبدی... میرا بندہ میری بزرگی بیان کررہا ہے...

میرا بندہ کہتا ہے...ایاک نعبد و ایاک نستعین... تجھ ہی سے مانگتے ہیں... اور تیری ہی عبادت کرتے ہیں... میں کہتا ہوں... ھذا بینی و بین عبدی... یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے... عبادت میرے لئے اور مانگنا میرے بندے کے لئے ہے....

اے بندے!... مانگ اب میں تیری طرف متوجہ ہوں... اب جو تو مانگے گا تجھے دوں گا۔

میرے بندے کیا مجھ سے بھی بہتر کوئی ہے؟

لیکن میرے بھائیو!... جب آدمی نماز ہی میں اللہ سے غافل ہوتا ہے اور باہر کی دنیا میں پھر رہا ہوتا ہے... تو غیب سے آواز آتی ہے "میرے بندے!... مجھ سے خوبصورت کون ہے؟... جس کی طرف تو متوجہ ہوتا ہے" ایسے نمازی کو اللہ تعالیٰ یہ کہتے ہیں... جب پھر بھی وہ اپنے چکروں میں گھومتا رہتا ہے... تو اللہ تعالیٰ پھر پکارتے ہیں... "اے میرے بندے! کدھر کو متوجہ ہو رہا ہے؟... کیا مجھ سے کوئی اچھا تجھے ملا جس کو تو سوچتا ہے..."

پھر بھی یہ اپنے خیالوں میں گم رہتا ہے پھر تیسری دفعہ اللہ کی طرف سے آواز آتی ہے "میرے بندے!... مجھ سے بہتر تجھے کون ملا ہے؟... جسے تو نماز میں بھی کھڑا ہو کر سوچتا ہے"... جب تیسری دفعہ بھی اسے خیال نہیں آتا تو اللہ تعالیٰ

فرماتے ہیں... مجھے اس کی نماز کی کوئی پرواہ نہیں اور اللہ اعراض فرما لیتے ہیں...

نماز کی برکت: غیب سے رزق مل گیا

ایک صحابی ﷛ اپنے گھر میں آئے تو پوچھا کچھ ہے.... بیوی نے کہا نہیں، فاقہ ہے تو پریشان ہو گئے... نہ گھر میں بیٹھا جائے اور نہ بھوک کا حال دیکھا جائے... تو باہر چلے گئے... بیوی نے سوچا کہ میں اپنا فاقہ کیسے چھپاؤں... اڑوس پڑوس سے کیسے چھپاؤں کہ ہمارے گھر میں کچھ نہیں ہے...

اس نے تنور میں آگ جلائی... اڑوس پڑوس کو پتہ چل جائے... کہ اس نے روٹی پکانے کے لئے تنور گرم کیا ہے... اور ادھر خالی چکی چلانا شروع کر دی کہ پڑوس کو پتہ چل جائے کہ آٹا پیس رہی ہے... یوں اپنے فاقہ کو چھپایا... اس دوران اللہ تعالیٰ سے دعا کر دی...

یا اللہ!... آپ جانتے ہیں کہ ہم بھوکے ہیں... آپ ہمیں رزق کھلا دیں ...اللھم ارزقنا ... صرف ایک جملہ ... یا اللہ!... ہمیں کھلا دیں... ابھی اس کے الفاظ ختم نہیں ہوئے تھے کہ تنور سے خوشبوئیں اٹھنے لگیں... اور اتنے میں دروازے پر خاوند آ گیا... تو دروازے پر خاوند کو لینے گئیں...

میاں اور بیوی نے تنور میں جھانک کر دیکھا... تو تنور میں رانیں بھنی جا رہی ہیں... اور چکی جا کے دیکھا تو اس سے آٹا نکل رہا ہے... سارے برتن بھر لئے... جب اٹھا کر دیکھا تو کچھ بھی نہیں... اب آئے حضور ﷺ کی خدمت میں... یا رسول

اللہ ﷺ! یہ واقعہ ہوا... تو آپ ﷺ نے فرمایا... کہ تو اٹھا کر نہ دیکھتا... تو قیامت تک یہ چکی چلتی رہتی....

میرے بھائیو! ایسا تعلق اللہ تعالیٰ سے بنالیں... تو پھر سودے میں جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں پڑے گی... پھر ہمیں سود پر سود نہیں کرنا پڑے گا... پھر ادھار کاریٹ الگ کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی... اللہ تعالیٰ سے تعلق اپنا بنالیں... اس سے مانگنا آجائے... یا اللہ!... خدا کی قسم اس میں جو طاقت ہے... اس سے عرش کے دروازے کھل جاتے ہیں... بشرطیکہ سیکھا ہوا ہو....

سب تیرے لئے! تو میرے لئے

اللہ جل جلالہ نے سورج چاند ستاروں سیاروں کو... ہواؤں فضاؤں کو انسان کی خدمت کے لئے مقرر کیا ہے... اور انسان کو اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے لئے پیدا کیا ہے... **یا ابن آدم خلقت السموت والارض یا ابن آدم خلقت الاشیاء لاجلک**... اے میرے بندے! سب کچھ تیرے لئے بنایا ہے...

...**وخلقتک لاجلی**... اور تجھے میں نے اپنے لئے بنایا ہے... **فلا تشتغل بما ھو لک عمن انزلہ**... جو کچھ تیرے لئے ہے اس کی وجہ سے تو اس کو نہ بھول جا جس کے لئے تو پیدا کیا گیا ہے... دنیا ہمارے لئے ہم اللہ کے لئے....

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں... کہ دنیا تو تیری خدمت کررہی ہے... تو اس وجہ سے مجھے تو نہ بھول میرا نافرمان تو نہ بن... یہ سارے تیرے خدمت گزار ہیں... ان میں تو نافرمانی کرلے تو بھی ہمارے لئے سورج چمکتا ہے... ظالم کے گھر پر بھی اپنی پوری روشنی ڈالتا ہے... عادل کے گھر پر بھی اپنی پوری روشنی ڈالتا ہے... جھوٹے کے گھر پر بھی روشنی پڑتی ہے... سچے کے گھر پر بھی پڑتی ہے...

دنیا میں نافرمان پر بھی اللہ چاند کی کرنوں کو ڈالتا ہے... اور فرمانبردار پر بھی ڈالتا ہے... ان میں سے سارا نظام اس طرح چل رہا ہے کہ سب کے سب انسان کی خدمت پر ہیں... لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں آزاد نہیں چھوڑا... دنیا میں پکڑتا نہیں... غافل نہیں... جانتا سب کچھ ہے... **ولا تحسبن اللہ غافلا عما یعملوا الظالمون**... ان کو میرے حبیب آپ بتایئے کہ میں تمہارے ظلم سے غافل نہیں... بے خبر نہیں ہوں....

بے حیائی پر عذاب کا معاملہ

اور توبہ کرواؤ... آنے والے خطرات بڑے سنگین ہیں... اللہ کا غضب ہے... اللہ کفر سہہ لیتا ہے... کفر برداشت کرلیتا ہے... اللہ تبارک وتعالیٰ بت پرستی برداشت کرتا ہے... اللہ تبارک وتعالیٰ ناپ تول میں کمی برداشت کرتا ہے... اللہ تبارک وتعالیٰ نمازوں کا چھوڑنا برداشت کرتا ہے... اللہ تبارک وتعالیٰ روزوں کا چھوڑنا برداشت کرتا ہے... لیکن اللہ کی قسم!... اللہ کی قسم!... اللہ

بے حیاء معاشرہ برداشت نہیں کرتا....

ساری دنیا بے حیائی کی ناگن کی لپیٹ میں آچکی ہے

تو بھائیو! اس وقت ساری دنیا معاشرتی بے حیائی کی ناگن کی لپیٹ میں آچکی ہے... وہ ایک ناسور ہے... گھاؤ ہے اور ایک کینسر ہے جو پھیل چکا ہے... اس مریض کو مرنا ہی ہے... یہ مریض زندہ نہیں رہ سکتا... ایک راستہ توبہ کا ہے... اگر توبہ نہ کی تو ایسا جھاڑو پھرے گا کہ میرے بھائیو!... لوگ عبرت کا نشان بن جائیں گے..... یہ بڑی بڑی بلڈنگیں کھڑی ہوں گی..... اور ان کے باسی کوئی نہ ہوں گے...

ان کے سر پر فلک بوس عمارتیں... ان کی کھڑکیاں اور ان کے درودیوار پردہ ٹکٹکی باندھ کر دیکھیں گے... لیکن چلنے والا کوئی نظر نہ آئے گا... رقص گاہیں ہوں گی لیکن گھنگھروؤں کی چھن چھن نہ ہوگی... اسٹیج ہوں گے لیکن پائل کی چھنکار تمہیں سنائی نہ دے گی... ناچنے والیوں کو اللہ تعالیٰ عبرت کا نشان بنا دے گا...

ناچ گانے کے رسیا کو ان بے حیائی کے نقشے بنانے والوں کو... چلانے والوں کو... اس سے نفع اٹھانے والوں کو اور لذت لینے والوں کو اللہ تعالیٰ کا نظام حرکت میں آتا ہے... یہ آنگن میرے اللہ کا ہے... میں تو روز اپنے گھر کو صاف کرواتا ہوں... میرا چھوٹا سا آنگن چھلکے... تنکے... کاغذ... پلاسٹک سے گندا کیا ہے... مجھے تو یہ گندا گھر اچھا نہیں لگتا... میں کہتا ہوں میرے آنگن کو صاف کردو...

دھودو...

آج دھرتی کا گند پلاسٹک نہیں پاخانہ نہیں ہے... اور کوڑا کرکٹ نہیں ہے... بلکہ اس دھرتی کا گند زنا... شراب... جوا... ظلم... قتل... لواطت... ماں باپ کی نافرمانیاں... جوئے کے بازار... سود کی بلڈنگیں... عورتوں کا ننگے ہو کر بازار میں آنا جانا... مرد عورت کا جانوروں کی طرح اختلاط ہے... ظالم دندناتے ہوئے مظلوم پستا چلا جائے... یہ وہ اعمال ہیں جس سے دھرتی گندی ہو رہی ہے... میرے اللہ کا آنگن ہے وہ جھاڑ و پھیر کے رہے گا....

انوکھا چور

ایک عرب سردار تھا... اس کا گھوڑا تھا بڑا عالیشان... تو اب اس کی طاقت ایسی تھی... کہ اس کے قریب کوئی نہیں آسکتا تھا... تو ایک چور کو طریقہ سوجھا... وہ راستہ میں نا ایسے ہو کے بیٹھ گیا... بیمار شکل بنا کے... عرب گزرا تو وہ کہنے لگا بھائی مریض ہوں... بیمار ہوں... اپنے ساتھ بٹھالو...

کہا آجاؤ!... کہا اتنی ہمت ہوتی تو تمہیں کہتا؟... تم نیچے اترو مجھے اوپر بٹھاؤ... اب ہمارے پنجابی کی مثال ہے... کہ گھوڑا تے چور دا ساتھی... اس نے ایڑ لگائی اور وہ گیا... تو کہنے لگا ایک بات سنتے جاؤ... کسی کو یہ نہ بتانا... کہ تم نے یہ کیسے چرایا ہے... اور کیسے تو نے ہتھیایا ہے...

اگر تو نے یہ بتادیا... تو لوگ ضرور تمندوں پر اعتماد کرنا چھوڑ جائیں گے...
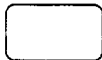
تو وہ ایسا شرمایا کہ اس نے آ کر گھوڑا واپس کر دیا... جب اس نے واپس کیا تو اس نے کہا... کہ یہ بھی عرب سردار کی شان کے خلاف ہے... جا لے جا!... تجھے ہدیہ کر دیا....

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی کربلا میں نماز

ہائے ہائے کربلا میں حسین رضی اللہ عنہ... اگر نماز معاف ہوتی... تو وہاں معاف ہوتی... پھر تمہیں بھی گنجائش ہوتی... ہمارا اجلاس تھا ہمیں یاد نہ رہا... ہمار اجلاس تھا... ہماری نماز چلی گئی... اگر وہاں معاف نہیں ہے... تو آپ کو بھی معاف نہیں ہے... اگر انہوں نے اس حال میں پڑھی ہے... تو آپ کو ٹھنڈے حال میں پڑھنے کا امر ہے...

ظہر کی نماز کا وقت داخل ہو گیا... تو انہوں نے اپنے جرنیل جن کے ہاتھ میں جھنڈا تھا... تو لشکر کے آدمی سے کہا... کہ جاؤ ان سے کہو کہ نماز کا وقت داخل ہو گیا ہے... ہم نے نماز پڑھنی ہے... اور اس وقت وہ قیامت قائم تھی... کہ زمین آسمان نے ایسا منظر کبھی نہیں دیکھا... یا طائف میں پتھر پڑتے دیکھ کر زمین و آسمان روئے تھے... یا آج کے دن روئے ہوں گے...

اس کا تو کچھ پتہ نہیں ہے... اس دن تو روئے تھے جب آپ ﷺ کو طائف میں پتھر پڑے تھے... تو زمین بھی روئی تھی آسمان بھی رویا تھا.... فرشتے بھی روئے تھے... تو آپؓ نے فرمایا ان سے کہو... ہم نے نماز پڑھنی ہے... زوہیرؒ

نے جا کر شمیر سے بات کی لڑائی روکو... ہم نے نماز پڑھنی ہے... تو اس نے جواب دیا تمہاری نماز ہوتی ہی کوئی نہیں...

تو انہوں نے فرمایا بدبخت جن کے طفیل نماز ملی ...ان کی نہیں ہوتی تو تمہاری کیسے ہوسکتی ہے؟:۔ تو انہوں نے عرض کی کہ وہ اجازت نہیں دیتے... کہا پھر بسم اللہ کرو پڑھو... اللہ اکبر... نماز شروع ہوگئی... اس عالم میں بھی نماز نہیں چھوڑی.... ظہر کی نماز ادا فرمائی... اور عصر کی نماز سے پہلے شہید ہو گئے...

تو نماز کے بغیر نہ کوئی خدمت... خدمت خلق ہے... نہ کوئی سوشل ویلفیئر سوشل ویلفیئر ہے... اور نہ کوئی کام کوئی کام ہے... نہ کوئی نیکی کوئی نیکی ہے... ماتھا اگر زمین پر نہیں لگتا تو اس سے بڑا متکبر انسان دنیا میں کوئی نہیں ہے....

نماز اور زکوٰۃ کی اہمیت قرآن کی نظر میں

...اقیموا الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ...۶۷ دفعہ یہ حکم ملا ہے... ہر دفعہ زکوۃ کے ساتھ نماز کا حکم ہے... نماز پڑھنے والے زیادہ ہیں نسبتاً زکوۃ دینے والوں سے... زکوۃ دینے والے تھوڑے ہیں... کیونکہ پیسہ جاتے ہوئے جان جاتی ہے... ہمیں نہ دو اپنے غریب رشتہ داروں کو تلاش کر کے دیں....
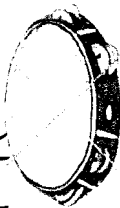
آج جو صحیح دیانت دار تنخواہ دار ہے وہ بھی مستحق زکوۃ ہے... اگر وہ دیانت دار ہے... تو اگر وہ کسی سے رشوت نہیں لیتا تو آج کا ایس پی بھی مستحق زکوۃ ہے... میرا ایک دوست ہے ایس پی... کہنے لگا میں زکوۃ کا مستحق ہوں... حالانکہ ملتان کا

ایس پی ہوں... پندرہ دن میرے گھر میں کبھی سالن پکتا ہے کبھی نہیں پکتا....

اپنے اوپر صرف خرچ کرنا... بچے کو کھلونے کی خواہش ہوئی تو ایک ہزار روپے کے کھلونے لے کر دے دیئے... یہ کیا ظلم ہے کہ ہزار روپے کے کھلونے بچے کو لے کر دے دیئے... کیا اللہ نہیں پوچھے گا کہ اس ہزار روپے سے کسی غریب کے گھر کا دیا جل سکتا تھا... اور کسی غریب کا ایک ہفتہ گزر سکتا تھا... تیرے کسی مسکین رشتے دار کے گھر میں بھی کچھ سالن پک سکتا تھا....

رزق دیا تو اس کا ہوش نہیں کہ اس کا حق ادا کریں... جان دی تو اس کا ہوش نہیں کہ اس کا حق ادا کریں... سجدہ جان کا حق ہے اور زکوٰۃ اور صدقات مال کا حق ہے... میں کب اپنے لئے مانگ رہا ہوں... میں کہہ رہا ہوں کہ اپنے غریب رشتہ داروں کو دیں... ان کو تلاش کریں....

اپنی بیویوں سے پوچھو سونے کی زکوٰۃ دی ہے؟... دے ورنہ تو خود پکڑی جائے گی... تیرا زیور تیرے لئے گنجا سانپ بن کے تیری زبان کو ڈسے گا... اس نے کہا میں نے تو بچیوں کے لئے سنبھال کر رکھا ہے... اس کی زکوٰۃ دو پھر ٹھیک ہے... نہیں تو یہ مال پکڑوادے گا قیامت کے دن... نماز نہیں چھڑا سکتی اگر زکوٰۃ نہیں دی... اور زکوٰۃ نہیں چھڑا سکتی اگر نماز نہیں پڑھی... پچاس لاکھ کی مسجد بنا دی... اگر خود نمازی نہیں تو یہ مسجد بنانا اسے جہنم سے نہیں بچا سکتا....

برے اخلاق اور کثرت عبادت

میرے بھائیو! اللہ کے واسطے اپنے اخلاق بناؤ... معاف کرنا سیکھو... بچوں کو معاف کرنا سکھاؤ... آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ساری زندگی کے تہجد گزار سے ... ساری زندگی کے روزے دار سے بڑا درجہ ہے اچھے اخلاق والے کا...

ایک صحابی آئے... یا رسول اللہ ﷺ! پڑوسن عورت ہے... تہجد گزار... روزے دار... شب بیدار لیکن بداخلاق ہے... آپ ﷺ نے فرمایا جہنم میں جائے... دوسرے صحابی آئے... یارسول اللہ ﷺ! پڑوسن عورت ہے نہ شب بیدار... نہ روزے دار... بس فرائض پورے کرتی ہے... اخلاق بڑے اعلیٰ ہیں... فرمایا جنت کی بشارت دے دو....

اب تو بے وفائی سے توبہ کرلو

میرے بھائیو! اس امت پر تو اللہ ایسا مہربان تھا... لیکن ہم کیسے بے وفا ہے کہ ہمیں دکان نے اللہ سے توڑ دیا... مٹی کی عورت نے اللہ سے موڑ دیا... اور اس اولاد نے اللہ سے توڑ دیا جو دنیا ہی میں بے وفا ہو رہی ہے... پہلوں کی اولاد تو دنیا میں وفادار ہوتی تھی... ہماری اولاد تو دنیا ہی میں بے وفا ہو رہی ہے... اور اس وزارت کی خاطر ہم اللہ کے حکم کو توڑ رہے ہیں... اور چند ٹکوں کی خاطر ہم اللہ کے احکام کو توڑ رہے ہیں....

میرے بھائیو! ایسی کریم ذات کہاں ملے گی ہمیں... جو انتظار میں بیٹھا ہوا ہے کہ میں اپنے بندے کی توبہ کا انتظار کررہا ہوں..... یا داؤد لو یعلم المدبرون عنی ماعندی من الماشواق ..... اللہ اکبر! اے داؤد جو میرے سے تعلق توڑ چکے ہیں..... اگر انہیں پتہ چل جائے کہ میں ان سے کتنی محبت کرتا ہوں....

...تقطعت او صالهم ... توان کے ٹکڑے ٹکڑے ہوجائیں محبت میں اگر انہیں پتہ چل جائے کہ میں ان سے کتنی محبت کرتا ہوں... جب اپنے نافرمانوں سے میرا یہ حال ہے تو اے داؤد... ماذا تقول فی المقلبین علی... جو میری طرف دوڑ رہے ہیں... ان سے میں کتنی محبت کرتا ہوں گا... تو سوچ سکتا ہے؟...

تمام مسائل کا حل! گناہوں سے بچنا

میرے بھائیو! ہمارے ذہن مادیت نے اور دنیا نے ہلاک اور برباد کردیئے... کہ مسلمان بھی کہتا ہے پیسہ ہوگا تو کام چلے گا... پیسہ نہیں تو تیرا کوئی رشتہ دار نہیں... پیسہ نہیں تو کوئی تجھے سلام کرنے والا نہیں... پیسہ نہیں تو تیرا کوئی کام نہیں... تو تیری اور کافر کی سوچ میں کیا فرق ہے؟... میں اور کافر ایک ترازو میں آج بیٹھے ہوئے ہیں....

میں بھی کہتا ہوں پیسے سے میرا کام چلے گا... کافر سے پوچھو تیرا کام کیسے چلے گا... کہتا ہے پیسے سے چلے گا... تو میں اور کافر ایک پلڑے میں بیٹھے ہیں

یقین کے اعتبار سے... میں نماز بھی پڑھتا ہوں اور روزہ بھی رکھتا ہوں... میں حج بھی کرتا ہوں... لیکن میرے اندر کی دنیا اور کافر کے اندر کی دنیا ایک ہو چکی ہے... مسلمان یہ نہیں کہتا کہ پیسہ نہیں ہے تو کوئی رشتے دار نہیں... پیسہ نہیں ہے تو کوئی واقفیت نہیں ہے... پیسہ نہیں ہے تو کوئی سلام نہیں کرتا....

نہیں مسلمان کہتا ہے اللہ ساتھ ہو جائے تو سب ہو جائے گا... تقویٰ آجائے تو سب کام بن جائے گا... توکل آجائے تو سب کام بن جائے گا... زہد آجائے تو سب کام بن جائے گا... دنیا سے نفرت ہو جائے تو سب کام بن جائے گا... نماز پڑھنی آجائے تو سب کام بن جائیں گے... نماز ہم سیکھ لیں گے تو ہمارے کام بن جائیں گے....

ہم پیسے کے محتاج نہیں... ہم کپڑے کے محتاج نہیں... ہم حکومت کے محتاج نہیں... ہمیں حکومت کی ضرورت نہیں ہے... ہم نماز سیکھنے والے بن جائیں... ہم نماز پڑھنے والے بن جائیں... ایسی نماز سیکھ لیں جو رب کے خزانوں کے دروازوں کو کھلوا دے... ہمارا کام بن جائے گا... اللہ مخلوق کو جھکا دے گا... اللہ مخلوق کو تابع کر دے گا... لا الٰہ الا اللہ وحدہ ... اللہ ایک ہے تن تنہا... انجد وعدھا اللہ... اپنے وعدہ پورے کر رہا ہے....

۳ براعظم کا مثالی بادشاہ

جب عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ گورنر تھے... تو آٹھ اونٹوں پران کے پہننے کے کپڑے لادے جاتے تھے... اور وہ عمر بن عبدالعزیز آٹھ سو درہم کی چادر منگوائی... ہاتھ لگا کے دیکھا تو کہا بہت سخت ہے میں نہیں لیتا... اور عمر بن عبدالعزیزؒ تین براعظموں کا بادشاہ بنا... تو آٹھ روپے کی چادر منگوائی... ہاتھ لگایا کہنے لگے بہت نرم ہے میں نہیں لیتا... کسی اور کو دے دو....

تو وہ نوکر ہنسنے لگا... کہا ہنستے کیوں ہو؟... کہا اے امیر المومنین ایک وہ دور تھا... جب میں آٹھ سو روپے کی چادر لایا تھا... تو آپ نے کہا تھا بہت سخت ہے واپس کردو مجھے نہیں چاہئے... آج وہ دور ہے... کہ میں آٹھ روپے کی چادر لایا ہوں... آپ کہہ رہے ہیں بہت نرم ہے... واپس کرو مجھے نہیں چاہئے....

بھائیو! حکومت نہیں گمراہ کرتی... دل کی گمراہی سے آدمی گمراہ ہوتا ہے... ممبر بننے سے آدمی گمراہ نہیں ہوتا... دل کی گمراہی سے آدمی گمراہ ہوتا ہے... تین براعظم پر اس شخص کی سلطنت ہے... تو حضرت فاطمہؒ فرماتی ہیں کہ ڈھائی برس کی بادشاہی میں ایک دن چارپائی پر نہیں لیٹے... مصلے پر روتے روتے رات کٹ جاتی... وہیں بیٹھے بیٹھے نیند آجاتی تو سوجاتے... چارپائی پر کمر نہیں لگی... لیکن دو سال میں تین براعظموں میں ایک شخص زکوۃ لینے والا نہ بچا... سارے گھر بھر دیئے....

مزدور بادشاہ

ایک عورت اپنی بچیوں کا وظیفہ لینے آئی... تو دیکھا کہ حضرت عمر گارا بنا رہے ہیں... اوران کی بیوی اُون صاف کررہی ہیں... تو کہنے لگی یہی ہے امیر المومنین کا گھر؟... کہا یہی ہے اماں... تو کہنے لگی کہ یہ گھر تو خود اجڑا پڑا ہے... مجھے کہاں اسے آباد کرے گا... تو حضرت فاطمہ نے کہا اماں تیری جیسیوں کے گھر آباد کرتے کرتے یہ گھر اجڑ گیا....

تو حضرت سامنے گارا بنا رہے تھے... وہ سمجھی کہ نوکر ہے... کہنے لگی کیسا بے حیا نوکر ہے... وہ تو تجھے دیکھتا ہی جاتا ہے... اگر وہ پردہ نہیں کرتا تو تو ہی پردہ کرلے... کہنے لگیں یہ میرے خاوند ہیں امیر المومنین عمر بن عبدالعزیزؒ...

ساری دنیا کا نقشہ پلٹ دیا... شیر بکری کو ایک گھاٹ میں پانی پلادیا... ایک بھیڑیئے نے بکری پر حملہ کیا اور اسے اٹھا کر لے گیا... تو گڈریا رونے لگا... دوسرے نے پوچھا کیوں رو رہا ہے؟... یہ تو ہوتا ہی رہتا ہے... کہا اس لئے رو رہا ہوں کہ جب سے عمر خلیفہ بنا ہے... کسی بھیڑیئے نے میری بکری پر حملہ نہیں کیا... مجھے یوں لگتا ہے کہ آج وہ نیک آدمی دنیا سے اٹھ گیا ہے... اس کے ساتھ برکتیں بھی اٹھ گئیں... ٹھیک اسی دن ان کا انتقال ہوا تھا....

کچے پیاز سے روٹی کھانے والا بادشاہ

عید قریب آ گئی... بارہ بچے بچیاں تھے... انہوں نے کہا اماں جی ہمیں کپڑے تو لے کر دے دو... عید کا موقع ہے... شاہی خاندان ہے... اماں نے کہا آپ کے ابا آئیں گے تو بات کروں گی... ابا تشریف لائے... انہوں نے بات کی... فرمایا فاطمہ! پیسے نہیں کہاں سے لے کر دوں؟...

حالانکہ بیت المال میں اتنا خزانہ بھرا پڑا ہے کہ زکوٰۃ لینے والا کوئی نہیں... لوگ اپنی زکوٰۃ لا کر بیت المال میں جمع کراتے تھے... کہنے لگے فاطمہ جو وظیفہ ملتا ہے... اس سے اتنی گنجائش نہیں کہ کپڑے خریدوں...

دونوں میاں بیوی سر جوڑ کر بیٹھے..... کہنے لگے اب کیا کریں؟..... تو حضرت فاطمہ نے کہا ایک ترکیب آئی...... کہ آپ اپنے خزانچی سے کہیں کہ اگلے مہینے کا وظیفہ ایڈوانس دے دے...... اس سے ہم کپڑے بنا لیں گے..... اور گھر کا خرچہ میں مزدوری کر کے چلا لوں گی..... انہوں نے کہا یہ میں کر لیتا ہوں....

تو ان کے خزانچی تھے اس کو بلایا..... کہا اگلے مہینے کی تنخواہ ایڈوانس دے دو..... بچوں کے کپڑے سلوانے ہیں..... وہ کہنے لگا امیر المومنین ایک مہینے کی زندہ رہنے کی گارنٹی دے دیں اور لے لیں...... یہ تنخواہ کب حلال ہوگی؟...... جب کام کریں گے تب ہی حلال ہوگی...... آپ ایک مہینہ زندہ رہنے کی گارنٹی دے دیں تو لے لیں...... تو حضرت عمر رونے لگے......

حضرت عمرؒ حضرت فاطمہؒ سے کہنے لگے... کہ میرے بچوں اور بچیوں سے کہہ دو... کہ تمہارا باپ کپڑے نہیں لا کے دے سکتا... اسی میں گزارہ کرو...

عمر بن عبدالعزیزؒ ایک مرتبہ گھر میں تشریف لائے... ان کی بیٹیوں نے دوپٹہ منہ پر رکھا ہوا تھا... پوچھا کیا بات ہے... دوپٹہ منہ پر کیوں رکھا ہوا ہے؟... تو گھر کی خادمہ رونے لگی... کہنے لگی امیر المومنین!... آج تیرے بیٹیوں نے کچے پیاز کے ساتھ روٹی کھائی ہے... اس کی بدبو منہ سے آرہی ہے... اس لئے دوپٹہ منہ پر رکھا ہوا ہے... حضرت عمر بہت روئے...

کہا میری بیٹیو!... کوئی باپ اپنی بچیوں کو دکھ دے کے راضی نہیں ہوتا... پر میں نہیں چاہتا کہ کسی کا حق مار کے تمہیں کھلاؤں... میں دوزخ برداشت نہیں کرسکتا...

اولاد کو حرام مال سے بچانے والا بادشاہ

عمر بن عبدالعزیز کی موت کا وقت آیا... تو ان کے سالے مسلمہ اور ہشام اور یزید سب کہہ رہے تھے... کہ عمر تو نے اولاد کا حق ضائع کردیا... حقوق العباد تم نے ضائع کردیئے... کہا کیا ضائع کردیا؟... کہنے لگے تو اولاد کو بھوکا چھوڑ کر جارہا ہے... زہر کا اثر ہو چکا تھا... کہنے لگے مجھے ذرا بٹھا دینا... پھر کہنے لگے کسی کا حق مار کے کھلایا نہیں... حلال میرے پاس تھا نہیں... کہاں سے کھلاتا؟....

پھر کہا میرے بچوں کو بلاؤ... سب آگئے... سب چھوٹے تھے جو بڑے

تھے... وہ زندگی میں فوت ہو گئے تھے... باقی چھوٹے بچے تھے بچے بچیاں ان کو دیکھ کر رونے لگے... فرمایا بچو!... میرے سامنے دو راستے تھے... ایک یہ کہ میں تمہارے لئے جیسے مرضی دولت اکٹھی کرتا... تو میں دوزخ میں جاتا... دوسرا راستہ یہ کہ میں تمہیں اللہ سے لینا سکھا دیتا... تقویٰ سکھاتا... اور خود جنت میں چلا جاتا...

میرے بچو!... اگر تم نیک ہوئے... تو میرا رب تمہیں کبھی ضائع نہیں کرے گا... جب مشکل آئے تو اللہ سے مانگ لینا... اللہ تمہاری دعا ضائع نہیں کرے گا... اب تمہیں اللہ کے سپرد کیا... یہ جو طعنہ دے رہے تھے... انہوں نے اس زمانے میں دس دس لاکھ درہم ایک بیٹے کے لئے چھوڑے...

پھر گردش ایام... تلک الایام نداولھا بین الناس... پھر اسی زمین و آسمان نے دیکھا... کہ انہی بادشاہوں کے بیٹے... مسجد کی سیڑھیوں پر بیٹھ کر خیرات مانگا کرتے تھے... اور وہ عمر بن عبدالعزیزؒ جس سے کہا جا رہا تھا... کہ بھوکے چھوڑ کر جا رہے ہو... اس کے بیٹے ایک ایک دن میں سو سو گھوڑے اللہ کے نام پر قربان کرنے والے بن چکے تھے...

تقویٰ اختیار کرنے پر قبر میں مغفرت کا سرٹیفکیٹ

جب عمر بن عبدالعزیزؒ کے انتقال کا وقت قریب آیا... تو اپنے قریبی دوست ''خبیر'' سے فرمایا... کہ دیکھو کہ میں نے اپنے چچا کو قبر میں رکھا... خوبصورت سفید چہرہ تھا... لیکن جب میں نے اس کے کفن کی گرہ کھولی... تو اس کا رنگ سیاہ پڑ چکا تھا... پھر میں نے ولید کو قبر میں رکھا... تو میں نے اس کے کفن کی گرہ کھولی... تو اس کا رنگ سیاہ پڑ چکا تھا...

پھر میں نے سلیمان کو قبر میں رکھا... بنو امیہ کا سب سے خوبصورت خلیفہ تھا... جب میں نے اس کے کفن کی گرہ کھولی... تو اس کا رنگ کالا سیاہ پڑ چکا تھا... اور اب میں جا رہا ہوں... مجھے بھی دیکھ لینا... اللہ نے پہلے ہی دکھا دیا... جب ان کی میت کو قبر کے قریب لائے... تو ایک ہوا کا جھونکا آیا... ایک پرچہ آ کر سینے پر گرا...

اس کو اٹھا کر دیکھا..... اس پر لکھا ہوا تھا کہ ..... بسم اللہ الرحمن الرحیم..... براۃ من اللہ عمر بن عبدالعزیز من النار ...... بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ..... اللہ کی طرف سے اس کے بندے... عمر بن عبدالعزیز کے لئے دوزخ کی آگ سے نجات کا پروانہ ہے... تین براعظموں کا بادشاہ اگر یہ پروانہ لے سکتا ہے... تو پھر آپ کیوں نہیں لے سکتے؟... آپ کے پاس تو کچھ بھی نہیں ہے...

جب قبر میں ڈالا اور کھولی کفن کی گرہ... کانه خلقه قمر... تو یوں لگ رہا

تھا.... کہ چودھویں کا چاند قبر میں اتر آیا ہو...

میرے بھائیو!... ہم آپ کی خدمت میں یہ عرض کرنے کے لئے آئے ہیں ... کہ اپنے اللہ کو راضی کرنا اپنا نصب العین بنا لیں... اللہ راضی ہوگا تو اللہ کی قسم!... امریکہ اللہ ہی کی مخلوق ہے... ایٹم اللہ کی مخلوق ہے... یورپ اللہ کی مخلوق ہے... کیوں سارے مسلمان ادھڑے بیٹھے ہیں... اپنے اللہ سے طاقت تو لے کے دیکھیں... کہ کتنی طاقت والی ذات ہے... اس کو ساتھ لے لیں... توبہ کرنی ہے... طریقہ بدلنا ہے...

سب سے بڑی ہلاکت! دین سے دوری ہے

لوگ یہ سمجھ رہے ہیں .... کہ جتنا پیسہ آ رہا ہے یہ اللہ کا فضل آ رہا ہے....

اور اللہ کا نبی ﷺ کہہ رہا ہے... اذا رایت اللہ عزوجل یعطی العبد علی معاصیہ من الدنیا علی ما یحب فانما ھو استدراج ثم تلا رسول اللہ ﷺ فلما نسوا ما ذکروا بہ فتحنا علیھم ابواب کل شیء حتی اذا فرحوا بما اوتوا اخذنھم بغتۃ فاذا ھم مبلسون ... جب تم دیکھو کہ ایک آدمی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا نافرمان ہے.... پھر بھی دنیا اس کے پاس آ رہی ہے تو یاد رکھ لو!.... یہ اللہ کے دردناک عذاب کا شکار ہو چکا ہے... یہ بغیر توبہ کے دنیا سے جائے گا... یہ سب سے بڑا عذاب ہے... یاد رکھنا....

میرے بھائیو!... مال کا چلے جانا... فقر کا آ جانا... مصیبتوں کا آ جانا...

اللہ ذوالجلال کی قسم یہ کوئی آزمائش نہیں ہے... اور بغیر توبہ کے دنیا سے چلے جانا... یہ سب سے بڑی ہلاکت اور بربادی ہے... کہ ابھی سے قبر کے سانپ اور بچھو ایسا پکڑیں گے... کہ اس کی چیخ و پکار مشرق و مغرب میں سنائی دے گی... لیکن کوئی اس کی چیخ و پکار پر سننے والا نہیں ہوگا... حضور اکرم ﷺ کے طریقے پر جمنا یہ امت سے نکلا ہوا ہے... صحابہ ؓ کی اس رخ پر تربیت کی کہ مرنا قبول کیا...

پالنے والے سے صلح کرلو

قرآن دلیل دیتا ہے، پہلی سطر پڑھو... الحمدللہ... سب تعریفیں اللہ کی ہیں... رب العالمین ... جو پالنے والا ہے جہانوں کا... کبھی پالنے والا بھی سختی کرتا ہے... پالنے والا تو بچھ بچھ جاتا ہے... لیکن ضرورت پڑنے پر پابندی کروانے کے لئے ماں بھی ڈنڈا اٹھالیتی ہے....

صبح صبح دیکھو بچے گھروں میں روتے ہیں... اور ماں ان کو دھکے دے کر سکول بھیج رہی... بچہ کہہ رہا ہے سختی ہو رہی ہے... ماں کہہ رہی ہے پابندی ہو رہی ہے... تو اسلام پابندی کا نام ہے سختی کا نام نہیں... پھر فرمایا... الرحمن الرحیم ... رحم کرنے والا کتنی تسلیاں دے رہا ہے....

میرے بھائیو! ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ اپنے اللہ سے صلح کرلو... اپنے اللہ کے علم کے سامنے ہتھیار ڈال دو... جو اللہ کہتا ہے اسی میں کامیابی ہے... اور جس سے اللہ روکتا ہے اس میں ہلاکت اور تباہی اور بربادی ہے....

آدھے گھنٹے کا عدل ۱۰۰۰ مہینے کی عبادت سے افضل

پولیس سے خطاب کرتے ہوئے ایک مجلس میں مولانا نے فرمایا.... آپ لوگ جن کے ساتھ عوام کے حقوق وابستہ ہیں... آپ سے سب سے بڑا اللہ کا مطالبہ ہے... عدل اور انصاف کا... اگر یہ آپ کر گئے... تو امام اوزاعی فرماتے ہیں ایک گھڑی کا عدل... ایک گھڑی کا عدل... ایک ہزار مہینے کی بندگی سے بہتر ہے... ایک گھڑی... ایک گھڑی ہوتی ہے آدھا گھنٹہ... آدھا گھنٹہ....

قرآن میں ''الساعۃ'' کا لفظ ۴۸ دفعہ آیا ہے... ''الساعۃ'' کا لفظ ۴۸ دفعہ اور ''الساعۃ'' آدھے گھنٹے کو کہتے ہیں... ۴۸ دفعہ آکر چوبیس گھنٹوں پر دلالت کر رہا ہے... اور ''الیوم'' کا لفظ ۳۰ دفعہ آیا ہے کہ مہینہ تیس دن کا ہوتا ہے... اور ''الشہر'' کا لفظ ۱۲ دفعہ آیا ہے... ایک گھڑی کا عدل ایک ہزار مہینے کی بندگی سے بہتر ہے... آپ کے پاس پیسہ ہوتا ہے... اس کو صحیح صحیح آپ استعمال کر رہے ہوں....

عمر رضی اللہ عنہ کا مثالی تقویٰ

بیت المال میں سے مشک آیا کستوری... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کوئی اس کو تول دیتا... تو ان کی بیوی نے کہا میں تول دیتی ہوں... کہا جب تم اس کو تولو گی ہاتھوں سے تو تمہارے ہاتھوں سے کچھ لگ جائے گی... اس کا حساب کون دے گا یہ بیت المال کا پیسہ ہے... اس کا حساب کون دے گا جو یہاں لگ جائے... اور ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ایک دن کا عدل ساٹھ سال کی

... نے سمندروں نے راستہ دے دیئے

حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سمندر میں جا رہے تھے... طوفان آگیا طوفان... اسکن یا بحر هل انت الا اعبد حبشی... اے سمندر تو تھم جا تو کالا حبشی ہی تو ہے... یہ کالا حبشی کیوں کہا؟... سمندر جب گہرا ہوتا ہے تو کالا جھاگ دیتا ہے... تو کہنے لگے ٹھہر جا اے سمندر کالا حبشی ہی تو ہے... اس کے بعد دوسری موج نہیں اٹھی وہیں تھم گیا....

بندگی سے بہتر ہے....

اچھائیاں دیکھو! خامیاں مت دیکھو

ایسے ہی باتوں سے بات نکل آئی ہے... میرا نبی تو منافقوں کو چھپاتا چلا گیا... ہم اپنوں کو ننگا کرنے کے چکروں میں رہتے ہیں... دیکھتے نہیں اخباروں والے کیسے ظالم ہیں کیا کرتے ہیں.. اخباروں کو چھوڑو ان کا تو پیشہ ہے... روٹی کمائی ہے انہوں نے... کسی کی پگڑی سجا کر پیسے ملیں تو سجا دیں گے... ان کے سامنے نہ کسی کی عزت ہے نہ کسی کی ذلت ہے...

سگا بھائی اپنے بھائی کو بدنام کرنے کو لگا ہوا ہے... پڑوسی پڑوسی کے عیب دیکھنے کے لئے دوربین لگا کر بیٹھا ہوا ہے... نیک لوگوں کی خامیاں تلاش کرتے پھرتے ہیں... یہ علماء ایسے، یہ ایسے... یہ قاری یہ ایسے... یہ امام مسجد ایسے... میرا نبی تو منافقوں کو چھپاتا گیا... یہ اپنے امام مسجد کو معاف نہیں کرتے... جس کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں وہ کوئی فرشتہ کھڑا ہوا ہے....

انسان ہی تو ہے بے چارہ... کوئی عالم فرشتے بن جاتے ہیں... انسان ہیں ان سے کمیاں نہیں ہوں گی... ان سے کوتاہیاں نہیں ہوتیں... اللہ نے سوسو کے قاتل کو معاف کردیا... دیکھا نہیں بخاری شریف کی روایت ہے... جو سو آدمیوں کے قاتل نے توبہ کی اللہ نے معاف کردیا....

لیکن ہمارا تو قبلہ بھی بدل گیا ہے... میرا نبی گناہ چھپانے آیا... پردے
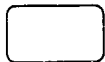
ڈالنے آیا اور ہم نے پردے تار تار کردیئے... ایک بات یاد آگئی پڑھی ہوئی ...والضحیٰ واللیل اذا سجی ...اس کا تمام مفسرین نے ترجمہ کیا ہے... مجھے صبح کی قسم اللہ کہہ رہا ہے مجھے رات کی قسم.....

حقیقی عالم راتوں کورونے والا ہے

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ عالم کون ہوتا ہے؟... اب اس سے معلوم ہوگا کہ ہم کتنے پانی میں ہیں اور ہماری منزل کیا ہے...ینبغی لحامل القرآن ان یعرف بلیله اذاالناس نائمون ...وبنهاره اذا الناس مفطرون ...وبحزنه اذاالناس یفرحون... وببکائه اذا الناس یضحکون... وبخشوعه اذا الناس یختالون ...وبمة اذاالناس یخلطون...

عالم کون ہے؟... عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں... جب لوگ سوتے ہیں وہ جاگتا ہے... لوگ کھاتے پیتے ہیں وہ روزے میں... لوگ خوش گپیوں میں وہ خاموش... لوگ تکبر سے چلنے والے وہ عاجزی سے چلنے والے... لوگ ہنسی مذاق میں وہ غم میں غمگین... لوگ ٹھٹھہ مذاق میں وہ رونے دھونے میں...وبلیله اذاالناس نائمون... لوگ سو رہے وہ جاگ رہا...اس کا مصلیٰ آباد ہے....

جس کو رات کا رونا حاصل نہیں...اسے علم کا نور نہیں مل سکتا...اب کتاب کا پڑھنا اور پڑھا لینا یہ تو لفظ ہیں...اس سے آگے ہر لفظ کا مدلول ہے... جب تک وہ

نہیں ملتا علم تو نہیں آئے گا... علم الفاظ کا نام نہیں... بلکہ ان الفاظ سے آگے اس علم کا جو مصداق اور مدلول ہے... جب تک وہ نہیں ملے گا علم حاصل نہیں ہوسکتا....

اور یہ جب تک رات کا رونا شامل نہ ہو دن کا تقویٰ شامل نہ ہو... رات کے آنسو شامل نہ ہو تو وہ نور جو آسمانوں سے اترتا ہے آتا نہیں... کتاب درس وتدریس اس نور تک آنے کا ذریعہ ہے... آئے گا آسمان سے... اور وہ آئے گا اپنی ذاتی محنت اور رونے دھونے سے....

اس لئے اپنے حبیب سے بھی کہا...اذا فرغت فانصب ...والی ربک فرغب ...ومن اللیل فاسجد له وسبحه لیلا طویلا ...اپنے حبیب سے کہہ رہے ہیں کہ رات کو لمبا کھڑا ہوا کر... تو اگر دو رکعات بھی رات کو نصیب نہ ہوں تو نور کہاں سے آئے گا؟... پڑھنے پڑھانے سے تو دل میں نور آتا نہیں...

جانِ دو عالم ﷺ کی آسمانی کتب میں تعریف

حضور پاک ﷺ کی پہلی کتابوں میں تعریف آئی ہے...لو یمشی علی السراج لم یطفوه تحت قدمیه من سکینته ...وہ نبی اتنی عاجزی سے چلتا ہے... کہ چراغ پر بھی پاؤں رکھ دے تو وہ بجھنے نہ پائے... حالانکہ چراغ پر تو ہاتھ رکھو وہ بجھ جاتا ہے....

مگر ہمارے نبی ﷺ کے بارے میں یہ کہا... کہ وہ اتنی عاجزی سے چلنے والا ہے... کہ اگر وہ چراغ پر پاؤں رکھتا ہے تو چراغ بھی نہیں بجھتا...اور اگر خشک

لکڑیوں پر بھی چلے... تو لکڑیاں کے کڑکڑانے کی آواز نہ سنائی دے... ایسی عاجزی کے ساتھ چلنے والا نبی ہوگا....

میرے بھائیو! اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا... امن هو قانت آناء الیل ساجدا وقائما یحذر الآخرة ویرجوا رحمة ربه... قل هل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون ... جوراتوں کورونے والا... رحمت کا امیدوار... اللہ کے خوف سے لرزاں وترساں... رات کو کھڑا ہونے والا... کبھی سجدے اور کبھی رکوع میں گرنے والا... یہ علم والا اور عالم ہے اور جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر نہیں ہو سکتے....

میرے بھائیو! وہ صفات جو اللہ کی مدد اور نصرت کو کھینچ لیتی تھیں... وہ اب مفقود ہو چکی ہیں... بہت کمزور پڑ چکی ہیں... حالانکہ علم وہی ہے... فضائل وہی ہیں... اللہ کی مدد کے وعدے وہی ہیں... نصرت وہی ہے... بس صرف ہماری صفات میں کمی آگئی ہے....

وہ جن کے لئے سمندروں نے راستہ دے دیئے

حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سمندر میں جارہے تھے... طوفان آگیا طوفان... اسکن یا بحر هل انت الا اعبد حبشی ... اے سمندر تو تھم جا تو کالا حبشی ہی تو ہے... یہ کالا حبشی کیوں کہا؟... سمندر جب گہرا ہوتا ہے تو کالا جھاگ دیتا ہے ... تو کہنے لگے ٹھہر جا اے سمندر کالا حبشی ہی تو ہے... اس کے بعد دوسری موج نہیں اٹھی وہیں تھم گیا....

اور کشتی میں سفر کررہے تھے اور اپنا قرآن سی رہے تھے... قرآن کے اوراق سی رہے تھے تو وہ سوئی ہاتھ سے گر کر پانی میں چلی گئی... پانی میں... اعظمت علیک یا رب الارد علیک عبرتی... یا اللہ میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ میری سوئی مجھے واپس کر کہ میرے پاس دوسری سوئی نہیں ہے... تو وہ سوئی پانی میں یوں کھڑی ہوگئی ایسے....

اس اللہ کو ساتھ لے لیں... اس اللہ کو اپنا بنالیں... اور وہ سب کا بننے کو تیار ہے.. کالا گورا... مردوعورت... سب سے محبت کا اعلان کر چکا ہے....

دنیاوآخرت کے تمام مسائل کا حل! فرمان نبوی

ایک صحابی آئے یارسول اللہ ﷺ!... ارید ان اکون اعلم الناس ... میں علامہ بننا چاہتا ہوں... آپ ﷺ نے فرمایا... اتق اللہ... تکن اعلم الناس تو تقویٰ اختیار کر... سب سے بڑا عالم بن جائے گا....

اس نے کہا... ارید ان اکون اغنی الناس ... میں چاہتا ہوں سب سے غنی بن جاؤں... تو آپ ﷺ نے فرمایا... کن قانعا تکن اغنی الناس ... قناعت سیکھ لے... سب سے بڑا غنی بن جائے گا....

پھر اس نے کہا... ارید ان اکون اخص الناس الی اللہ ... میں چاہتا ہوں اللہ کا خصوصی آدمی بن جاؤں... تو آپ ﷺ نے فرمایا... اکثر من ذکر اللہ .. تکن من اخص الناس الیھم... تو اللہ کا ذکر کثرت سے کیا کر... اللہ کا

مخصوص ترین آدمی بن جائے گا....

اس نے کہا... ارید ان اکون خیر الناس ... میں چاہتا ہوں سب سے بھلا آدمی بن جاؤں... تو آپ ﷺ نے فرمایا... کن نافعا للناس تکن خیر الناس... تو لوگوں کا بھلا چاہا کر... لوگوں میں سے بہترین بن جائے گا....

اس نے کہا... ارید ان اکون اعدل الناس... میں سب سے بڑا عادل بنا چاہتا ہوں... آپ ﷺ نے فرمایا... احب للناس ماتحبه لنفسک تکن اعدل الناس... جو چیز اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی اپنے بھائی کے لئے پسند کرو ... سب سے بڑا عادل بن جائے گا....

اس نے کہا... ارید ان اکون اکرم الناس ... میں چاہتا ہوں سب سے زیادہ معزز بن جاؤں... آپ ﷺ نے فرمایا... لا تشق من امرک شیئا الی الخلق ... تکن اکرم الناس ... اپنی حاجت مخلوق میں سے کسی کو نہ بتا... سب سے زیادہ عزت اللہ تجھے عطا فرمائے گا....

قرآن کس کے لئے شفا ہے

اللہ کا قرآن بول رہا ہے... ھدی و شفاء... اور... شفاء و رحمه .... یہ میری کتاب ہے یہ تمہارے لئے شفاء ہے... یہ لوگ اس کا مطلب پتہ ہے کیا لیتے ہیں... پیٹ میں درد ہو تو سورۂ فاتحہ گھول کر پلا دو... اور بیمار ہو گیا تو قرآن کی آیت اس کے اوپر لٹکا دے... اور بیمار ہو گیا تو آیت شفاء لکھ کر پلا دو... صرف شفا کا مطلب اتنا سمجھا ہے... یہ اتنا مطلب نہیں ہے....

اللہ تعالیٰ کہہ رہا ہے... تمہاری معیشت بیمار ہو جائے تو اس کی شفاء بھی میرے قرآن میں موجود ہے...

تمہارا جسم بیمار ہو جائے... اس کی شفاء بھی ہے...

تمہاری تجارت بیمار ہو جائے... اس کی شفاء بھی ہے...

تمہارا لین دین بیمار ہو جائے... اس کی شفاء بھی ہے...

تمہارا ملک بیمار ہو جائے... اس کی شفاء بھی ہے...

تمہارا اجتماعی مسئلہ بیمار ہو جائے... اسکی شفاء بھی قرآن ہے...

تمہارا انفرادی مسئلہ بیمار ہو جائے... تو اس کی شفاء بھی قرآن ہے...

تمہاری عدالتیں بیمار ہو جائیں... اس کی شفاء بھی قرآن ہے...

تمہارے وکیل بیمار ہو جائیں... تمہارے ڈاکٹر بیمار ہو جائیں...

تمہارے مزدور بیمار ہو جائیں...

امت کا ہر ہر مسئلہ چاہے... اجتماعی ہو... انفرادی ہو... مال کا ہو... سیاست کا ہو... عدالت کا ہو... تجارت کا ہو... صدارت کا ہو... حکومت کا ہو... ہر ہر مسئلے کی شفاء قرآن ہے... صرف تلاوت کیلئے نہیں ہے اور برکت کے لئے نہیں ہے... دوکان کھولی سپر مارکیٹ میں... قاری صاحب بچے بھیجتا قرآن پڑھانا ہے... آج قرآن پڑھا کل سود کا کاروبار شروع کیا... تو قرآن کیسے برکت دے گا؟....

مولانا ارسلان بن اختر کی تالیفات